بسم اللہ الرحمن الرحیم

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, 6th July, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا
أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن
بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم
بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ﴿٤٩﴾ أَفَحُكْمَ
الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٥٠﴾

[ترجمہ: اور (ہم پھر تاکید کرتے ہیں) جو (حکم) خدا نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو خدا نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تم کو بہکا نہ دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, 6th July, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا
أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن
بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم
بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ﴿٤٩﴾ أَفَحُكْمَ
الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٥٠﴾

[ترجمہ: اور (ہم پھر تاکید کرتے ہیں) جو (حکم) خدا نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو خدا نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تم کو بہکا نہ دیں۔

اگر یہ نہ مانیں تو جان لو کہ خدا چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے اور اکثر لوگ تو نافرمان ہیں۔ کیا یہ زمانہ جاہلیت کے حکم کے خواہش مند ہیں۔ اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لئے خدا سے اچھا حکم کس کا ہے۔]

سورۃ المائدہ آیات 49- 50

Mr. Chairman: Yes Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: Sir on the very first day when we started discussion on Sind situation I had made a request that we should be provided the letter of the Chief Minister or we should know at least the powers which have been entrusted to the Federal Government and the honourable Minister of Interior have said that he will provide this information, so far the House is still kept in the dark. No. 2, Sir, my two adjourment motions rather one adjournment motion and the resolution, they have been disallowed. Sir, one is about the desceration of Pakistani flag in quetta, which has been disallowed and the 2nd one was I had made a request that the Senate may be briefed regularly on the situation in Sind even that has been disallowed.

جناب چیئرمین: اس طرح کریں کہ یہ جو disallow ہو جاتا ہے اس کے بارے میں اگر مجھ سے چیمبر میں مل لیا کریں تو I can examine the filo and discuss with you کہ بھئی کیوں ہوا ہے۔ پھر آپ کی بات سن کر فیصلہ کر لیں گے۔

Syed Abdullah Shah: Sir, they were so important....

جناب چیئرمین: اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے If you come to me in my chamber and I will call for the file and then discuss with you. کہ بھئی انہوں نے کیا کہا ہے۔ آپ کا کیا ہے۔ And then take a decision on it

جی جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب ایک نیوز ہے جو اہم ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ

آئین کی پروویژن کے مطابق اگر ایک ممبر resign کرتا ہے منسٹری سے یا پارلیمنٹ کی رکنیت سے تو اس کے بعد وہ کوئی official delegation lead نہیں کر سکتا منسٹر کی حیثیت سے۔ لیکن آج ایک نیوز ہے مسلم میں۔ جس میں اسلام نبی ایک delegation lead کر رہے ہیں united states کا یا کہیں کا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ کیا یہ چیز آئین کے مطابق ہے ؟

جناب چیئرمین : یہ مسئلہ سپیکر صاحب کے زیر غور ہے ان کے پاس استعفے گئے ہوئے ہیں میرے خیال میں مناسب یہ ہے کہ وہ جو مناسب فیصلہ کریں گے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا عرض یہ ہے کہ وہ دو دفعہ خود یہاں موجود رہے ہیں اسلام آباد میں۔ پریس میں دو دفعہ ان کا resignation آچکا ہے۔ انہوں نے deny نہیں کیا ہے۔

جناب چیئرمین : وہ صحیح ہے۔ دیکھئے سپیکر صاحب نے ان کو بلایا ہوا ہے اور اس میں حتمی فیصلہ ہو جائے گا کہ ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے۔ کیا بات ہے۔ کچھ کنفیوژن تو ہے۔ اخباری اطلاعات میں کچھ کنفیوژن ضرور ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : باہر تو نہیں، یہیں اسلام آباد میں تھے۔

جناب چیئرمین : لیکن چونکہ وہ نیشنل اسمبلی کے ممبر ہیں۔ اور سپیکر کے سامنے معاملہ پیش ہے تو مناسب ہے کہ وہ فیصلہ کر لیں۔

جناب منظور احمد گچکی : نیشنل اسمبلی کا تو ہے سر۔ لیکن جب انہوں نے استعفیٰ دے دیا منسٹر شپ سے تو automatically چاہے کوئی منظور کرے یا نہ کرے وہ تو ختم ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : یہی چیز تو سپیکر صاحب کے زیر غور ہے کہ کسی نے volun-tarily دیا ہے یا نہیں دیا ہے۔ کیا بات ہے؟ چونکہ وہاں پر معاملہ ہے تو مناسب نہیں کہ ہم اس پر کوئی ایکشن لیں۔ Let the Speaker decide and then we will see.

پھر اس کے بعد۔ جی جناب فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین صاحب میں نے کل عرض کیا تھا ہیلی کاپٹر کے واقعہ پر تو آپ نے فرمایا تھا کہ سیکرٹری صاحب۔

جناب چیئرمین : جی میں نے اس کا نوٹس لیا ہے۔ We will enquire from the concerned people Secretary Sahib.....

سید فصیح اقبال : آج نہیں کیا چوبیس گھنٹے کافی نہیں تھے۔ اتنا بڑا مسئلہ ہے۔ سارے لوگ ابھی پریشان ہیں۔

جناب چیئرمین : نہیں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔

سید فصیح اقبال : پریشانی تو ہے کہ ہماری حدود میں ہیلی کاپٹر اترے۔

جناب چیئرمین : نہیں۔ وہ پریشانی کی بات ہے۔ لیکن ویسے generally پریشانی کی بات نہیں۔

سید فصیح اقبال : دیکھئے president کا اتنا بڑا جھگڑا چلا اور ماشاء اللہ آپ نے اسے خوش اسلوبی سے طے کر لیا۔ سپیکر اور چیئرمین کے اختیارات ہیں۔

جناب چیئرمین : میں یہ انکوائری کروا رہا ہوں I have already asked the Secretary and I assume that he will be writing a letter today to the Cabinet Division and to all the concerned agencies. کہ یہ کیسے آیا کس کی اجازت سے آیا اور پھر In the light of that we will take action جی اقبال حیدر صاحب۔ سیکرٹری صاحب آج مہربانی کر کے In fact you should have read yesterday. کل میں نے آپ کو کہا تھا۔ فوری طور پر یہ کر دینا چاہئے تھا۔ جی جناب جنرل صاحب۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : میری گزارش ہے کہ کچھ معاملات ہیں جو نیشنل اسمبلی کے ہی دائرے میں آتے ہیں اور اس ایوان کے لئے بہتر ہو گا کہ ہم وہ معاملات ان کے لئے چھوڑ دیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : میں نے یہی کہا ہے۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب کی بات سن لیں۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman. I have to state very regretfully that you were very kind enough and the leader of opposition and we too put together amicably to resolve the issue about the conduct of the proceeding in the Senate. I was satisfied but Yesterday was the private member day just after you had left it was Maghrab prayer and immediately after the house was resumed and the worthy Chairman who was presiding in your absence, just got up and said house is adjourned till tomorrow and all our motions and all our resolutions with out even consulting us.....should we end the proceeding or should we continue the proceeding, he just said the House is adjourned till tomorrow.

(Interruption)

Syed Iqbal Haider: That was the last day of the Private members day.

جناب چیئرمین : ان سے مل لیں ناں تاکہ ان سے بات کر لیں۔

Syed Iqbal Haider: Sir that has really hurt me. And I wanted to but I did not want to create much unpleasentness and that is why I did not really become offensive but it really hurt me, you see this is not the manner of.....

جناب چیئرمین : اس سے بھی مل لیں بات کر لیں ان سے۔

Syed Iqbal Haider: Right Sir, and one more thing Sir. Today, I am pleased to see our Foreign Minister, present in the House, and if you would recall, Mr. Kanjoo during the last Session had suggested that the foreign policy at length may be debated.

جناب چیئرمین : وہ صحیح ہے وہ مجھے کئی دفعہ کہہ چکے ہیں۔

جناب چیئرمین : آپ بتائیں کہ پھر کیا کریں یہی تو میں کہہ رہا ہوں پارلیمینٹ کا سب سے اہم مسئلہ ہوتا ہے time management تو یہی ہوتا ہے کہ آپ آپس میں مل کر I think the Government and the opposition should get together to fix a manner for disposal of business in an efficient manner as possible. اس کے لئے time allocations ہوتی ہیں اس کے لئے آپ یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اچھا

جی یہ بل ہم اتنے گھنٹے میں کرلیں گے دوسرا معاملہ اتنے گھنٹے میں کرلیں گے اس میں آپ ٹائم آپس میں طے کرلیں کہ جی ہمیں اتنا دے دیا جائے گورنمنٹ کو اتنا دے دیا جائے یہ آپس کی باتیں ہوتی ہیں And once you come to me within agreed programme it will be easy for me and for you. اسی میں آپ فکس کرلیں

Syed Iqbal Haider: But no one knows when the next session will be.....

جناب چیئرمین : وہ کچھ انڈیکسیشن تو آپ کو دے دی مجھے بہت سے ممبران نے کہا تھا کی جی ہمیں بتا دیا جائے کہ کب adjourn ہو رہا ہے منسٹر صاحب نے مجھے یہ کہا ہے کہ معلوم یہ ہوتا ہے کہ انشاء اللہ ہم 9 جولائی تک اپنا legislative agenda پورا کرلیں گے اس کے بعد عاشورہ کے دن بھی آرہے ہیں لہٰذا اس وقت پروگرام یہ ہے کہ 9 جولائی کو ہاؤس کو prorogue کر دیا جائے Subject to the completion of business.

Syed Abdullah Shah: Sir I just want to make a submission, the point raised by Senator Gichki, although, Mr. Islam Nabi is an MNA, but he is also Minister. So as a Minister he is responsible to this House.

(Interruption)

جناب چیئرمین : ویسے آدمی بغیر ایم این اے کے بھی منسٹر ہو سکتا ہے۔

Syed Abdullah Shah: That is what I am saying that whether he has ceased to be a Minister or no.....

جناب چیئرمین : سوال یہ ہے کہ Is it a question hour? Are you asking a question? میں نے آپ سے عرض کیا ہے کہ ایم این اے کا مسئلہ ہے نیشنل اسمبلی کے سپیکر اس کو ہینڈل کر رہے ہیں Let him decide اور پھر بعد میں issues arise ہوں گے تو دیکھ لیں گے۔

چوہدری امیر حسین : جناب چیئرمین میں اس پر گزارش کرنا چاہوں گا چونکہ دوسری دفعہ یہ point raise ہوا ہے پہلی دفعہ جناب نے فرمایا ہماری طرف سے مداخلت نہیں ہوئی جناب والا میں بڑے ادب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو points of order

raise کئے جارہے یہ points of order بنتے نہیں۔

جناب چیئرمین : صحیح ہے۔

چوہدری امیر حسین: At the most گچکی صاحب نے بات کی چلو ہو گئی ویسے یہ صورتحال ہے کہ سینٹ میں اگر point of order پر raise کرنا ہے تو سینٹ کا اور جو بزنس ہو رہا ہے اس میں کوئی irregularity، لاقانونیت رولز کی violation ہوتی تو ہوتا ہے ویسے libaral سا view ہوتا ہے کہ چلو کوئی بات نہیں raise ہو گیا۔

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: So let's not waste any further time. Question hour No. 16.

Syed Abdullah Shah: I drew your attention to the undertaking given by the Minister for Interior to give us the information which is not forthcoming.

جناب چیئرمین : وہ لے کر آرہے آپ کو کاپی دے دیں گے۔ Yes No. 16 Ishtiaq Azhar Shah.

16. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Industries be pleased to state the reasons regarding increase in the prices of Ghee made during the last year?

Sheikh Rashid Ahmad: The reasons for increase in price of vegetable ghee during last year are:—

(i) Vegetable Ghee prices are not subject to price control and ghee manufacturers are free to sell their product at any price in the open market.

(ii) Variation in the cost of production which depends upon change/increase in the cost of edible oils, packing material, fuel/labour charges etc.

(iii) GCP had to increase the ghee price for the following reasons:—

(a) Increase in the cost of imported oil and other materials due to continuous depreciation in the value of Rupee *vis-a-vis* other currencies.

(b) Increase in the international prices of oil, tin plate and other raw materials.

(c) Increase in the tariff rates of utilities, *viz*; Sui Gas, Electricity, POL and Labour charges due to CBA agreements and cost of Living Allowance allowed by the Government.

(d) Increase in financial cost caused by imposition of 0.5% turn-over tax and levy of excise duty on banks borrowings etc.

سید اشتیاق اظہر : ہرچند کہ گھی کی قیمتوں کے تعین کا کوئی وقت نہیں ہے لیکن یہ بھی دیکھنے کی بات ہے کہ عوام کی قوت استعداد کتنی ہے کیا گھی کی قیمتوں میں جو ادارے سرکاری تحویل میں چل رہے ہیں اس بات کو بھی مدنظر رکھا گیا کہ عوام کے مفادات کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

شیخ رشید احمد : جناب چیئرمین میں معزز رکن سے عرض کروں گا کہ ایک تو ہماری چالیس فیصدی جو صنعتیں ہیں وہ پرائیویٹ سیکٹر میں چلی گئی ہیں اس کے باوجود ہم ساڑھے اٹھارہ روپے میں گھی بیچ رہے ہیں جس میں کوئی چار روپے کا نقصان ہے اور منڈی میں اس وقت 24 سے 26 روپے فی کلو گھی بیچا جارہا ہے اس کے باوجود ہم ابھی تک ساڑھے اٹھارہ روپے پر ہی بیچ رہے ہیں اگر اس پر بھی وہ خوش نہیں ہیں تو بتائیں کہ پھر کیا کریں۔

Mr. Chairman: Next question

Syed Abdullah Shah: Sir will the honourable Minister state the increase in the price of edible oils and the grounds on which the price of the edible oil has been increased.

شیخ رشید احمد : جناب چیئرمین یہاں جواب بڑا واضع لکھا ہوا ہے ہم نے کوئی پرائس نہیں بڑھائی پچھلے سال صرف 50 پیسے بڑھے تھے Edible oil mostly import ہو رہا ہے جی اور اس وقت ہماری در آمد میں بہت اہم عنصر ہے امپورٹ پر top list پر ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اسے مقامی طور پر زیادہ سے زیادہ زمینداروں کو رعایت دے کر یہاں اس کی فصل زیادہ پیدا کی جائے جناب ہم نے کوئی increase نہیں کیا

Syed Abdullah Shah: No. Sir in part one of the question it says that vegetable ghee prices are not subject to price control and ghee manufacturers are free to sell their products at any price in the market.

شیخ رشید احمد : جناب جب سے میں اس وزارت میں ہوں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین : لیکن امپورٹ پرائس تو بڑھی ہے۔

شیخ رشید احمد : وہ جب بڑھتی ہے تو جناب قیمت بڑھتی ہے جس طرح ڈالر کی پرائس ہے اس کے ساتھ اضافہ ہوتا رہتا ہے لیکن ہمارا صرف 18 فیصد رہ گیا ہے 40 فیصد سے اور وہ 18 فیصد بھی سعید قادر صاحب پر ہے کہ جب وہ اس سے بھی فارغ کر دیں گے تو فارغ ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین : وہ کہہ رہے ہیں کہ exact قیمت بتا سکتے ہیں کہ اس میں اس وقت کتنا اضافہ ہوا۔

شیخ رشید احمد : نہیں جناب۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید : جو ادارے آپ denationalize کرتے ہیں تو ان کو چھٹی بھی دے دیتے ہیں کہ جو چاہیں قیمت چارج کریں۔

شیخ رشید احمد : جناب والا مالک کو تو نہیں کہہ سکتے جب پرائیویٹ سیکٹر میں معاملہ چلا جائے لیکن price control رکھ رہے ہیں ہماری نظر ہوتی ہے ECC کی meeting میں قیمتوں پر ہماری نظر ہوتی ہے اور ہم اسے دیکھتے ہیں اس وقت 52 روپے انڈیا میں اور تقریباً 40 ' 42 روپے کابل میں قیمت ہے ' اس کے باوجود ہم کوشش کر رہے ہیں قیمتوں پر ہماری سختی سے نظر ہے کہ کوئی ایسی صورت حال پیدا نہ ہو۔

سید فصیح اقبال : جناب والا میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ ان کے بیان کے مطابق حکومت کی پرائس تو بہت کم ہے ساڑھے اٹھارہ روپے میرے خیال میں حکومت کو اس کی کارکردگی پر credit دینا چاہئے لیکن پھر اس نج کاری کا کیا فائدہ ہوا کہ عوام کو اس نج کاری کی وجہ سے اور مصیبت میں ڈال دیا جائے یہ روزمرہ کے استعمال کی چیز ہے اگر آج پرائیویٹ سیکٹر نے 25 روپے قیمت کر دی ہے اور اگر انہوں نے ساری صنعتیں دے دیں تو وہ تو انڈیا ' کابل اور سیلون کا حوالہ دے کر 30 روپے کر دیں گے تو یہ نج کاری کی پالیسی تو عوام کے مفاد کے خلاف ہوئی یہ تو کوئی مقصد نہ ہوا۔ تو مقصد پھر کیا تھا؟

شیخ رشید احمد : نج کاری کی صورت حال جو آج کی دنیا کی جا رہی ہے صرف پاکستان ہی نہیں چین کمبوڈیا چیکوسلواکیہ ساری دنیا میں ' اب دنیا اس سوچ پر پہنچ گئی ہے کہ

حکومت کا کام نہیں ہے کہ وہ گھی کے کارخانے چلائے حکومت کا کام ہے کہ وہ حکومت چلائے اور ساری صورت حال پر اس کی نظر ہو اور جب زیادہ نفع کی شرح ہو گی اور لوگ شامل ہوں گے اور جو ہماری geopolitical situation بنی ہے آج کی ایشین سٹیٹس کی اور کابل اور ایران کی جو صورت حال ہے لوگ زیادہ سے زیادہ اور گھی کے کارخانے لگائیں گے تاکہ اس میں ان کو نفع ہو سکے

جناب شہزاد گل : کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ آج کل روزانہ سینکڑوں بھرے ٹرک افغانستان جا رہے ہیں کیا اس وجہ سے تو گھی کی قیمت زیادہ نہیں ہوئی کیونکہ بڑے پیمانے پر سمگلنگ ہو رہی ہے اور حکومت سمگلنگ کو روکنے میں ناکام رہی ہے کیا اس کی وجوہ وزیر صاحب کے علم میں ہے۔

شیخ رشید احمد : جناب یہ ہمارے علم میں ہے اور انہیں خوشی ہونی چاہئے کہ اسلحہ کی بجائے گھی جا رہا ہے۔

جناب شہزاد گل : یہ جو سمگلنگ ہو رہی ہے تو مارکیٹ میں قیمت تو بڑے گی۔

جناب چیئرمین : جب قیمت کا اتنا فرق ہو کہ ہندوستان میں 52 روپے ہے کابل میں 42 روپے ہے تو سمگلنگ تو ہو گی اور آپ کے بارڈرز ہزاروں میل پر محیط ہیں پہاڑی راستے بھی ہیں تو پھر یہ معاملہ تو ہو گا۔

جناب شہزاد گل : کیا حکومت تو سمگلنگ میں ملوث نہیں ہے۔

شیخ رشید احمد : جناب والا میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ حکومت خود ایسی پالیسی لا رہی ہے کہ بارڈرز کے اوپر یوٹیلٹی سٹور کھولا جائے اور اس میں بڑی مقدار میں سامان موجود ہو تاکہ جو لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہیں۔ وہ مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔ ہمیں بجائے بلیک مارکیٹنگ کے ہمارے پاس جو ایکسٹرا چیز ہو وہ لے جائیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں اور ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ پشاور میں کوئی شارٹیج پیدا ہو ہماری منڈی پر نظر ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہماری پوری پوری نظر ہے کوئی شارٹیج بھی پیدا نہیں ہو گی اور افغانستان کے بھائیوں کا کام بھی ٹھیک چلے گا۔

جناب شہزاد گل : کیا حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے کہ افغانستان پاکستان کا پانچواں صوبہ ہے۔

جناب چیئرمین : مزید سوالوں کی اجازت نہیں دی جا سکتی اگلا سوال 146
(سوال نمبر 146 سید اقبال حیدر نے کیا جس کا جواب پڑھا گیا تصور کیا گیا)

146. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Health be pleased to state the specifications, standards or procedure to check and control the sale and production of the mineral water in the country?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: No separate specification of Mineral Water has been laid down in Pure Food Rules which fall within the responsibility of Provincial Governments.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: My supplementary is, Mr. Chairman, that the issue of this so called pure mineral water is very serious matter, because the traders are playing with the psyche of the people and putting ordinary water in a blue bottle, transparent bottle, and pretending that it is a very hygienic water. I am surprised that there is not a single check from the Ministry of Health over this drinking water which is being sold at a price of sixteen to twenty two rupees per bottle and no control is being exercised in the matter. I am not saying about the price I am saying about the hygiene and about the health of the people that no action has been taken. Will the Minister concerned be pleased to state what will be the policy; will the government exercise certain checks and control over the so called pure mineral water being sold.

Mr. Chairman: Minister for Health.

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Sir, I do agree with the honourable Senator. So far we don't have any such controls over the mineral water. This is a provincial subject and according to Pure Food Rules 1965 the provincial governments control the standard of water other than the mineral water. Recently Sir, we have set up National Council of Food Quality Control under the Chairmanship of Federal Health Minister comprising of provincial health Ministers, Food Ministers and other concerned authorities which will of course check the qualify of food and we have also asked the provincial ministries to amend the Rule 1965 to check this recently manufactured mineral waters in the country. And recently Sir, two mineral waters, that is,

Minra and Aab-e-Hayat they were checked in NIH and they have been found according to the international standards.

Mr. Chairman: Thank you. Yes Aijaz Jatoi Sahib.

جناب اعجاز علی خان جتوئی : وزیر موصوف سے یہ عرض ہے کہ جہاں صوبائی خود مختاری ان کو suit کرتی ہے تو اس میں گورنمنٹ initiative بھی لے لیتی ہے ہم یہ عرض کرتے ہیں جب صوبوں میں ان کو لائسنسز دیئے جاتے ہیں، تو کوئی criterion ہے کہ کون سی کمپنی کو دینا ہے اور کون سی کو نہیں دینا ہے اور اب تک کسی منرل واٹر کمپنی کو کوئی سزا ہی ہوئی ہے انہوں نے جو پانی دیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ un-hygienic

سید تسنیم نواز گردیزی : میں نے گزارش کی ہے کہ منرل واٹر ابھی حال ہی میں پاکستان میں مینوفیکچر ہوئے ہیں اس کے لئے کوئی مخصوص رولز نہیں بنے جو پراونشل رولز بھی ہیں ہم نے تمام صوبوں کو کہا ہے کہ وہ رولز میں امنڈمنٹ کریں اور ان رولز کے تحت ہی یہ منرل واٹر مینوفیکچر ہونے چاہئیں۔ وہ انشاء اللہ جلد ہی آ جائیں گے۔

جناب چیئرمین : بہرہ ور سعید صاحب آخری سوال۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ یہ صحیح ہے کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے اور پراونس کے لوگ چاہے مریں یا جئیں سنٹر کو کیا۔ میری گزارش تو یہ ہے کہ یہ پانی تو ہمارے پاکستان میں بکتا ہے، جب یہ پانی اسلام آباد میں آ گیا ہے مثلاً باڑہ واٹر رہا ہے آپ اس کو چیک نہیں کر سکتے اور یہ نہیں بتا سکتے اس کو اسلام آباد میں چیک کر لیں لیبارٹری میں بھیج دیں تو آپ آسانی سے پتہ لگا سکتے ہیں کہ یہ سٹینڈرڈ کے مطابق واٹر ہے یا نہیں اور یہ آپ کی اس کمپنی پر نوازش ہو گی جو اس میں شامل نہیں ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ منرل واٹر کے لئے رولز بنائے جا رہے ہیں تاہم ہم نے " آب حیات " اور منرل کو این آئی ایچ میں چیک کرایا تھا اور وہ upto the standard ہے اس کے علاوہ آپ چاہتے ہیں تو میں وہ چیک کروا کے آپ کو رپورٹ بھیج دوں گا ابھی جو نیشنل کونسل فوڈ کو الٹی بنائی گئی ہے اس میں یہ ہے کہ یہ فیڈرل لیول پر بنائی گئی ہے چونکہ یہ provincial subject ہے۔ اس میں تمام

Provincial Health Ministers, Food Ministers and the concerned authorities.

وہ اس کے ممبرز ہوں گے یہ میٹ کرے گی اور اس میں فوڈ کوالٹی کنٹرول کے جتنے بھی رولز ہیں صوبے اس میں amendment کریں گے اور فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے جو مدد ہو گی وہ ہم صوبوں کو دیں گے پہلی دفعہ ہماری گورنمنٹ نے پورے ملک میں ایک unifor-mity پیدا کرنے کے لئے فوڈ کوالٹی کنٹرول کرنے کے لئے یہ ایک کونسل بنائی ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : سپلیمنٹری سر۔

جناب چیئرمین : Next Question No. 147 دیکھئے جی پھر ساروں کا وقت نہیں رہے گا already تین سوال ہو چکے ہیں۔ 147 ڈاکٹر ریحان صاحب۔

(سوال نمبر 147، ڈاکٹر محمد ریحان نے پوچھا اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا۔)

147. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Health be pleased to state the steps taken by the Government to prevent AIDS virus in the country?

Syed Nasneem Nawaz Gerdazi: The steps taken by the Government for prevention of AIDS in the country are set out in Annexure.

Annexure

AIDS

(i) AIDS has been made a notifiable disease.

(ii) AIDS Free Certificate has been made essential for all foreign nationals coming to Pakistan for a stay of over one year.

(iii) AIDS Screening Centres have been established and made functional throughout the country.

(iv) AIDS free certificate is mandatory for import of all blood products in the country.

(v) Foreign sailors signing off their ships have to produce AIDS free certificate and if they are staying for over one week their

screening for AIDS is done by the Port Health Department as well.

(vi) The information education and communication (IEC) activities concentrate on the use of inter-personal communication (ICP) and training of trainers for carrying on activities for creating awareness against AIDS.

(vii) Extensive sero-surveys have been conducted, which revealed 129 persons carrying the AIDS virus among about a quarter million blood samples tested for AIDS. Out of these 129 persons, 19 developed AIDS (2 still alive, 17 dead).

(viii) A National Seminar on AIDS was held recently with a view to involving various sectors of our society in creating awareness among the masses to combat the spread of AIDS in Pakistan.

(ix) A regular programme for counselling and follow up of the infected persons and their families is available throughout the country at all the AIDS Screening Centres. The confidentiality of test results is strictly maintained.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری۔

ڈاکٹر محمد ریحان : وزیر موصوف صاحب نے جو اقدامات بتائے ہیں یہ بڑی اچھی بات ہے اس کے جواب کے پارٹ ٹو کے بارے میں میں پوچھنا چاہوں گا جو فارن نیشنل ایک سال سے زیادہ پاکستان میں سٹے کرتے ہیں ان کے لئے free certificate ضروری ہے تو اس سے کم مدت کے لئے کیا وہ effect نہیں کرے گا اگر کوئی ایک ہفتے کے لئے آجائے یا دس دن کے لئے آجائے اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ اپنے ملک کے نیشنل جب Middle East یا دوسرے ممالک سے آتے ہیں تو ان میں بھی یہ infection پائی جاتی ہے تو ان کے screening اور ٹیسٹ کے لئے ایسے اقدام نہیں ہونے چاہئیں۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب والا جہاں تک ایک سال کا تعلق ہے کیونکہ دوسرے ممالک میں بھی اسی قسم کا نظام ہے اگر ہم ایک سال سے کم کرتے ہیں تو دوسرے

ممالک بھی پاکستان نیشنلز پر اسی قسم کا قانون لاگو کریں گے۔ دوسرے جو انہوں نے سوال کیا ہے کہ ہمارے جو لوگ باہر رہتے ہیں ان میں سے اکثر cases ہمارے پاس ایسے آئے ہیں جو وہاں سے ایڈز detect ہوئی ہے۔

they were AIDS positive and they were deported from that country. if they are AIDS positive. یہاں آکر ان کو رکھا جاتا ہے۔

ان کو educate کیا جاتا ہے ان کو بتایا جاتا ہے اس میں کیا کیا آپ نے احتیاطی تدابیر کرنی ہیں اور اس کی پوری survillance گورنمنٹ کی ہوتی ہے

we have about 19 centres.

چھ اور ایڈز سنٹر اسی سال کے اندر پاکستان میں مکمل ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب یہ حقیقت ہے کہ ایڈز جو ہے یہ sexually transmitted disease ہے تو کیا وزیر موصوف صاحب ایسے کوئی اقدامات کرنے کو تیار ہیں جو sex کے متعلق clean habits رکھیں sex education کو کسی طریقہ سے لازمی قرار دیا جائے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب گزارش یہ ہے کہ آپ نے میرے سوال کے جواب میں پڑھا ہو گا اس میں ایجوکیشن اور پبلک awareness بہت اہم ہے اور خاص طور پر ہم میڈیا پر لانے سے پہلے اس پر ہم میٹنگ کر رہے ہیں کہ اس کو کس طریقے سے میڈیا پر لایا جائے تاکہ ہمارے علمائے کرام اس کے ساتھ تعاون کریں تاکہ ان کو بھی اعتراض نہ ہو اور ہمارا سوشل structure جو ہے اس میں کسی قسم کا اعتراض نہ ہو تو اس کو ہم سوچ سمجھ کر ٹیلی ویژن پر awareness کے لئے لائیں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ حافظ حسین احمد صاحب آخری سوال۔

حافظ حسین احمد : جناب وزیر موصوف وزیر بیماری صاحب نے فرمایا ہم واپسی پر آنے والوں کو معلومات فراہم کرتے ہیں میں ان سے سوال کرتا ہوں کیا یہاں سے جانے والے جو delegation وغیرہ میں جاتے ہیں سرکاری یا غیر سرکاری طور پر کیا آپ کو ایڈز کے متعلق معلومات اور ان کا بچاؤ اور جن جن غیر شرعی امور سے وہ پیدا ہوتا ہے ان

کے متعلق آپ انہیں آگاہ کیوں نہیں کرتے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : میرا خیال ہے جو لوگ یہاں delegation سے جاتے ہیں وہ اتنے پڑھے لکھے لوگ ہیں ان لوگوں میں اتنی awareness ہے وہ اپنا خود خیال کر سکتے ہیں ان کی schooling کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب وزیر موصوف صاحب نے فرمایا علماء سے پوچھنا پڑے گا تو علماء ایڈز فری یا سکس فری تو نہیں ہوتے۔ ان کے پاس نمبرز ہیں کہ پاکستان میں اس وقت کتنے ایڈز کے مریض ہیں اور اس کے ساتھ انہوں نے جو سنٹر بتائے ہیں کیا وہ کافی سمجھتے ہیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ 19 نمبر بہت کم دکھایا گیا ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب والا اس وقت 19 تو کام کر رہے ہیں 6 اس سال کے آخر تک کام شروع کر دیں گے میرے خیال میں اس وقت تک یہ سنٹر جو ہیں کافی ہیں اس کے تقریباً ڈھائی لاکھ پر screening ہو چکی ہے اور اس وقت ہمارے پاس 129 مریض ہیں ایڈز کے جو کہ پورے پراونسز میں ہیں اگر پراونشل بریک اپ چاہتے ہیں تو وہ بھی بتا دیتا ہوں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : وہ بھی بتا دیں۔

سید تسنیم نواز گردیزی : وہ بھی بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی، اخونزادہ بہرور سعید صاحب،

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو سرٹیفکیٹ کے لئے ایک سال کی معیاد ہے یہ بہت زیادہ نہیں ہے اگر ہے تو آپ دوسرے ممالک کو consideration میں کیوں لیتے ہیں، آپ اپنے ملک کے بچاؤ کی خاطر اس کو کم کر سکتے ہیں۔

سید تسنیم نواز گردیزی : یہ actually ان لوگوں کے لئے ہے جو ایک سال رہنے کے لئے باہر سے آتے ہیں ان کے لئے یہ ایڈز سرٹیفکیٹ لازمی ہے۔

ایک معزز رکن : پہلے اس کو کم کیا تھا۔

سید تسنیم نواز گردیزی : پہلے اس کو کم کیا گیا تھا لیکن باہر کے کچھ ملکوں نے اس پر اعتراض کیا تھا کہ ان کے ہاں اس قسم کا کوئی قانون نہیں ہے اس لئے ہمیں بھی انٹرنیشنل

اصولوں کے مطابق چلنا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل : انہوں نے اسی سوال کے جواب میں نمبر (5) میں کہا ہے کہ فارن سیلرز جو ہوتے ہیں ان کے لئے ایک ہفتہ کا سرٹیفکیٹ لازمی ہے اور پاکستان میں رہنے والوں کے لئے ایک سال کا کہتے ہیں۔ ایک جگہ ایک سال کا رکھا ہوا ہے اور دوسری جگہ ایک سال ایک ہفتہ لکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : یعنی یہ فرق کیوں ہے۔

جناب شہزاد گل : تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ وائرس جو ہیں یہ کتنے عرصہ میں اپنا اثر دکھاتے ہیں۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب اگر ایک دفعہ یہ وائرس detect ہو جائے کہ aids is positive تو اس میں پانچ سال بھی لگ سکتے ہیں، چھ سال بھی لگ سکتے ہیں دس سال بھی لگ سکتے ہیں، actual disease develop ہوتے ہوئے تو جب وہ positive side پر ہوتا ہے، اس میں اس کا کوئی علاج نہیں ہے کہ سوائے اس کے کہ اس کو educate کریں، اس کی فیملی کو، اس کے دوستوں کو، اور اس کو under surveillance رکھیں وزارت صحت کے زیر نگرانی، تاکہ اس کو بتایا جائے کہ اس نے کسی سے contact نہیں کرنا ہے، اسی طرح ان کی فیملی کو educate کیا جائے اور دوستوں کو بھی educate کیا جائے۔ جب یہ disease develop ہو جاتی ہے، چاہے یہ چار سال بعد کرے یا may be دس سال کے بعد کرے، تو وہ آدمی جو ہے یہ ایک دو مہینے سے زیادہ زندہ نہیں رہتا ہے تو پھر اس کو hospitalize کر دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ اگلا سوال 148 ڈاکٹر ریحان صاحب،

(سوال نمبر 148۔ ڈاکٹر محمد ریحان نے طبع شدہ پوچھا جس کا جواب طبع شدہ دیا گیا)۔

148. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Health be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide "*AIR AMBULANCES*" to Major Hospitals in the country?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: There is no proposal to provide Air Ambulances to Major Hospitals, of the Federal Government.

ڈاکٹر محمد ریحان : میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا موجودہ زمانے میں ائر ایمبولینس کی ضرورت زیادہ نہیں بڑھ گئی ہے کیونکہ پچھلے دو سال میں مالاکنڈ کے علاقے میں زلزلہ آیا تھا تو ان کی امداد کے لئے جب وہاں میڈیکل اسکواڈ نے پہنچنا چاہا تو انہیں وہاں پہنچنے میں کم از کم 8/10 گھنٹے لگ گئے تھے اگر ائر ایمبولینس موجود ہوتیں تو میرا خیال تھا کہ وہ آدھے سے بھی کم وقت میں وہ وہاں پہنچ جاتیں۔

سید تسنیم نواز گردیزی : یقیناً ائر ایمبولینس سروس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن اس وقت financial constraints کی وجہ سے ہم یہ کام شروع نہیں کر سکتے اور میں سمجھتا ہوں کہ جہاں اور بہت زیادہ ضروری ہیلتھ سیکٹر میں کام ہیں جو کرنے والے ہیں اگر وہ مکمل ہو جائیں تو یہ اس سے بھی زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ ہیلی کاپٹر کا جہاں تک تعلق ہے یہ آپ کی تجویز ہے' انشاء اللہ اس مقصد کے لئے بجٹ مانگنے کی کوشش کریں گے اگر مل گیا تو اس پر عمل کریں گے۔

ڈاکٹر محمد ریحان : اگر اس طرح کے disasters مزید ہو جائیں تو ان کے پیش نظر جیسے کہ آرمی کے پاس ہیلی کاپٹر میڈیکل سروس ہوتی ہے' وفاقی حکومت بھی ایسی سروس شروع کرے۔ یا پھر فائر بریگیڈ کی طرز پر کوئی رابطہ سروس شروع کی جائے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب والا' جہاں بھی اس قسم کے حادثات ہوتے ہیں' تو اس کے لئے coordinated effort کی جاتی ہیں' آرمی کے ہیلی کاپٹرز procure کئے جاتے ہیں۔ ایسے مواقع پر گورنمنٹ کافی صحیح کام کرتی ہے' یہ effort تو جاری ہے آرمی کے ہیلی کاپٹرز کے through یہ کام انجام دیا جاتا ہے۔ اب افغانستان میں یا سنٹرل ایشیا میں کوئی میڈیکل aid بھیجنا پڑے جیسے کہ ابھی 130 سی کے ذریعہ سے پاکستان نے medicine بھیجے تھے۔ ہمارے اپنے علاقوں میں جہاں earth-quakes رونما ہوتے ہیں وہاں بھی ہم medicine انہی جہازوں کے ذریعہ سے بھیجتے ہیں۔ اب انہوں نے بات کی ہے کہ air ambulance سروس شروع کی جائے۔ تو ایمبولینس سروس کے لئے کافی پیسہ درکار ہے۔ انشاء اللہ ہم اسے consider کریں گے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی ضرورت ہے۔

Syed Abdullah Shah: Sir, the honourable Minister said that because of financial constraints they cannot do this, I will like to know when the government of Pakistan can provide helicopters to the State dignitaries at a State expense to attend private functions, why they can't make a provision for air-ambulances for the hospitals.

سید تسنیم نواز گردیزی : جی، میں ان کا سوال سمجھ نہیں سکا۔

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں کہ private functions کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

سید عبداللہ شاہ : میں نے کہا ہے کہ State dignitaries جو ہیں وہ private functions کے لئے سرکاری ہیلی کاپٹرز میں چلے جاتے ہیں، یہ سرکاری خرچے پر جاتے ہیں اس چیز کے لئے تو پیسہ ہے لیکن مریضوں کے لئے آپ پیسہ نہیں نکال سکتے ہیں۔

سید تسنیم نواز گردیزی : میں نے عرض کیا ہے کہ State dignitaries کا کام علیحدہ ہے کل کو آپ کہیں گے کہ وزیراعظم جب امریکہ جائے تو گھوڑے پر جائے یا کار پر جائے۔ یہ تو اب کوئی بات نہیں ہے۔ ان کا جو function ہے وہ علیحدہ ہے۔

Syed Abdullah Shah: I am saying Sir, for private visits like attending marriages and other things, if he goes on official visit, I have no objection.

سید تسنیم نواز گردیزی : وہ اگر پرائیویٹ استعمال کرتے ہیں تو یہ الگ بات ہے، اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے تاہم میں سمجھتا ہوں کہ Air ambulance کی اہمیت ہے۔

جناب چیئرمین : سید فصیح اقبال، یہ Air ambulance کی بات ہوئی ہے، میں وزیر صاحب سے عرض کروں گا کہ ان کے محکمے نے کبھی توجہ ہی نہیں کی ورنہ ایدھی فونڈیشن جو کہ پوری دنیا میں جانی جاتی ہے، ان کو امریکہ نے اور دیگر ملکوں کے کچھ اداروں نے چار ہیلی کاپٹرز دیئے ہیں لہٰذا میں وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آپ ذرا اس پر توجہ دیں، آپ بیوروکریسی سے ہٹ جائیں، بیوروکریسی سے باہر نکلیں۔ اگر آپ توجہ دیں گے تو آپ کو پندرہ سولہ ہیلی کاپٹرز مل جائیں گے۔ جب ایدھی فونڈیشن کے پاس آسکتے ہیں تو آپ کے پاس کیوں نہیں آسکتے۔ وجہ یہ ہے کہ حکومت نے کبھی اس مسئلہ پر

توجہ ہی نہیں دی۔ آپ غریبوں کے مسئلہ پر پوری طرح توجہ نہیں دے رہے ہیں۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب والا' بیوروکریسی کا نقاب ہم نے پہلے ہی اتار دیا ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

بیوروکریسی بھی اسی طریقے سے سوچتی ہے جس طرح سے ہم سوچتے ہیں۔ وہ بھی پاکستانی ہیں۔ جو پالیسی ہم بناتے ہیں وہی پالیسی انہوں نے implement کرنا ہوتی ہے۔ اور اس دور میں ہماری حکومت نے کبھی بھی بیوروکریسی کے under کام نہیں کیا ہے۔

جناب چیئرمین : جناب ابراہیم خان'

جناب محمد ابراہیم خان : جناب والا! ہمارے ملک میں کچھ ایسے علاقے بھی ہیں جو سردیوں میں کئی کئی ماہ تک سڑکوں پر برف کی وجہ سے بند ہونے سے' کٹے رہتے ہیں تو کیا ایسے علاقوں کی خصوصی صورت حال کے پیش نظر اس Air ambulance کی ضرورت زیادہ نہیں بڑھ جاتی کہ یہ ضرور ہونی چاہئے جو ناگہانی آفات سے نبرد آزما ہونے میں مدد گار ثابت ہو۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب والا! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ میں اس کی اہمیت کو رد نہیں کر رہا یہ بہت ہی اہم ہے' میں آج بھی کہہ رہا ہوں کہ اس چیز کی بہت اہمیت ہے اس کے لئے انشاءاللہ آئندہ کوشش کریں گے کہ خاص طور پر Mobile Unit ان علاقوں کے لئے ہوں جہاں پر فوری طور پر رابطہ کرنا ضروری ہو یہ ہماری پالیسی کے اندر ہے۔ انشاءاللہ جب بھی پیسہ ملتا ہے اس پر عمل کریں گے۔

جناب چیئرمین : ملک صاحب' آپ بھی سوال کریں گے۔

ملک فرید اللہ خان : جناب والا میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہم ہیلی کاپٹر کی بحث میں پڑ گئے ہیں' لیکن ہمارے علاقوں میں تو ہسپتال اور ڈسپنسریاں تک بھی نہیں ہیں اور اب بھی صورت حال یہ ہے کہ جب بھی کسی کو گولی لگتی ہے تو بھیڑ کی کھال باندھتے ہیں اس لئے ہماری پہلی بنیادی ضرورت تو یہ ہے کہ ہمیں ہسپتال مہیا کریں اور اس کے بعد ہیلی کاپٹر کی بات آئے گی۔

جناب چیئرمین : وزیر صاحب بھی یہی کہتے ہیں۔

سید تسنیم نواز گردیزی : ان کا سوال جو ہے اس کا تعلق صوبائی معاملات سے ہے۔ اب وزیر اعظم صاحب نے جو سوشل ایکشن پروگرام شروع کیا ہے اس کے تحت ایسی سہولتیں تین سال کے اندر مل جائیں گئیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ اگلا سوال 149۔ ڈاکٹر ریحان صاحب۔

(سوال نمبر 149 ڈاکٹر محمد ریحان نے پوچھا جس کا طبع شدہ جواب دیا گیا)

149. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Health be pleased to state the steps taken on the Directive No. 633 of 1984 of the President of Pakistan in respect of the establishment of a Burn Unit in the Lady Reading Hospital Peshawar?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: This directive was not for setting up a Burn Unit specifically at the Lady Reading Hospital, Peshawar. The Government of NWFP had then indicated its intention to set up the unit but later, found that the expenditure was much too heavy. Therefore, a Burn Unit could not be set up and instead, arrangements were made to treat such cases in the casualty department.

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا' یہ directive 1984ء میں صدر پاکستان ضیاء الحق صاحب نے اس وقت دی تھی جب Bomb blast وغیرہ کافی ہو رہے تھے اور سینکڑوں لوگ جل جاتے تھے اور ان کو burns ہو جاتے تھے۔ تاہم اب یہ کہا گیا ہے کہ یہ ہدایات صرف لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے لئے نہیں تھیں اور صوبائی حکومت کا یہ کام ہے۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ یہ بم بلاسٹ جو ہو رہے تھے وہ مہاجرین کی وجہ سے ہو رہے تھے اور اب یہ سلسلہ جاری ہے تو کیا اس لحاظ سے یہ وفاقی حکومت کا مسئلہ نہیں ہے۔ اب بھی جتنے Burns کیسسز افغانستان میں ہوتے ہیں وہ بھی پشاور ہی پہنچتے ہیں۔ تو ایسے حالات میں کیا فیڈرل گورنمنٹ اپنی ذمہ داری نہیں سنبھالے گی برن یونٹ جو ہیں وہ وہاں قائم کی جائیں۔ کیونکہ casualty میں treat کرنا تو کوئی معنی ہی نہیں رکھتا' کیونکہ آج کل تو specia-lization کا زمانہ ہے۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر ہیلتھ۔

سید تسنیم نواز گردیزی : سر حقیقت میں جو صدارتی ہدایت نامہ تھا وہ تھا کہ ان تمام hospitals کے اندر برن یونٹ بنائے جائیں تو لہٰذا اس وقت فیڈرل گورنمنٹ نے ہیلتھ

منسٹری نے ان تمام ہسپتالوں کو صوبائی حکومتوں کو کہا کہ آپ یہ burn units بنائیں بلکہ سندھ کا محکمہ صحت کا' یہ جو ہسپتال ہیں جہاں پر لیڈی ریڈنگ ہسپتال انہوں نے ویسے تو برن یونٹ نہیں بنایا وہ کہتے ہیں کہ کافی خرچہ آتا ہے البتہ انہوں نے casualty department میں ایک برن یونٹ ضرور بنایا ہوا ہے جو یہ دیکھ بھال کرتا ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب والا! اس میں بڑی عجیب بات یہ ہے کہ ماسوائے فیڈرل حدود کے ہسپتال وزارت صحت کے تحت آتی ہیں باقی سارے hospitals صوبائی ہیں۔ اور میرے خیال میں اس منسٹری کی یہاں ضرورت ہی نہیں ہے کہ تین ہسپتالوں کو یہاں چلایا جائے۔ اور جتنے یہاں سوالات ہیں سرحد گورنمنٹ کی لیڈی ریڈنگ ہسپتال کا جواب یہاں دیا جارہا ہے تو یہ کہاں کی خود مختاری ہے تو کیا وزیر صاحب یہاں بتائیں گے کہ جب وزیراعظم کے ساتھ میٹنگ کے لئے جاتے ہیں تو وہاں یہ کہیں گے کہ اس منسٹری کی یہاں ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہیلتھ کا ٹوٹل معاملہ صوبائی ہے اس کو وہاں دیا جائے؟

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صوبائی مضمون ہے لیکن ورلڈ ایجنسی کے ساتھ رابطے کے لئے فیڈرل منسٹری کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اور اس کے علاوہ ڈرگ پالیسی میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے بھی یہ منسٹری بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اور حفاظتی ٹیکوں کے پروگرام میں جو ورلڈ ایجنسیز کے ساتھ ان کا رابطہ ہے فیڈرل گورنمنٹ کا صوبوں کے ساتھ رابطہ ہے۔ اسی لئے اس کی ضرورت ہے۔ جہاں تک اس سوال کی بات ہے میں ان سے اتفاق کرتا ہوں لیکن یہ سوال چونکہ صدارتی حکم نامے کے تحت ہوا تھا اسی لئے مجھے جواب دینا پڑا تو انشاءاللہ ہم مزید ان کو تاکید کریں گے کہ burn units صرف لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں نہیں بلکہ پورے پاکستان کے اندر ہسپتال میں ہونے چاہئیں۔

جناب چیئرمین : جی شہزاد گل صاحب آخری سوال۔

جناب شہزاد گل : جناب یہ رقم کی کمی کی وجہ سے نہیں بنے ہیں تو کیا یہ پاکستانیوں کے خون اور پسینے کی کمائی سے یہ حکومت چل رہی ہے تو پاکستانیوں اور انسانی زندگی کے مقابلے میں رقم زیادہ عزیز ہے کہ اس پر خرچ نہیں کی جاسکتی۔

سید تسنیم نواز گردیزی : میں جناب عرض کرچکا ہوں کہ حکومت یہ صوبائی حکومتوں کو کہہ چکی ہے کہ وہ اپنے ہسپتالوں میں برن یونٹس بنائیں یہ ان کا مضمون ہے ہسپتال ان کے

پاس ہیں ان کے کنٹرول میں ہیں۔ وہ برن یونٹ صرف لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں نہیں بلکہ تمام ہسپتالوں میں ہونے چاہئیں۔

جناب منظور احمد گچکی : کیا فیڈرل گورنمنٹ کے ہسپتال میں برن یونٹ ہے؟

سید تسنیم نواز گردیزی : جی ہے جی۔

Mr. Chairman: Syed Abdullah Shah, last supplementary.

Syed Abdullah Shah: Sir, in the answer it is stated that the Frontier Government found the expenses for this unit much too heavy, will he kindly state how much was the expense?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: It is heavy but I don't have the figures.

Mr. Chairman: You don't have the figures. So, it is too heavy.

Next Question No. 150, Raja Afzal Khan Sahib.

(Q. No. 150 was put by Syed Fasieh Iqbal on behalf of Raja Afzal Khan Sahib and its answer, as printed was taken as read).

150. ***Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the total number of employees posted in Pakistan Missions abroad;

(b) the criterion evolved for foreign postings; and

(c) the usual tenure for posting in Pakistan Missions abroad?

Mr. Muhammad Saddique Khan Kanju: (a) The sanctioned posts of the Ministry of Foreign Affairs in our Missions aborad are as follow:

(i)	Officers	(270 Pak-based)
(ii)	Staff	(742 Pak-based)
(iii)	Local-based staff	(954 Local)

While these posts are always manned, there is at time a small gap between the departure of an individual on transfer and the arrival of his replacement.

(b) Transfers are effected on the basis of the seniority required for the post and the suitability of the personnel for the concerned posts.

(c) As a general rule, home-based staff and officers are posted to a mission for a period of three years.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال۔

سید فصیح اقبال : جی ہاں ضمنی سوال۔ انہوں نے اصول بیان کئے ہیں جواب کے پارٹ تھری کا' کہ تین تین سال کا بلکہ چھ چھ سال کے لوگ بھی ہیں فارن پوسٹنگ میں' اور بعض اوقات ایک سال بعد بھی بلالیا جاتا ہے تو اس سلسلے میں کوئی رول کی سختی بھی ہے۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : سر جس طرح جواب میں عرض کیا گیا ہے کہ نارمل وہی تین سال کا عرصہ ہوتا ہے جس کے لئے کسی افسر یا سٹاف ممبر کو وہاں بھیجا جاتا ہے اور اگر ضرورت پڑے تو بلایا بھی جاسکتا ہے۔

میر عبدالجبار : جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ جو عملہ و افسران ملک کے باہر تعینات ہیں ان میں صوبہ وار کیا نمائندگی ہے؟ اور اس میں کیا تناسب رکھا گیا ہے؟

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب جس وقت ریکروٹمنٹ کی جاتی ہے تو اس وقت یہ صوبائی کوٹے مدنظر ہوتے ہیں جس طرح کہ آپ کے علم میں ہے۔ مگر پوسٹنگ کے وقت یہ کوئی hard and fast rules نہیں ہے۔ اس میں suitability دیکھی جاتی ہے آفیسر کی۔ اور اس کے مطابق کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : جام کرار دین صاحب۔

Jam Haji Karauddin: Sir, I would like to know from the honourable Minister that part (iii) of the question local-based staff is 954, I would like to know from him, whether they are the foreigners or they are the Pakistani-based people in those countries?

جناب محمد صدیق خان کانجو : دونوں ہیں جناب preferably پاکستانی اگر وہاں پہ موجود ہوں اور مل جائیں تو پھر وہ ' نہیں تو وہاں کے باشندے لئے جاتے ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب 1973ء کے آئین میں صوبائی خود مختاری کا اصول ہے اس کے علاوہ مقامی سٹاف کا جو کہا ہے انہوں نے تو اس کا کیا طریقہ کار ہے اس کی ریکروٹمنٹ ہمارے قانون کے مطابق ہوتی ہے یا باہر کی وہ ہے؟

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب والا! وہ ہمارے laws کے مطابق ہوتی ہے وہاں پہ جو ہیڈ آف دی مشن ہو جہاں پاکستانی قومیت کے کافی تعداد میں ہوں وہاں باقاعدہ ہم تشہیر کرتے ہیں اور جہاں پر تعداد میں نہ ہوں تو وہاں پر He is the competent authority he can recruit them.

جناب چیئرمین : جی جناب آخری سوال فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : جناب سوال ہے while these posts are always manned, there is at time a small gap between the departure..... دیکھا یہ گیا ہے بعض سفارتخانوں میں posts ایک ایک سال ڈیڑھ ڈیڑھ سال سے خالی پڑی ہیں اور اس سے ہمارے پاکستانی باشندوں اور اس ملک میں رہنے والوں کو بڑی تکالیف ہوتی ہیں۔ اور بعض اہم پوسٹیں جو فارن آفس کی ہیں وہ ایک ایک دو' دو سال خالی رہتی ہیں شاید ان کو مناسب آدمی نہیں ملتا یا یہ محسوس نہیں کرتے کہ ملک اہم ہے۔ بہرحال ملک کوئی بھی ہو وہ اہم ہے خواہ افریقہ کا ہو یا یورپ کا ہو۔

جناب چیئرمین : یہ تقریر ہے یا سوال؟

سید فصیح اقبال : سوال یہ ہے کہ جو جگہیں خالی رہتی ہیں یہ جواب غلط ہے کہ small gap ہے۔

جناب چیئرمین : جواب انہوں نے خود دے دیا ہے ناں بہرحال۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جی سینیٹر صاحب نے مہربانی کی جواب خود ہی دے دیا مگر کوشش یہ کی جاتی ہے کہ یہ gap زیادہ نہ ہو اور ہم ہر ملک کو اہم سمجھتے ہیں اور وہاں پر اہم اور غیر اہم کا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی اگلا سوال نمبر 151۔

(طبع شدہ سوال نمبر151راجہ محمد افضل خان کے ایماء پر سید فصیح اقبال نے دریافت کیااور طبع شدہ جواب پڑھاہوا تصور کیا گیا)۔

151. ***Raja Muhammad Afzal Khan:*** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether it is a fact that foreigners are appointed in Pakistan Missions abroad, if so, their number?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: It is true that foreigners are appointed in Pakistan Missions abroad. The list of these 528 foreigners (appointed in various Pakistan Missions abroad) is placed at Annexure 'A'.

Annexure 'A'

LIST OF FOREIGNERS APPOINTED AS LOCAL BASED STAFF IN VARIOUS PAKISTAN MISSIONS ABROAD

Sl. No.	Name of Mission	Number of foreigners appointed as Local Based Staff.
1	2	3
1.	Brasilia	9
2.	Madrid	7
3.	Copenhagen	3
4.	Tunis	4
5.	Warsaw	7
6.	Athens	3
7.	Dakar	8
8.	The Hague	5
9.	Canberra	5
10.	Mexico	6
11.	Ottawa	3
12.	Toronto	1
13.	Washington	11
14.	New York (UN)	3
15.	Rabat	8
16.	Budapest	6
17.	Abu Dhabi	1

1	2	3
18.	Algiers	5
19.	Baghdad	1
20.	Bangkok	13
21.	Bucharest	3
22.	Berlin	9
23.	Bonn	9
24.	Brussels	6
25.	Kabul	1
26.	Riyadh	2
27.	Colombo	19
28.	Kathmandu	12
29.	New Delhi	41
30.	Muscat	1
31.	Paris	11
32.	London	1
33.	Jeddah	1
34.	Vienna	4
35.	Geneva UN	6
36.	Tripoli	3
37.	Sana'a	1
38.	Dhaka	17
39.	Niamey	7
40.	Belgrade	4
41.	Lagos	10
42.	Harare	8
43.	Rome	6
44.	Stockholm	4
45.	Moscow	9
46.	Yangoon	10
47.	Cairo	9
48.	Tehran	6
49.	Zahidan	1
50.	Meshad	1
51.	Toronto	3
52.	New York	2
53.	Montrial	3
54.	Beijing	19
55.	Damascus	4
56.	Seoul	9

1	2	3
57.	Brunei	4
58.	Dar-es-Salam	7
59.	Berne	2
60.	Accra	8
61.	Kuwait	2
62.	Doha	—
63.	Pyongyang	4
64.	Manila	6
65.	Lisban	4
66.	Singapore	3
67.	Dubai	2
68.	Tokyo	18
69.	Nairobi	15
70.	Bahrain	—
71.	Ankara	15
72.	Khartoum	4
73.	Hong Kong	4
74.	Jakarta	18
75.	Istanbul	4
76.	Maputo	7
77.	Amman	3
78.	Bradford	2
79.	Birmingham	1
80.	Manchester	—
81.	Glasgow	1
82.	Oslo	1
83.	Kuala Lumpur	7
84.	Sydney	2
85.	Los Angles	2
86.	Male	4
87.	Tashkent	6
88.	Dushambe	5
89.	Alma Ata	5
90.	Prague	4
91.	Beirut	2
	Total :	528

جناب چیئرمین : ضمنی سوال۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں جو list دی گئی ہے غیر ملکی عملے کی' اس میں آپ 29 واں نمبر نیو دہلی دیکھیں' اس میں وہاں کے عملے کے 41 افراد ہیں۔ تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا انڈیا جو ہمارا پڑوسی ملک ہے اور اس سے ہمارے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو کیا یہ ضروری ہے کہ 41 افراد اپنے سفارت خانے میں لئے جائیں؟ کیا یہی 41 آدمی پاکستان سے نہیں لے جاسکتے تھے؟

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب والا! جس طرح سینیٹر صاحب موصوف نے فرمایا ہے 41' اسی طریقے سے ہندوستانی سفارت خانے اور اس کے قونصلیٹ کراچی میں پاکستانی بھی employees ہیں ایک چیز یہ ان کے ذہن میں ہونی چاہئے۔ ہماری ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ جتنے بھی Pak-based لئے جاسکیں لئے جاتے ہیں لیکن مالی وسائل حائل ہیں جس کا آپ کو بھی علم ہے اور سینٹ کے معزز ممبران کو بھی علم ہے اس کی وجہ سے ہمیں یہ کرنا پڑتا ہے otherwise we would be more than happy کہ یہاں سے ہم لوگ بھیجیں۔

جناب چیئرمین : جناب یحییٰ بختیار صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar: It is not very clear because in some embassies they give names of the foreigners but we don't know the number of the foreigners, and we don't know also how many Pakistanis are there? There is an embassy like Brazil where there are only 2-3 Pakistanis and 9 foreigners.

جناب محمد صدیق خان کانجو : اگر آپ سوال نمبر 150 دیکھ لیں تو اس میں آپ کو بتایا ہوا ہے' سٹاف بتایا ہوا ہے' آفیسرز بتائے گئے ہیں کتنے ہیں 742 Pakistani Staff ہے 270 Pakistani Officers ہیں Local based 954 اینڈ اس میں سے 528 فارنرز ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I would like to know how many foreigner are there and how many Pakistanis are there. So you can have some idea of the people working there. Now for instance Brazil had 9 foreigners but we do not know how many.....

جناب چیئرمین : Brazil کس نمبر پر ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار : نمبر ایک پر ہے جی۔ پاکستانیوں کا پتہ نہیں چلتا ایک ہیں دو ہیں، زیادہ ہیں۔

جناب چیئرمین : سوال کسی نے نہیں پوچھا ہے جی۔ یہ فارنرز کا سوال پوچھا ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار : ایک ایک کا ہم پوچھیں تو ایک کا نام ادھر ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : آپ کے پاس ڈیٹیل ہے جی۔ یہ پوچھ رہے ہیں کہ Brazil میں پاکستانی کتنے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : یہ سوال پوچھ لیں کہ پاکستانی وہاں پر کتنے ہیں تو ہم جواب دے دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار : دیکھیں قاہرہ میں مجھے پتہ ہے کہ تین پاکستانی ہیں اور آپ نے نو دس فارنرز رکھے ہوئے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : آپ سٹاف کی بات کر رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار : افسروں اور سٹاف کی بات کر رہا ہوں۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : نہیں جناب آفیسرز تو یہاں کے ہی ہیں۔ سٹاف بھی ہم وہاں پر گارڈنر رکھتے ہیں، ڈرائیور رکھتے ہیں یا non-sensitive type پاکستانی ہوں تو وہ ٹائپسٹ یا ٹرانسلیٹرز، تو آفیسرز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر 152۔

(سوال نمبر 152 طبع شدہ پوچھا گیا اور طبع شدہ اس کا جواب دیا گیا)۔

152. *__Raja Muhammad Afzal Khan:__ Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the number of countries where Pakistan Embassies/Missions do not exist; and

(b) whether there is any proposal under the Government consideration to establish missions/embassies in these countries?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: (a) The United Nations has a current membership of 178. Out of these Pakistan has resident missions in 78. This leaves out 100 countries where Pakistan does not have resident missions.

(b) It is intended that resident missions in Ashkabad (Turkmenistan) and Baku (Azerbaijan) will also be opened shortly. No other new missions are presently under consideration.

ضمنی سوالات

جناب چیئرمین: فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: اس میں Non resident countries کے بارے میں لسٹ صحیح ہے۔ one seventy-eight اس وقت تک U.N. Countries ہیں اور ہمارے پاس اس وقت جو ہیں اس کی تعداد کم ہے۔ لیکن جو Non resident missions ہیں اس سلسلے میں پاکستان کی نمائندگی کون کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب منسٹر فار فارن آفیرز۔

جناب محمد صدیق خان کانجو: جناب اس وقت ٹوٹل جو U.N. کے ممبرز ہو گئے ہیں The latest figures is 178 اس میں جس طرح جواب میں دیا گیا ہے کہ residents ہمارے seventy-eight ہیں اور sixty-seven انہی کی اضافی ذمہ داریاں بھی ہیں مختلف ممالک میں۔ تو We are still left back with 33 ہم یو این کے permanent representatives ہیں ان کے ذریعے coordinate ہم کرتے ہیں اور اپنی تعلق داری قائم رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: اس میں وزیر موصوف بتائیں گے کہ حکومت پاکستان کس طرح فیصلہ کرتی ہے؟ 'mechanism' کیا ہے کہ جس ملک میں آپ سفارت خانہ کھول رہے ہیں اس میں پارلیمنٹ کو کہیں آپ اعتماد میں لیتے ہیں کیونکہ یہ صرف فارن آفس کا ہی ایک مسئلہ ہے کہ وہ سوچ لیتے ہیں کہ اس ملک میں ضرورت ہے اس میں نہیں ہے۔ اس کے لئے criteria کیا ہے۔ آزاد ملک جو اس وقت ہو رہے ہیں اس میں کیسے فیصلہ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین : منسٹر آف سٹیٹ فار فارن آفیرز۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب والا گورنمنٹ ہمیشہ پارلیمینٹ سے broader guidelines لیتی ہے اور اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف منسٹریز اپنے Areas of activity میں آگے بڑھتے ہیں اور اسی طریقے سے یہ فارن آفس میں بھی کیا جاتا ہے۔

Mr. Chairman: Last supplementary.

Syed Abdullah Shah: Sir ! will the honourable Minister state that those countries 100 countries where we do not have any mission. The names of the countries where we do not have any mission.

Mr. Chairman: Names of the countries.

Syed Abdullah Shah: Yes Sir, hundred countries we are not represented.

Mr. Chairman: Honourable Minister

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب جیسے میں نے پہلے عرض کیا تھا ۷۸ 67 mission ہمارے وہی ریذیڈنٹس مثال کے طور پر ایک جگہ ہیں۔ وہ تین اور جگہیں cover کرتے ہیں۔ تو So there جہاں پر نہیں ہیں To be very exact are 33 countries in fact and out of this I think 145 we already cover توباقی جو نسے ہیں وہ ہم یو این کے ذریعے جو ہمارے permanent representative ہیں He always is in touch with that.

Syed Abdullah Shah: Sir the answer is, I read it for you. The U.N. current membership of 178 out of these Pakistan has resident missions 78, this leaves out 100 countries where Pakistan does not have resident mission.

جناب چیئرمین : ریذیڈنٹ مشن کا مطلب یہ ہے کہ اس ملک میں آپ کا سفارتی نمائندہ موجود ہے۔ لیکن کئی ایسے ہوتے ہیں کہ مثلاً کابل کا آدمی ساتھ ایک دو اور ممالک Look after کرتا ہے۔ تو وہاں پر ریذیڈنٹ نہیں ہو گا۔ وہاں سے Look after کرے گا۔ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ 78 میں ریذیڈنٹ ہیں۔ وہ ریذیڈنٹ جو ہیں وہ آگے 67 کو

Look after کر رہے ہیں۔ تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کے 145 ممالک وہ کہتے ہیں covered ہیں۔ 33 ایسے ہیں جہاں پر کچھ نہیں ہے۔ اس کو یونائیٹڈ نیشنز کے ذریعے cover کر رہے ہیں۔

Syed Abdullah Shah: Sir this is why I wanted to know the names of the countries because then we can find out what importance is being given to one country.

Mr. Chairman: So you want the names of the countries.

جناب چیئرمین: جہاں پر Resident Representative نہیں ہیں۔ جی 100 ہیں۔ وہ کیسے دیں گے 100 کے لئے۔

سید عبداللہ شاہ: جناب کچھ تو بتا دیں۔

جناب چیئرمین: آپ کے پاس List ہے جی۔

جناب محمد صدیق خان کانجو: List میرے پاس ہے خاصی لمبی ہے۔ اور شاہ صاحب کو میں اس کے بعد حاضر ہو کے خود بتلا دوں گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 153۔

(طبع شدہ سوال نمبر 153 پوچھا گیا اور طبع شدہ اس کا جواب دیا گیا)۔

153. ***Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state:

(a) the total area under cultivation at the time of independence and also at present; and

(b) the total area affected because of water-logging and salinity indicating also the area rehabilitated since 1985?

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majid Malik: (a) The total area under cultivation at the time of independence was 14.70 million hectares (36.32 million acres) and at present it is 21.07 million hectares (52.07 million acres).

(b) Total area affected water logging

Period April/June	Water logged Area (0—5 feet)	Area rehabilitated/ reclaimed
	Million acres	Million acres
1985	4.453	—
1986	5.261	—
1987	5.273	—
1988	3.694	1.578
1989	5.911	—
1990	5.436	0.474
1991	5.364	0.073

Total area affected because of salinity

Area Type	Survey Period 1976—80
Surface Salinity	Million acres
Slightly saline	4.596
Moderately saline	2.575
Strongly saline	3.267

جناب چیئرمین : میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار : جہاں تک سوال کے جواب کا تعلق ہے وہ تو درست ہے مگر میری گزارش یہ ہے کہ میرا سوال کچھ توڑ موڑ کے پیش کیا گیا ہے اور اس کی اصلی ہیئت مسخ ہو گئی ہے۔ میرا سوال کا جزو "ب" یوں تھا کہ ملک میں کتنی زمین سیم اور تھور سے متاثر ہے۔ 1985ء کے بعد سیم و تھور کو ختم اور اس کی روک تھام کے نتیجے میں کس قدر اراضی قابل کاشت بنائی گئی ہے؟ اس مقصد کے لئے سال بہ سال کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟ اور آئندہ کون سے ایسے منصوبے ہیں اور ان پر لاگت کا اندازہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین : اس میں بار بار اس قسم کا مسئلہ آ رہا ہے۔ تو مہربانی کر کے اگر آپ چیمبر میں آ جائیں تو میں فائل منگوا کے آپ کے سامنے متعلقہ آفیسر کو بھی بلا کر چیک کر

لوں کہ کیا بات ہے۔ کیوں چینج ہوا ہے۔ پلیز اگر وہاں پر آپ raise کریں تو I will be able to deal with this matter.

میر عبدالجبار : جناب والا آپ کے ارشاد کے مطابق میں آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔ مگر پھر بھی اتنا عرض کروں گا کہ سیم و تھور کی جن زمینوں کو قابل کاشت بنایا گیا ہے اس پر سال بہ سال کتنا خرچہ آتا ہے۔

جناب چیئرمین : جی Minister for agriculture کون اس کو deal کر رہے ہیں۔

چوہدری امیر حسین : انہوں نے intimation دی ہے کہ وہ نہیں آئیں گے۔

جناب چیئرمین : نہیں انٹی میشن جب دے بھی جائیں تو کوئی alternative arrangement تو کر لیا کریں۔ چھوٹے چھوٹے سوال ہیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب ان کو شاید یہی impression ہو کہ اطلاع دے دی ہے automatically defer ہو جائیں گے۔ لیکن آپ کی بات درست ہے کہ اگر وہ intimation دیتے ہیں تو پھر کسی کے سپرد کر دیں۔

جناب چیئرمین : مہربانی کر کے بحیثیت Minister for Parliamentary Affairs آپ اگر ان کو لکھ دیں کہ دیکھیں بار بار یہ problem آ رہا ہے سینٹ میں۔ اگر آپ نے جانا ہو تو بروقت کسی منسٹر کو اگر اطلاع کر دی جائے۔ آپ ہیں اور colleagues ہیں۔

جناب اعجاز علی جتوئی : جناب میں اس میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بہت اہم سوال ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب کل رکھ لیں اگر وہ نہیں ہوں گے تو میں جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔ اس کو کل take up کر لیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ 155 ابھی، 154 بھی یہ سب defer ہو جائیں گے۔ اب ہم 156 پر آتے ہیں۔

(سوال نمبر 156 پوچھا گیا اور طبع شدہ اس کا جواب دیا گیا)۔

156. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Health be pleased to state the action taken by the Government to check illegal practice of medicines by unqualified doctors/Hakims in the country?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: The practice of medicines is already controlled by the Government of Pakistan through issuance of an Ordinance *viz.* Pakistan Medical and Dental Degrees Ordinance, 1982.

So far as the practice of unani medicines of treatment is concered, it is controlled under the unani, Ayurvedic and Homoeopathic Practitioners Act of 1965 (II of 1965).

ضمنی سوالات

Syed Iqbal Haider: Answer taken as read but there is no answer Sir, because of the simple reason that I had asked the question that what action Government is taking against quacks; and Quackery has become a major menace in this country not only in Pakistan but our Pakistanis, so called Doctors are you know tarnishing image of Pakistan by professing to be a Doctor in England. And the Minister gives the answer that they are guided by the law of Pakistan Medical and Dental Degrees Ordinance. No, they are not guided, the person I am talking about they are not guided by any law and the Government must take action against these.

جناب چیئرمین : آپ کا مطلب ہے کہ جو لوگ کوالیفائیڈ نہیں ہیں۔

سید اقبال حیدر : انکو الیفائیڈ ہیں Sir it is a menace in the country that people are styling themselves as Doctors.

جناب چیئرمین : جی جناب منسٹر صاحب۔

سید تسنیم نواز گردیزی : اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ Quackery ایک بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں اس ایکٹ میں امنڈمنٹ کی گئی تھی اور This new Act of 1982 was brought in. اس کے تحت یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جو unregistered لوگ اس میں practice کر رہے ہیں اور جنہوں نے dispensaries کے کورس کئے ہوئے ہیں یا پرائیویٹ کسی کالجز میں یا Institution میں انہوں نے کورسز کئے ہوئے ہیں اور وہ اپنے

آپ کو ڈاکٹر کہلاتے ہیں اور وہ پریکٹس کر رہے ہیں تو یہ 1982ء کا آرڈیننس اس لئے جاری کیا گیا تھا تاکہ وہ اپنے آپ کو ایک تو ڈاکٹر نہ کہہ سکیں اور اگر انہوں نے dispensaries کا کورس کیا ہوا ہے تو وہ صرف اور صرف وہی پریکٹس کریں۔ اس کے علاوہ بطور ڈاکٹر وہ پریکٹس نہ کریں۔ لیکن جب یہ Provincial گورنمنٹ کو کہا گیا کہ اس کے مطابق ایکشن لے کیونکہ quackery کافی آگے بڑھ چکی تھی۔ تو انہوں نے ایکشن لیا تو یہ لوگ کورٹس کے اندر چلے گئے۔ ان کی اپنی ایک ایسوسی ایشن بنی ہوئی ہے۔ تو ابھی یہ کیس subjudiced ہے۔ کورٹ میں جا رہا ہے اور کورٹ نے اس کا فیصلہ کرنا ہے۔ ہماری منسٹری اسے ڈیفنڈ کر رہی ہے۔ جب تک اس کا فیصلہ نہیں آتا اس وقت تک ہم نہ کوئی اور لاء نہ امنڈ کر سکتے ہیں نہ بنا سکتے ہیں۔ اس لئے ہماری پوری نظر اس پر ہے۔ انشاءاللہ جیسے ہی کورٹ کا فیصلہ ہو گا اس کے مطابق اگر اس لاء میں تبدیلی کرنی پڑی تو ہم کریں گے۔ ابھی recently ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جناب پورے پاکستان کے اندر اتنے پرائیویٹ میڈیکل کالجز شروع ہو گئے ہیں کہ ان کو اب کنٹرول کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ خاص کر ان کی ڈگریاں ہیں۔ ان کی specialization ہے۔ وہ کس حد تک یہاں پر پریکٹس کر سکیں گے تو اوور آل اس کا ریویو لیا جا رہا ہے انشاءاللہ جلد از جلد We will come to conclusion and amend the laws.

جناب چیئرمین : ڈاکٹر محمد ریحان صاحب آپ کچھ پوچھنا چاہ رہے ہیں ؟

ڈاکٹر محمد ریحان : وزیر صاحب نے اس سوال کے پارٹ بی میں بتایا ہے کہ Unani Medicians of treatment is concerned, it is controlled under the Unani Ayonerdic and Homeopathic practioners Act.

تو کیا وہ ہمیں اس سلسلے میں بتائیں گے کہ جس طرح ایلوپیتھک میڈسن کے لئے ان کے پاس ڈرگ انسپکٹر ہوتے ہیں تو یونانی سسٹم کو کنٹرول کرنے کے لئے ان کے پاس کیا طریقہ کار ہے؟ اور دوسری بات جناب یہ ہے کہ یہ جو یونانی اور آریوویدک کے نام پر ایلوپیتھک میڈسن بھی بیچتے ہیں تو اس سلسلے میں وہ کیا اقدامات کرتے ہیں۔ پہلے تو یہ بتائیں کہ یہ دیسی ادویات کے لئے ان کے پاس کوئی دیسی انسپکٹر ہیں؟

سید تسنیم نواز گردیزی : دیسی ادویات کے ساتھ دیسی انسپکٹر نہیں ہیں۔ اصل میں ہومیو پیتھک اور آریوویدک ایکٹ میں کوئی ایسا کنٹرول ہے ہی نہیں۔ سرے سے

کنٹرول نہیں ہے۔ تو اس میں ہم نے ایک نئی amendment پرپوز کی ہے جو کہ میں انشاءاللہ جلد ہی میں کیبنٹ میں لے جاؤں گا۔ وہ اسی طرح جیسے ہم ایلوپیتھی کو کنٹرول کرتے ہیں اور inspectors ہیں اور جس طرح ان پر کنٹرول ہے یا punishment ہیں یا جرمانے ہیں یا جو بھی penalties ہیں اسی طرح یونانی اور ہومیوپیتھک پر بھی آئیں گے۔

جناب چیئرمین : جی جناب جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : پھر دوبارہ آجائے گا کہ یہ معاملہ صوبائی ہے۔ اصل میں جو پرانی کہاوت ہے کہ نیم حکیم خطرہ جان۔ جس طرح immature حکمران ملک کے لئے خطرہ ہوتا ہے اسی طرح immature politician سیاست کے لئے خطرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح سے immature ڈاکٹر ہوتا ہے۔ میں ذمہ داری سے آپ کو بتاؤں جناب کے ہمارے پاس وہاں پر کئی cases ہیں کہ ڈاکٹر تو کیا اسے پتہ بھی نہیں کہ ڈاکٹری کیا ہوتی ہے۔ وہ آنکھوں کا آپریشن کرتے ہیں۔ ہر قسم کی دوائی وہ تیار کر کے وہاں دے دیتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پریکٹس بہت ہی خطرناک ہے اور اسے seriously ٹیک اپ کیا جائے۔ اس وقت صوبوں میں جو پوزیشن ہے اسے فیڈرل گورنمنٹ باقاعدہ دیکھے اور اس طرح کے جو doctors ہیں ان کو سزا دی جائے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : ابھی یونانی ہومیوپیتھی medicine کی بات ہو رہی تھی۔ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے پاس ایسا کوئی قانون موجود نہیں ہے جس سے ہم انہیں روک سکیں۔ لیکن اب ہم جو قانون ہم سامنے لا رہے ہیں وہ سخت قانون ہے۔ ان پر اسی طرح کنٹرول کیا جائے گا جس طرح کہ ایلوپیتھی doctors پر کیا جاتا ہے۔ اور quacks کا جہاں تک تعلق ہے اس کا بھی ہم ایک مربوط اور جامع پروگرام بنا رہے ہیں صوبوں سے discuss کر کے تاکہ ان کی سزائیں بھی بڑھائی جائیں اور پھر Drug Act 1976 میں بھی تبدیلیاں لا رہے ہیں اس میں ہم نے سزاؤں میں اضافہ کیا ہے۔ کورس کی duration بڑھائی ہے۔ ڈرگ کورس کو six drugs a week پابند کیا گیا ہے تاکہ spurious drugs بنانے والوں کو بروقت سزائیں دی جاسکیں۔ تو یہ overall ایک package ہے جو ہم لا رہے ہیں انشاءاللہ جلد از جلد اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین : جی time ختم ہو رہا ہے۔ پھر ایک سوال کا time نہیں رہے

گا۔ جی گچکی صاحب آپ پوچھیں۔

جناب منظور احمد گچکی : میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا وزیر موصوف کے علم میں یہ بات ہے کہ جعلی میڈیکل کالجز بنائے گئے ہیں اور باقاعدہ جعلی ڈگریاں دی جاتی ہیں۔ کیا ان کے علم میں ہے یہ بات؟

سید تسنیم نواز گردیزی : جی ہاں۔ کچھ ان کے علم میں ہے۔ ان کے خلاف ایکشن لیا جارہا ہے۔

Mr. Chairman: Next question No. 157.

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب میرا سوال صحت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین : سارے ہی سوال ضروری ہیں۔ ٹائم ختم ہو رہا ہے پھر وقت نہیں رہے گا۔

ڈاکٹر محمد ریحان : اس کے لئے request ہے خاص طور پر۔ مہربانی ہوگی۔ جناب یہ جو عام لوگوں کے یونانی یا ہومیوپیتھک طریقہ علاج ہے۔ جسے دیسی یا جو بھی کہتے ہیں ایشیائی طریقہ علاج۔ یہ عام لوگوں کے لئے رائج کیا گیا ہے ہماری فوج کی حیثیت عام لوگوں سے بہت زیادہ ضروری ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ اگر یہ طریقہ علاج مفید ہیں تو کیا انہیں فوجی ہسپتالوں میں بھی رائج کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : مجھے اس وقت علم نہیں ہے کہ اس وقت انہوں نے اپنے فوجی ہسپتالوں میں کوئی حکیم رکھے ہوئے ہیں یا نہیں۔ اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب چیئرمین : جی ابراہیم صاحب۔ لاسٹ کوئسچن۔

جناب محمد ابراہیم خان : میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں یہ quacks یا ان qualified doctors جو بھی ہیں وہ پورے ملک میں Roadside پر چاکنگ کرتے ہیں مشتہری کرتے ہیں اور عوام کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ جو بالکل کوالیفائیڈ ہے ہی نہیں کیا انہیں روکنے کے لئے بھی کوئی اقدام کر رہے ہیں؟

سید تسنیم نواز گردیزی : وہ میں نے عرض کیا ہے کہ ایک پیکج ہم کر رہے ہیں یہ جعلی حکیم جو ہیں۔ یہ اخبارات میں دیواروں پر یہ لکھتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے لکھنا۔ اور کئی

لوگوں کو ہم نوٹس بھی دے چکے ہیں۔ .. اور چونکہ ہمارے پاس ایسا قانون نہیں ہے جس میں انہیں سزا دے سکیں۔ اس لئے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ وہ جب قانون بن جائے گا انشاءاللہ تو۔

جناب چیئرمین : جلدی بنائیں قانون۔ اصلی بات تو یہ ہے۔ Next Question

157. سید اقبال حیدر۔

(طبع شدہ سوال نمبر 157 سید اقبال حیدر نے دیافت کیا اور اس کا طبع شدہ جواب پڑھا گیا تصور کیا گیا)

157. * **Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state names of the countries Prime Minister of Pakistan has been invited to visit indicating also the number of invitations accepted by the Prime Minister and the tentative dates of visits?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: The Prime Minister of Pakistan has been invited to visit Singapore, Indonesia, the People's Republic of China, Bangladesh (in the context of SAARC Summit), Japan, Republic of Korea, Democratic People's Republic of Korea, Australia, the Sudan, Republic of Azerbaijan, Republic of Kazakhstan, Bangladesh (bilateral visit), Nepal, Denmark, Norway, Sweden, Portugal, Belgium, Romania, Spain, Sri Lanka and Finland.

It is customary that invitations when received are accepted in normal course. The dates of the visits, however, are finalised through diplomatic channels keeping in view mutual convenience.

The details of visits for which tentative dates have been fixed are given below. The dates of the rest of the visits are yet to be finalised.

S. No.	Name of country	Tentative dates of visit
1.	Singapore.	19—21 July, 1992.
2.	Indonesia.	01—06 September, 1992. (To attend 10th NAM Summit in Jakarta).
3.	China.	5—10 October, 1992.
4.	Bangladesh.	11—13 December, 1992. (To attend the 7th SAARC Summit in Dhaka).
5.	Australia.	The visit is likely to take place in 1993.

محمد صدیق خان کانجو : یہ سنگاپور کا جو جواب میں دیا ہوا ہے 21- 19 جولائی- یہ اب ذرہ ڈیلے ہو گیا ہے۔ نئی تاریخ کا تعین کر دیا جائے گا۔ یہ میں چاہتا تھا کہ بتا دوں۔

Syed Iqbal Haider: Sir my supplementary is that will the honourable Minister, be pleased to give reasons for the failure to finalize Prime Minister's trip to Japan because it was due over 18 months ago.

Mr. Muhammad Siddiq Khan Kanju: Inshallah Sir. This trip will take place and we already have an invitation from the Japanese Government.

اور ڈیٹ فکس ہو جائیں گی۔

سید اقبال حیدر : نہیں جناب۔ وہ تو پہلے ٹرپ کے لئے تھا۔ وہ کینسل کر دیا گیا تھا۔

جناب چیئرمین : وہ کینسل نہیں ہوا۔ وہ ڈیفر ہوا ہے۔

Syed Iqbal Haider: Is there any new invitation from Japan for the....

جناب محمد صدیق خان کانجو : جی جی میں نے وہی عرض کیا ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب چیئرمین۔ جاپان کے ساتھ ہمارے بڑے اچھے تعلقات رہے ہیں۔ اور اس postponement سے بڑا set back ہوا ہے۔ کیا آپ بتائیں گے کہ اسے پوسٹپون یا کینسل کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جناب محمد صدیق خان کانجو : وہ جاپان والا؟

جناب چیئرمین : جی ہاں۔ وہ کیوں کینسل کیا گیا تھا؟

جناب محمد صدیق خان کانجو : سر یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ایک ٹرپ اگر کینسل ہوا It is understandable Home condition ہو سکتی ہیں۔ اور ہر ملک میں یہ ہوتا رہتا ہے۔ اور میرے خیال میں یہ اسی کے مطابق کیا گیا تھا۔ This was deferred, at the appropriate time یہ انشاءاللہ ضرور ہو گا۔

جناب چیئرمین : اب وقت ختم ہو گیا ہے جناب۔ جی جناب حافظ صاحب آپ پوچھ لیں آخری۔

حافظ حسین احمد : جناب ضمنی سوال یہ ہے کہ جو دعوت نامے بھیجتے ہیں اس میں صرف وزیر اعظم کے لئے ہوتے ہیں یا جتنے آدمی بوئنگ طیارے میں آسکتے ہیں ان کے لئے بھی دعوت نامے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین : جی جناب منسٹر صاحب۔ حافظ کے لئے بھی کوئی ہے؟

Mr. Muhammad Siddiq Khan Kanju: Sir we will make it sure for Hafiz Sahib.....

+جناب چیئرمین : اب وقت ختم ہو گیا ہے۔ باقی ایک سوال رہ گیا ہے۔ پروفیسر خورشید صاحب کا۔ It will be taken as read and placed on the table of the House.

158. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Prime Minister issued instructions in April 1991 and again in May 1991 to withdraw the requirement of health declaration for incoming passengers about visit to Africa and South America;

(b) whether it is also a fact that the same instructions have not been implemented, if so, its reasons; and

(c) whether it is further a fact that similar requirements are not obligatory for passengers entering other countries of West Asia?

Syed Tansneem Nawaz Gardezi: (a) No.

(b) Does not arise in view of (a) above.

(c) The similar requirements are obligatory for passengers entering other countries of West Asia as per Annexure.

+ Question Hour being over the remaining question was taken as read and placed on the table of the House.

Annexure

YELLOW FEVER VACCINATION CERTIFICATE REQUIREMENT

1. Afghanistan
2. Bangladesh
3. Burma
4. China
5. India
6. Iran
7. Iraq
8. Lebanon
9. Maldives
10. Nepal
11. Oman
12. Pakistan
13. Qatar
14. Saudi Arabia
15. Sri Lanka
16. Syria
17. U.A.E.
18. Yemen.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : قاضی حسین احمد صاحب نے درخواست کی ہے کہ وہ ناگزیر وجوہات کی بناء پر دو جولائی تا اختتام حالیہ مکمل اجلاس ایوان میں حاضر نہیں ہو سکیں گے۔ اس لئے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب وہ ایک تحریک استحقاق ہے۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ پہلے آپ اپنا بیان دے دیں۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : میرے خیال میں اگر وہ موجود ہوں تو fairness ہو گی تاکہ میں ان کی خدمت میں عرض کر سکوں۔ میں پھر یہاں نہیں ہوں گا جناب میں آپ کو That I will be out for two, three درخواست دینے والا تھا۔

days تو واپسی تک اگر ہو سکے۔

جناب چیئرمین : وہ تو معلوم ہوتا ہے کہ اب اس اجلاس میں نہیں آئیں گے So he is not coming.

جناب محمد صدیق خان کانجو : پھر اس تحریک استحقاق کا کیا بنے گا۔ کیا یہ پڑا رہے گا؟

جناب چیئرمین : پھر وہ میرا خیال ہے lapse کر جائے گا۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : چلیں انا اللہ۔

سید فصیح اقبال : جناب یہ تین دن سے جو اسلام آباد میں پہاڑیوں میں آگ لگی ہوئی ہے اب میں سمجھتا ہوں کہ کل ہماری بنی گالہ پر بحث ہو گی یہ سی ڈی اے اور حکومت وقت کے تمام دفاتر ہوتے ہوئے بھی یعنی اس کی کس کی ذمہ داری ہے لوگ کیا سمجھیں گے جنگل جل رہا ہے گاؤں جل رہا ہے یعنی ای 8 کی طرف اتنے شعلے بھڑک رہے ہیں لوگوں کا کافی مجمع ہے آخر اس کا کس نے نوٹس لینا ہے کیونکہ ہاؤس سیشن میں ہے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اس پر حکومت وقت کچھ تو توجہ دے یعنی اچھی environment کی ministry ہے آج منسٹر صاحب نہیں بڑے بڑھ چڑھ کر بول رہے ہیں یہ ان کا کام نہیں ہے کہ وہ ان چیزوں پر نظر رکھیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جناب ' اگلا موشن وہی شہزاد گل صاب والا ہے '

چوہدری اسد الرحمان : یہ جناب آپ نے فرمایا تھا تو آپ کے فرمان کے مطابق ہم نے ان سے پوچھا ہے تو یہ مجھے ان کی طرف سے یہ اطلاع آئی ہے کہ یہ تحریک استحقاق ان کے MPA صاحب کی تھی کہ وہ جو نام ہے جگہ کا لنڈی شاوا اور کنڈی بابا کی نہر پر محکمہ انہار نے دو پل تعمیر کئے یہ ان کی استحقاق کی petition ہے اور اس پر میں نے اپنے نام کا کتبہ بھی لگوایا تھا اب محکمہ والوں نے ایک centre کا کتبہ لگوایا ہے جس کی وجہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے یہ اس کا مضمون ہے admitted and referred to the Committee for report against the Senator یہ رولنگ ہے۔

جناب چیئرمین : تو ان سے پتہ کریں کہ کیسے admit کر لی ہے کہیں جی کہ جو روایات ہوتی ہیں وہ یہی ہوتی ہیں کہ سنیٹر کی ہو تو سینٹ کو بھیج دیا جاتا ہے جس طرح ہمارے

پاس کسی MPA کا آئے تو ہم ان کو بھیج دیں گے تو ان سے ذرا بات کر لیں کہ جس سے خواہ مخواہ Complication arise ہوتی ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب اس میں جو چوہدری صاحب نے اطلاع دی ہے یہ درست بات ہے کہ جس ایوان کے کسی ممبر کے خلاف تحریک استحقاق admit ہوتی ہے اسی ایوان کو بھیج دی جاتی ہے تو چوہدری اسد الرحمان ان کو تحریری طور پر بھی لکھیں گے۔

جناب چیئرمین : زبانی بھی بات کر لیں ایک دوسرے کا احترام ہوتا ہے accommodation ہوتی ہے۔

چوہدری امیر حسین : آج یہ زبانی بات کریں گے کل جناب کو بتائیں گے۔

جناب چیئرمین : چوہدری اسد الرحمان صاحب آپ یہ بات کر لیں تو اگلی تحریک التوا جو سید اقبال حیدر صاحب کی ہے اس دن Finance Minister نے اس کا جواب دیا تھا انہوں نے ستار ایدھی کی ایوان میں چٹھی بھی پڑھی تھی جس میں انہوں نے شکریہ ادا کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ جو ٹیکس بھی ہم ان سے وصول کریں وہ ان کو واپس کر دیا جائے گا بطور عطیہ کے and Sattar Edhi Sahib is now satisfied

سید اقبال حیدر : میں نے اخبارات میں پڑھا ہے

Mr. Chairman: So, this is not pressed.

Syed Iqbal Haider: Thank you.

ADJOURNMENT MOTIONS

(i) *RE*: ATTACK ON THE LEADER OF JAMIAT-ULMA-I-ISLAM

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین صاحب کل عشاء کی نماز کے عین موقع پر پنوں عاقل چھاونی سے کوئی ایک کلو میٹر کے فاصلے پر جمیعت العلمائے اسلام کے صوبائی امیر مولانا عبدالصمد صاحب ان کی درگاہ عالیہبجی شریف میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور 11 افراد کو عین سجدے کی حالت میں شہید کر دیا گیا اور 35 کو اغواہ کیا ہے اور اس کے بعد انہوں نے وہاں چھاونی میں اطلاع دی ہے تو وہاں بھی ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی ہے اس بارے

میں اپوزیشن کے تمام ارکان نے تحریک التوا دی ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس کو Out of turn لے لیا جائے۔

جناب چیئرمین : اگر آپ اس تحریک کو فوری طور پر لانا چاہتے ہیں تو پھر آپ ایوان کے رولز معطل کروائیں گے اس کے لئے موشن دیں اگر ایوان مانیں تو میں لے آؤں گا لیکن دوسرا طریقہ یہ ہے منسٹر صاحب کو یہ نوٹس دے دیں تاکہ اس کی تفصیلات لے کر کل آپ کو آگاہ کر دیں یعنی کم از کم کچھ نہ کچھ اطلاع تو آ جائے گی۔

حافظ حسین احمد : دوسری گزارش یہ ہے جی کہ آپ نے نوٹس آفس مشرقی پاکستان میں رکھا ہے ہم صبح سے ڈھونڈتے رہے یہاں کوئی بھی وصول نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین : نہیں نہیں کرے گا بالکل کرے گا۔

حافظ حسین احمد : جناب جہاں گاڑیاں کھڑی کرتے ہیں وہاں پر ہمیں جانا پڑتا ہے اور نوٹس پہنچانا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں نہیں یہاں جو آپ کا لاؤنج ہے اس کے ساتھ نوٹس آفس ہے۔

حافظ حسین احمد : نہیں نہیں انہوں نے ہمیں کہا ہے کہ پریویلج آفس۔

جناب چیئرمین : یہ جو تکلیف ہوتی ہے اگر آپ مجھے اگاہ کرتے رہیں تاکہ بروقت اس کا اعلاج بھی ہو سکے آپ کے لاؤنج کے ساتھ والا جو دفتر ہے وہ نوٹس آفس بھی ہے اور اس کو سروس سنٹر بھی بنایا جا رہا ہے تو آپ کی جتنی بھی چیزیں ہیں وہاں پر جانی چاہئیں۔ اگر کوئی دقت ہے مجھے بتائیں تاکہ اس کی اصلاح کی جا سکے۔

حافظ حسین احمد : جناب صبح بھی نوٹس آفس نہیں ملا کیونکہ کسی بھی وقت ایسے حالات ہو سکتے ہیں کہ تحریک التوا صبح سویرے ہم دے دیں کل بھی میں یہاں آیا تھا انور صاحب کے ہاں پہنچا وہ ہمیں ساتھ لے کر نیچے چلے گئے جہاں گاڑیاں کھڑی کرتے ہیں وہاں پر ایک آفس بنا ہے جی۔

جناب چیئرمین : حافظ صاحب نوٹس آفس لاونج کے ساتھ ہے اس کے علاوہ آپ ڈائریکٹ بھی دے سکتے ہیں یہاں بھی دے سکتے ہیں کسی افسر کو بھی دے سکتے ہیں تو اگر کسی نے آپ کو گمراہ کیا ہے تو آپ کی سادگی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا میں ایک چیز پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے دیکھا ہے کہ جو تحاریک التوا ہیں مختلف لوگوں نے دیئے ہوئے ان میں بہت ہی اہم ترین تحاریک التوا ہیں ان کو بھی ان کی باری پر رکھا جاتا ہے حتیٰ کہ کہ ان کی افادیت ختم ہو جاتی ہے مثلاً بنی گالہ والی تحریک التوا یا بنی گالہ والی تحریک التوا یہ ایسی ہیں کہ ان کو فوری طور پر آوٹ آف ٹرن لیا جائے کیونکہ ان کی اہمیت بہت ہے کیونکہ ان میں انسانی جانوں کا مسئلہ ہے پھر لوگوں کو نکالنے کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین : دیکھیں اس میں یہ ہوتا ہے کہ ہر ممبر جو تحریک التوا دیتا ہے اس کے نزدیک وہ اہم ہوتی ہے آوٹ آف ٹرن لانے کے لئے میں آپ کو اپنی دقت بتاتا ہوں فرض کیجئے میں آوٹ آف ٹرن لینا شروع کر دیتا ہوں میں پھر کیسے ہینڈل کروں گا آپ کہیں گے جی میرا اہم ہے لالیکا صاحب کہیں گے جی میرا اہم ہے جبار صاحب کہیں گے جی میرا اہم ہے اس کا طریقہ یہی ہے کہ اگر آپ out of turn لینا چاہتے ہیں تو اب تک ہمارا یہی طریقہ رہا ہے کہ آپ تحریک پیش کر دیں کہ جی رولز کو معطل کر کے اس کو آوٹ آف ٹرن لیا جائے کیونکہ اگر مجھے اختیار دیں گے تو پھر arbitrary بھی ہو سکتا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : عرض یہ ہے کہ بنی گالہ پر ہم سب نے تحریک التوا دی ہے اب پرسوں سیشن ختم ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں کل ہم اس کو take up کر رہے ہیں موجودہ جو پروگرام ہے کل میں اس کو ایجنڈے پر لا رہا ہوں اس وقت جو میرے ذہن میں تھا unless you decide otherwise کل انشاء اللہ اس کو لا رہے ہیں تاکہ وہ مسئلہ بھی کل discuss ہو جائے تو میرا خیال ہے کہ یہ وزیر داخلہ کو دے دیں تاکہ وہ اس پر رپورٹ لے کر ایوان میں بتا دیں کہ یہ کیا بات ہوئی ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب چیئرمین میں آپ کی توجہ ایک ایسے مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایوان کی یہاں قائمہ کمیٹیاں بنی ہیں اور آپ کو پتہ ہے کہ جب ہم نے ان کو دوبارہ کمپوز کیا اور دوبارہ reconstitute کیا اس سے پہلے وہ Standing Committees کافی active تھیں اور وہاں پر کافی important business Discuss بھی ہوتا تھا لوگوں کے مسائل آتے تھے اور جس طرح سینٹ کا ایک کمیٹی سسٹم

ہے اور اس طرح سے یہاں پر کام ہوتا ہے یہ کوئی دو چار پانچ مہینوں سے جناب میں نوٹس لے رہا ہوں کہ ہماری سٹینڈنگ کمپنیز کی جو activity ہے وہ بہت محدود ہو کر رہ گئی ہے۔

جناب چیئرمین : اس کی کیا وجہ ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب میں سمجھتا ہوں کچھ Committees meet نہیں کرتیں for instance Defence Committee وہ میرا خیال ہے کہ کافی کم meet کر رہی ہے اسی طرح سے کامرس کمیٹی کافی کم meet کر رہی ہے اسی طرح سے کئی کمیٹیاں ہیں۔

جناب چیئرمین : کوئی ایک کمیٹی لے لیں مثلاً ڈیفنس کمیٹی کا آپ نے ذکر کیا اب چیئرمین کو اختیار ہے کہ وہ آپ کی میٹنگ fix کرے اگر چیئرمین fix نہیں کرتا تو آپ تین چار ممبر اکٹھے ہو کر اس کو بلا سکتے ہیں تو وہ دقت کوئی نہیں صرف آپ کو ذرا active ہونا پڑے گا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب والا یہ ہمارا کمیٹی سسٹم inactive کیوں ہوا ہے میں یہ بات ایوان کے knowledge میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ کیوں inactive ہوا ہے کیونکہ previously بڑا active تھا دوسری چیز اس میں یہ ہے کہ جیسے مثلاً Privileges Committee ہے اس میں کئی ایسے معاملات ہیں جیسے ہم نے پہلے move کیا تھا جب میری arrest کے اوپر سلسلہ ہوا تھا ابھی تک اس پر ایک دو meetings ہوئی ہیں اس کے بعد کچھ نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین : اس طرح کریں آپ کافی تجربہ رکھتے ہیں آپ ہیں فصیح اقبال صاحب ہیں اور یہاں پر جو چیئرمین ہیں آپ بیٹھ کر مجھے یہ بتائیں کہ اس میں یہ چیز کر دی جائے تو بہتر ہو جائے گا میں کرنے کو تیار ہوں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب چیئرمین during session اگر آپ مہربانی کر کے اپنے چیمبر میں ذرا بلا لیں ہمیں بھی بلا لیں تو وہاں بیٹھ کر بات کر لیں گے

Mr. Chairman: I will do that.

میں meeting بلالوں گا ٹھیک ہے next is prof. Khurshid Ahmad and Qazi Hussain Ahmad on the test of Agni Missile by India. وہ تو نہیں ہیں۔ تو وہ نہیں ڈیفر گئی۔

on the reported withdrawal of medicial facilities available at POF Hospital to the retired employees of Accounts Section.

سید عبداللہ شاہ صاحب کا ہے جی۔ نمبر 120

جی جناب عبداللہ شاہ صاحب

(ii) *RE:* WITHDRAWAL OF MEDICAL FACILITIES TO THE EMPLOYEES OF ACCOUNTS DEPTT. POF

Syed Abdullah Shah: Sir, I beg to move that the routine business of the House be adjourned to discuss a matter of public importance, recent occurrence and of urgent nature, namely:—

> "The with-drawal of medical treatment facility to hundreds if not thousands of Accounts Department employees retiring from POF's accounts department, as reported by daily 'Muslim' dated 19-6-1992.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mir Hazar Khan Bijarani: Opposed.

Mr. Chairman: Please give your brief statement that how it is admissible.

سید عبداللہ شاہ : جناب گزارش یہ ہے کہ جب لوگ سروس میں ہوتے ہیں تو ان کو میڈیکل treatment مہیا کی جاتی ہے اور اس مہنگائی کے دور میں جب بندہ پنشن پر جائے تو بند کر دی جائے تو یہ میرے خیال میں بڑی نا انصافی ہے جب وہ پنشن پر جائے گا تو اسے اور زیادہ ضرورت پڑے گی سروس میں آدمی ہے تو اس کو increment ملتی ہیں ان کی تنخواہ بڑھتی ہے پنشنر کی وہی تنخواہ رہتی ہے پھر بڑھاپے میں اسے میڈیسن کی اور ضرورت پڑتی ہے یہاں پر اس کی سہولتیں withdraw کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ نا انصافی ہے اور منسٹر صاحب اس پر غور فرمائیں۔ انہی کے محکمے میں انہوں نے خدمت کی ہے۔ and he should not forget their services so easily.

Mir Hazar Khan Bijarani: Thank you Mr. Chairman, first of all I would like to bring to your notice that this hospital was established in 1962 and the facilities were further extended in 1971 and 1987 and the total number of beds in this hospital was brought about to 500. The

original idea was to provide medical facilities for the serving employees of the POF as well as serving empolyees of allied departments who were serving on deputation in the POF at Wah Cantt. Later on in 1963 the retired employees were also given this entitlement but Sir, the non-gazetted and the retired employees of the allied department were not given this facility. Later on, this facility was extended to such employees as well but due to the shortage of beds and other facilities available in the POF Board it was not possible to extend this facility to all the employees. So, later on in June, 1991 the POF Board decided to withdraw the medical facility to the employees - retired employees of the allied departments serving in the POF Board. Sir, in fact the number of affected people is neither in hundreds nor in throusands, according to my information they are only 88 but recently Sir, after the government had passed the federal services medical attendance rules in 1990 it has been decided that all the retired employees will benefit from this facility. So I assure the honourable member, firstly I would like to oppose this on technical ground only because this matter is neither of recent occurrence nor of public importance becuase it concerns only one institution and just a few members but nevertheless Sir, opposing the matter on technical grounds I would like to assure the honourable Senator that we will make sure that this rule that has been framed by the Federal Government will be followed and necessary directive from my Ministry will go to the POF Board to extend these facilities to all the retired whether they are non-gazetted or they belong to the allied departments. Every employee who have served in the POF Board must get this facility of medical treatment and I assure this House through you Sir, that it will be followed in letter and spirit.

Syed Abdullah Shah: I am grateful to the honourable Minister for giving me assurance and it is all the more reasonable that if the affected people are only 88 it would not be costing much to the departments so on that assurance I withdraw it.

Mr. Chairman: Thank you. So this has been withdraw on the assurance of the honourable Minister. Next is in the name of Dr. Rehan Sahib Adjournment Motion No. 121, on the reported fake paramedical staff sent allegedly by the Ministry of Religious Affairs to Saudi Arabia.

Dr. Muhammad Rehan: It has appeared in the Daily 'Frontier Post' Peshawar dated 6-6-1992 that Fake Para-Medical have been sent in the Pak Haj Medical Mission at government expenses. According to

the report the Pakistan Haj Medical Mission Chief has informed that neither he asked for any additional staff nor he would accept such fake persons who totally non-professional, unskilled as far as Medical Mission is concerned.

Mr. Chairman: Are you opposing it Maulana Sahib?

Maulana A. Sattar Khan Niazi: Yes Sir.

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا یہ بڑا اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اگر اس طرح ہوا ہے تو یہ ایک بڑے سنگین جرم کے مرتکب ہوئے ہیں ایک طرف تو وہ کوالیفائیڈ نہیں تھے اور ایک پروفیشنل قسم کے معاملے میں ان کو حکومتی خرچ پر بھیجا گیا اور یہ Favoritism کی بڑی بدترین مثال ہوگا گھپلے تو ویسے بھی ہوتے رہتے ہیں لیکن ایک مذہبی رسم کو ادا کرنے کے بارے میں ہوا ہے اور جناب اس کے ساتھ میں یہ بھی عرض کرو نگا حکومت کی طرف سے اس کی بابت کوئی تردید نہیں آئی ہے یہ اہم قومی نوعیت کا مسئلہ ہے Recent occurrence ہے وفاقی حکومت سے اس کا تعلق ہے تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ایوان کی معمول کی کاروائی روک کر اس پر بحث ہونی چاہئے اور جنہوں نے ایسا کیا ہے ان کے خلاف انکوائری ہونی چاہئے اور ان کو سزا ملنی چاہئے تاکہ آئندہ اس قسم کی کبھی کوئی جرأت نہ کر سکے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی مولانا صاحب۔

مولانا عبدالستار خان نیازی : میں بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک ایسی بات کا نوٹس لیا جو کہ غلط ہوئی ہے میں ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ فرنٹیئر پوسٹ کے گواہ ہو گئے ہیں اس سے پہلے "نیوز" میں 12 تاریخ کو اس کی باقاعدہ تردید آچکی ہے۔ یہ میڈیکل مشن میں 72 آدمی بھیجے گئے۔ 72 میں سے 53 آدمیوں کو جی ایچ کیو نے منتخب کیا تھا گیارہ سول سائیڈ سے ڈاکٹرز تھے اور 8 حکیم تھے باضابطہ نیوز کے اندر ان کا بیان آچکا ہے۔ آپ نے 6 کو پڑھا ہے 12 کو اس کو بھی پڑھ لیتے تو آپ کے شکوک و شبہات دور ہو جاتے۔

جناب چیئرمین : تردید یہ ہوتی ہے کہ یہ غلط ہے اور صحیح لوگ گئے ہیں۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ صحیح گئے ہیں اور یہ رپورٹ غلط ہے اس کی تردید بھی کر دی گئی ہے۔ شکریہ۔

Thank you, so not pressed in the light of the statement of the honourable Minister.

Next in the name of Khawaja Muhammad Asif, on the inclusion of names of two former employees of BCCI on the Board of Directors of a Private Limited Company.

(iii) *RE:* PROSPECTS OF AL-ZAMIN LEASING MUDARBA

Khawaja Muhammad Asif: Sir, I beg to move that the normal business of the House may be adjourned to discuss the following matter of urgent public importance and of national interest:—

An advertisement has appeared in the Daily 'The News' dated 11-6-1992 regarding the prospects of Al-Zamin Leasing Mudarba. List of Directors shows the names of Mr. Muhammad Moizul Haq and Mr. Bashir Ahmed Chaudhry, both *ex*-employees of BCCI and are wanted by serious fraud office in U.K. in connection with BCCI scandal. In the same advertisement the profile of the Directors is given and it is conspicuous that in their professional experience, their long association with BCCI is omitted.

The fact that these gentlemen have warrants against them in U.K. casts serious doubts on their integrity and it is not in public interest to involve such people in financial ventures of the size of Al-Zamin Leasing Mudarba.

It is a matter of recent occurrence and of national importance. This motion be admitted and discussed to save the national and public financial interests.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Chaudhry Amir Hussain: Opposed.

خواجہ محمد آصف: سر مختصراً میں ذاتی طور پر ان حضرات کے خلاف کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا لیکن نیشنل انٹرسٹ یہ ہے کہ financial institutions بنکس اور دوسرے ادارے لیزنگ کمپنیاں یا مضاربہ جو اس وقت کھل رہے ہیں اس میں integrity والے لوگوں کو شامل کرنا چاہیئے جن لوگوں کے خلاف دوسرے ممالک میں کیسز پینڈنگ ہیں

یا انکوائریز ہیں یا وہ یونائیٹڈ سٹیٹ میں درج ہیں especially بی سی سی آئی سکینڈل میں اگر یہ انتظار کر لیا جائے کہ اس کا فیصلہ ہو جائے اور اس کے بعد ان لوگوں کو opportunitys دی جائے تو میرا خیال ہے اس وقت ہم نے جو ریفارمز کئے ہیں اور جو liberalization کر رہے ہیں اس کا advantage لے کر کوئی unscruplous قسم کے لوگ جو ہیں وہ ہماری financial institution میں نہ آ جائیں اور اگر کل کسی قسم کا کوئی سکینڈل ہوا تو ہماری اکنانومی infancy پر ہے اور اتنی fragile ہے وہ کسی قسم کا سکینڈل جو ہے وہ برداشت نہیں کر سکے گی تو میری صرف یہ گزارش ہے کہ بی سی سی آئی کے تمام لوگ نہیں صرف وہی لوگ جن کے خلاف cases pending ہیں دوسرے ممالک میں یا دوسرے ممالک کی گورنمنٹ جو ہیں وہ ان کو گرفتار کرنا چاہتی ہیں ان کو financial institutions and banks میں بطور ڈائریکٹر یا کسی management میں شامل نہیں ہونا چاہئے۔ اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ انڈس بنک کے ایک ڈائریکٹر ہیں' ان کا conviction بھی ہو چکا ہوا ہے' کئی ملین ڈالرز ان کو جرمانہ بھی ہو چکا ہوا ہے تو ایسی صورت میں vigilance جو ہے وہ بڑی important ہے کہ کوئی financial institution کسی مزید سکینڈل میں نہ پھنس جائے۔ ہمارے ہمسایہ ملک کی اسٹاک مارکیٹ میں اتنا بڑا سکینڈل ہوا ہے کہ وہاں سٹاک مارکیٹ collapse کر گئی ہے اس لئے میری صرف اتنی گزارش ہے کہ ایسے لوگوں کو financial institutions میں سرو کرنے کی opportunities نہیں دینی چاہئے اور گورنمنٹ اور وزارت خزانہ کو vigilant رہنا چاہئے کارپوریٹ لاء اتھارٹی کو خاص طور پر' کہ ایسے لوگوں کو کیوں شامل کیا جا رہا ہے leasing companies میں' مضاربہ میں اور بنکوں میں۔

جناب چیئرمین : جی جناب'

چوہدری امیر حسین : جناب والا' فاضل ممبر نے جو بات کہی ہے وہ ریکارڈ پر بھی آ گئی ہے اور رجسٹرڈ بھی ہو گئے' technically speaking یہ ایڈجرنمنٹ موشن تو بنتی نہیں ہے وہ اس لئے کہ if any limited company, firm or modarba issues an advertisement for its business or for some other purpose, it does not amount to any occurrence. No occurrence has happened, nor the matter is of public importance. So, the Adjournment Motion is barred

چنانچہ ایک لمیٹڈ کمپنی ایڈورٹائز کرتی ہے۔ اور ابھی under Rule 75(a)(c) and (j). کوئی occurrence بھی نہیں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : وہ یہ کہہ رہے ہیں۔۔

خواجہ محمد آصف : occurrence تو ہوا ہے' بورڈ آف ڈائریکٹر has been formed

جناب چیئرمین : وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے کمپنیز کھولنے کی اجازت دی ہے.....

خواجہ محمد آصف : اس کے شیرز float ہوئے ہیں.....

جناب چیئرمین : اس کے دو ڈائریکٹر ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جن کے خلاف serious fraud office میں باقاعدہ کارروائی ہو رہی ہے ان کا کہنا یہ ہے کہ اس طرح پاکستان کے financial institution کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے تو اس پر گورنمنٹ کا کوئی کنٹرول نہیں ہے وہ یہ کہہ رہے ہیں۔

چوہدری امیر حسین : سر' وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ جو بات انہوں نے کہی ہے اس کا نوٹس لیا جائے گا۔ وزارت اس کو دیکھے گی۔ لیکن جناب رولز کے تحت تو یہ ہے کہ میں اس کی کلاز جسے پڑھتا ہوں۔ (J) It does not deal with a hypothetical case. یعنی یہ تو ایک خدشہ ہے کہ شاید ایسا ہو نہ جائے' ویسے adjournment موشن نہیں بنتی ہے particularly وہ کہتے ہیں کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز میں جو آدمی رکھے گئے ہیں وہ اس قسم کے ہیں جن کی integrity doubtful ہے یا ان کے خلاف کوئی کیسسز وغیرہ ہوئے ہیں' اگر وہ یہیں رہے تو ہو سکتا ہے کہ ان اداروں کو بھی نقصان پہنچ جائے اس بنا پر انہوں نے یہ موشن پیش کی ہے۔ تاہم انہوں نے جو فرمایا ہے وزارت خزانہ اس کا نوٹس بھی لے گی اور گورنمنٹ کی طرف سے بھی اس بات کو ensure کیا جائے گا کہ ایسی بات کوئی نہ ہو۔ لیکن یہ تحریک التوا نہیں بنتی ہے۔

جناب چیئرمین : آپ یہ دیکھ لیں کہ کیا کوئی قانون ہے کہ جس کے تحت آپ ان چیزوں کو کنٹرول کر سکیں مثلاً دیکھیں نا' کوئی ڈائریکٹر آ جاتا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ اس کے پاس کروڑوں روپے کے فنڈ ہوتے ہیں' کل کو اگر کوئی نقصان پہنچ جائے تو کیا گورنمنٹ کے پاس کوئی ایسی طاقت ہے' یا کنٹرول ہے۔ یا پھر گورنمنٹ کو اس بات کی ضرورت ہے کہ

کوئی ایسا قانون بنایا جائے جس کے تحت یہ کنٹرول ہو سکے۔ آپ ان چیزوں کو ذرا چیک کر لیں۔

چوہدری امیر حسین : میں اسے چیک کر لوں گا' لیکن prima facie تو یہ ہے کہ یہ پرائیوٹ معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین : یہ تو ٹیکنیکل بات ہو گئی ہے۔ جی' جنرل سعید قادر صاحب'

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : 1983ء میں کچھ finance کمپنیز بنیں' میں اس سے پہلے کے بارے میں تو نہیں جانتا۔ اس دوران فنانس کمپنیز بننی شروع ہو گئی تھیں ان کے بورڈ لگ گئے تھے' اس وقت یہ مسئلہ اٹھایا گیا تھا کہ بورڈ لگ گئے ہیں کہ کمپنیاں کیا کر رہی ہیں اور اسے فوری طور پر قابو کیا جائے لیکن وہ مسئلہ قابو نہیں ہوا اور نتیجہ سب کے سامنے ہے اس کے بعد حالیہ دور میں فنانس کمپنیز بنیں ان کے بورڈ لگے۔ اس کے بارے میں مختلف اتھارٹیز کو کہا گیا کہ جی' یہ بورڈ لگ گئے ہیں اور کوئی کارروائی کیوں نہیں کرتے۔ ایسے کرتے کرتے کئی ہزار کروڑ لوگ لے کر غائب ہو گئے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سینٹر آصف کا پوائنٹ بالکل valid ہے' سی ایل اے کے پاس اتھارٹی ہے کہ ہر ایک ڈائریکٹر کی چھان بین کر کے approval دے' مضاربہ تو بن ہی نہیں سکتا جب تک کہ ہر ایک ڈائریکٹر کا background CLA کے پاس نہ آئے۔ یہ پوچھنے والا سوال ہے کہ سی ایل اے نے کیسے کلیر کیا اگر آصف صاحب کی بات صحیح ہے

جناب چیئرمین : Right. I agree with you. سید اقبال حیدر۔

Syed Iqbal Haider : Sir, I am referreing to Khawaja Asif's motion and referring to the rule (j) which the honourable Minister has referred—75(j) that it is a hypothetical case. Sir, it is not a hypothetical case, Mehran Bank in private sector, Indus Bank in private sector giving permission only in October, November last year they have collapsed, and even in Indus Bank the couple of Directors are of the in famous BCCI's repute and even convicted persons, there is no care being exercised.

Mr. Chairman : Right. I have got your point.

خواجہ محمد آصف : جناب' جس طرح محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے' کہ it is

not a hypothetical case نہیں ہے۔ بلکہ یہ factual situation ہے۔ میں بی سی سی آئی کے خلاف کسی indiscrimination کی favour میں نہیں ہوں لیکن جو لوگ convicted ہیں یا wanted ہیں دوسری گورنمنٹوں کو' ان کو شمولیت کی اجازت نہیں دینی ہے یہ عام prudence کی بات ہے کہ ان لوگوں کو اجازت نہیں دینی چاہئے جہاں تک کارپوریٹ لا اتھارٹی کا تعلق ہے میں نے ان کو contact کیا subscription سے پہلے' انہوں نے کہا جی کہ انڈس بنک میں بھی تو اجازت دی گئی ہے کمال شعیب صاحب کو' وہ وہاں پر convicted ہیں اور ان کو اجازت دی گئی ہے میں نے اس سلسلے میں سرتاج عزیز صاحب سے بات کی' تو فرمایا کہ جس وقت اجازت دی گئی تھی اس وقت وہ convicted نہیں تھے' اس کے بعد وہ convicted ہوئے ہیں Then subsequently he was convicted also. This لوگوں financial institutions میں اتنے lookoles چھوڑنا جو ہے is a very dangerous trend. اور جس طرح جنرل صاحب نے فرمایا ہے کہ ایسے financial mishaps ہمارے یہاں پہلے ہو چکے ہیں اور banks میں یہ کام ہونا شروع ہو گیا institutions میں ہونا شروع ہو گیا تو ہم جتنی reforms وغیرہ کر رہے ہیں اور جتنے خواب ہم دیکھ رہے ہیں ان میں سے کوئی بھی پورا نہیں ہو گا۔ It is a very very fragile situation.

جناب چیئرمین : اس طرح ہم کریں Minister Sahib, I think, what you should do is کہ مہربانی کر کے کارپوریٹ لا اتھارٹی سے رابطہ کریں ان سے پوچھیں کہ کیا آپ کے علم میں یہ تھا کہ ان کی یہ background ہے اگر ان کے علم میں تھا تو انہوں نے approval consciously دی ہے یا غلط فہمی میں دی ہے۔ اس طرح یہ بھی پتہ چل جائے کہ قانون کون سا ہے۔

چوہدری امیر حسین : فاضل ممبر نے خود فرمایا ہے کہ جب ان کو اجازت دی گئی تھی تو بقول ان کے' جیسے کہ وزیر خزانہ نے ان کو بتایا کہ اس وقت conviction نہیں ہوئی تھی بلکہ بعد میں ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین : بہرحال آپ پوچھ لیں نا'

چوہدری امیر حسین : میں عرض کرتا ہوں کہ میں وزیر خزانہ کو کہوں گا اور فنانس منسٹری اس کا نوٹس لے گی اور according to law

جناب چیئرمین : آپ اس طرح کریں کہ آپ خود یا وزارت خزانہ کل ہمیں Corporate Law اتھارٹی سے پوچھ کر بتائے کہ کیا ان کے علم میں تھا کہ ان کی یہ background ہے اگر knowledge تھا تو کیا consciously فیصلہ کیا گیا تھا۔ ایسے بھی ہوتا ہے کہ وہ کہیں یہ ہمارے علم میں تھا لیکن اس کے باوجود ہم نے فلاں فلاں وجوہات کی وجہ سے اجازت دی ہے ایسے یہ وجوہات بھی سامنے آجائیں گی۔ اگر consciously نہیں دی ہے ان کو پتہ نہیں تھا تو کم از کم یہ بات ان کے نوٹس میں آجائے گی تو پھر ان کو version ہمیں وہ ہمیں کل دے دیں تاکہ صحیح صورت حال سامنے آسکے۔

چوہدری امیر حسین : ٹھیک ہے جناب

Syed Iqbal Haider: Sir, with utmost respect and regard I would like to clarify that in cases of banks, it is not that the Corporate Law authority is the last person who receives the memorandum of articles of bank. It is first the Finance Ministry which grants the permission and it is the State Bank of Pakistan which is the relevant authority.

جناب چیئرمین : چلیں' وہاں سے بھی پوچھ کر ہمیں بتادیں۔ تو Finance Ministry سے بھی پوچھ لیں گے۔ He will get us information both from the Ministry of Finance and the CLA.

جناب چیئرمین : تو دونوں سے اطلاع حاصل کر کے ہمیں بتائیں۔

جناب عالم علی لالیکا : اس سلسلے میں' میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فاضل ممبران بے چارے خواہ مخواہ کاوش فرمارہے ہیں' قانون تو موجود ہے' قانون فنانس کمپنیوں کے وقت بھی موجود تھا' قانون کارپوریشن سوسائٹیز کے قیام کے وقت بھی موجود تھا' یہ لوگ نوٹس بھی لیتے رہے ان کو نوٹس بھی دیتے رہے لیکن اس ملک میں ریت ہے کہ جب لٹ چکتا ہے کارروائی تب خبر ہوتی ہے اس لئے ان کی کاوش جو ہے یہ بے کار ہے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی پتہ کرلیں اب تحریک التوا کا وقت ختم ہوچکا ہے

Now we come to the next item on the Agenda which is the Legislative Business.

Item No. 3, Ch. Shujaat Hussain Sahib.

THE TERRORIST AFFECTED AREAS (SPECIAL COURTS) BILL, 1992

جناب چیئرمین : میرے خیال میں move تو ہو چکا ہے اس پر discussion ہونا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! یہ جو بل آج پیش ہوا ہے اس پر دو معزز سینیٹر سید عبداللہ شاہ صاحب اور سید اقبال حیدر صاحب نے ہی اس میں ترامیم دے رکھی ہیں۔ ان دونوں حضرات اور باقی دوستوں سے بھی بات ہوئی ہے اور ہم نے ان سے درخواست کی ہے کہ جس طرح پہلے غیر قانونی اسلحے والا بل پیش ہوا تھا اور اس میں بھی کچھ improvements کی ضرورت ہے اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنائی جائے جو اسے دیکھے اور نظر ثانی شدہ ایک نیا بل سینٹ میں پیش کروا دیں گے اور پھر اسے قومی اسمبلی سے پاس کروا دیں گے۔ چونکہ اس وقت' وقت کی ضرورت ہے اس کو اس طریقہ سے پاس کر دیا جائے لیکن اس کے ساتھ ہی ہم اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کر ایک نیا بل تیار کر لیں گے۔

جناب چیئرمین : یعنی جس طرح پہلے کیا تھا۔

چوہدری شجاعت حسین : جی ہاں جی۔

جناب چیئرمین : اقبال حیدر صاحب آپ سے بات ہوئی ہے اس سلسلے میں؟

سید اقبال حیدر : جی یہ بڑا اہم بل ہے اور affected area کا بل ہے۔ اور اس میں ہم نے کافی اہم ترامیم دے رکھی ہیں۔ میں بہت مشکور ہوں وزیر داخلہ کا کہ وہ ہماری ترامیم پر غور کرنے کے لئے کمیٹی بنا رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک اور بل جو خطرناک تھا پرسوں جب ہم نے واک آؤٹ کیا ہوا تھا وہ تھا Special Courts for Speedy Trials Bill 1992 سر یہ Affected Area کا بل تو تب لاگو ہو گا effect ہو گا جب وہاں پر ایک مخصوص declaration دے دی جائے لیکن یہ جو سپیشل کورٹ سپیڈی ٹرائل والا بل جو پاس ہو گیا ہماری غیر موجودگی میں' اس سے ہم سب کا نقصان ہے یہ تو مستقل ہے۔ اور اس میں بھی ایسے خطرناک اور غیر ذمہ دار provisions ہیں جو کہ review چاہتے ہیں اور چاہے ہم اپوزیشن میں ہوں یا حکومت میں ہوں۔ عوام کو ایک غیر ضروری عتاب اور ظلم سے بچانا ہم سب کا فرض ہے۔ تو میری اپیل یہ ہے جناب وزیر داخلہ سے کہ جہاں آپ یہ

AffectedAreas کا بل سپیشل کمیٹی میں دے رہے ہیں ہم نے جو ترامیم دی ہیں سپیشل کورٹ کے بل پر بھی' اس کمیٹی میں دونوں بلوں کو re-consider کر لیا جائے چونکہ یہ بڑا اہم بل ہے۔ سر اس میں ان کو سپریم کورٹ سے بھی زیادہ درجہ مل رہا ہے۔ Basic maxins of law سے انحراف کیا گیا ہے سپیشل کورٹ کے بل میں۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! چونکہ لاء منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں یہ ان سے ہی متعلق ہے اگر وہ ابھی آ جاتے ہیں تو ابھی بات کر لیں گے وگرنہ کل ان سے بات کر لی جائے۔

جناب چیئرمین : فی الحال اس پہ تو کر لیں ناں۔

سید اقبال حیدر : دونوں پر پھر کل ہی بات کر لیں گے۔

چوہدری امیر حسین : وزیر داخلہ تو موجود ہیں He is making statement with full responsibility وہ بھی آ کر ان سے کر لیں گے اگر کوئی ہوئی تو کر لیں گے۔

جناب چیئرمین : چلیں ان کے آنے پر اس پر بات ہو گی اس پر بات کر لیں۔

سید اقبال حیدر : جی کمیٹی بن جائے اور وقت متعین کر لیا جائے کہ دو مہینے کے اندر اندر ہم اس کو ہر حال میں فائنل کر دیں۔

(مداخلت)

چوہدری شجاعت حسین : دو مہینے ٹھیک ہیں۔

Syed Iqbal Haider: The amended Bill to substitute this present Bill should be presented in the House in the next session.

(interruption)

چوہدری امیر حسین : سر جیسا کہ آپ کو بہت علم ہے کہ نیا بل متعارف کرانے کے لئے کچھ formalities پورا کرنی ہوتی ہیں فاضل سینٹر کو بھی اس کا علم ہے کیبنٹ سے with in approval two monhts کر دیں۔ وہ ایک مہینہ میں بھی ہو سکتا ہے پندرہ دن میں بھی۔

سید اقبال حیدر : ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: Syed Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: Sir I am grateful to the honourable Minister that they have realized that this Bill is full of defects and it is unfortunate that such a Bill was passed by the National Assembly and we are also going to pass it again on this understanding that the proper amendments will be brought about in this law. So I will beg to the Law Minister and the other law makers to be little more careful and cautious in future not to bring such defective laws before the house and waste the time. And I will also submit this new Bill should be passed within two months. On that understanding we can...

Mr. Chairman: Sorry I could not understand please repeat.

Syed Abdullah Shah: Sir I was saying that they have brought a bill which now they admit themselves, is full of defects but they are telling us to pass it now on understanding that a new Bill will be brought which will consider our amendments also. So for the future I am making a request that before they bring any Bill to the National Assembly or the Senate they should see that law is properly framed, it should not waste the time of the House and for this new Bill also two months time should be fixed.

سید اقبال حیدر : ٹھیک ہے جی۔ agreed ؟

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی

چوہدری شجاعت حسین : ٹھیک ہے جی۔

سید اقبال حیدر : سر لاء منسٹر صاحب اس دوران میں آ گئے ہیں میں گزارش کر رہا تھا کہ سپیشل کورٹس کا جو بل ہے جو جمعرات کو پاس ہوا ہے اس میں ہم نے بڑی اہم ترامیم دی تھیں اگر لاء منسٹر صاحب، جس طرح وزیر داخلہ صاحب اتنی فراخدلی کا مظاہرہ کر رہے ہیں تو یہ بھی ان کے نقش قدم پر چلیں تو اس کو بھی سپیشل کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ دو کمیٹیاں بھی نہ بنائی جائیں۔ اور ان ترامیم کو induct کر کے دو مہینے کے اندر اندر اسی طرح سے ہم پیش کر دیں۔

جناب شہزاد گل : جناب والا! میری بھی یہی گزارش ہے کہ جس طرح اقبال حیدر صاحب نے فرمایا، یہ بل اور وہ بل دونوں کے آدھی سے زیادہ sections ہو بہو verbatim ہیں، گواہوں اور غلط بیانی کرنے والی جو سیکشن ہیں اس کے اور اس کے ایک ہی طرح کے ہیں۔ لہٰذا اسے بھی مجوزہ کمیٹی میں لے لیا جائے تاکہ بہتری پیدا کی جا سکے۔

اور نئے بل کی شکل دی سکے۔ اور دونوں کے تضاد کو ختم کیا جاسکے۔

جناب چیئرمین : لاء منسٹر صاحب۔

چوہدری عبدالغفور : سر میری گزارش یہ ہے کہ دونوں بلوں کی نوعیت اور ان کا پاس ہونا قطعی مختلف ہے۔ ایک تو یہ بل ابھی پیش ہو رہا ہے اور وہ بل پاس ہو چکا ہے اور جس پر شہزاد گل صاحب نے کوئی آر گو بھی کیا تھا اور قومی اسمبلی میں ہمارے اپوزیشن کے چوہدری الطاف صاحب، سید ظفر علی شاہ صاحب اور ہم نے کمیٹی بنا کر ان کی ایک ایک ترمیم set کر کے بے شمار ہم نے drop کر دی تھیں جو penal offences تھے۔ اس طرح اس کا اطلاق نہیں ہوتا لیکن میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن ہم نے اس بل میں آئین کی requirement 212-B کی اسکوپ پورا کر کے اسے فریم کیا ہے یہ لاء مختلف ہے اور اس کے مطابق جو ابھی فیصلہ ہوا اس کے مطابق ان سے بات کریں گے ابھی مجھے لیڈر آف دی ہاؤس نے بھی بتایا ہے یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور مجھے بتائیں پھر میں آپ کے سامنے statement دوں گا کہ کس بات پہ اختلاف ہے۔ وہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور بتائیں اس کو اس کے ساتھ نہ ملایا جائے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ تو اس بل کے بارے میں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : نہیں اس کے بارے میں کہہ رہا ہوں کہ وہ بیٹھ جائیں گے ان کے ساتھ After listening to them میں سٹیٹمنٹ دوں گا کہ اس کا کیا کرنا ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : سر اس میں ان کی بھی بہتری ہو گی کہ صحیح طریقے سے اس کو شکل دے دیں تو بہتر ہے۔

جناب چیئرمین : بہرحال یعنی اس کے بارے میں تو وہ کہہ رہے ہیں منسٹر صاحب کہ بھئی As far as this Bill is concerned...

(مداخلت)

جناب شہزاد گل : سر میں نے بھی ترامیم دی تھیں وہ بہت اہم ہیں۔

Pause

جناب چیئرمین : اس بل کے بارے میں پھر How do we proceed اس پہ

Members: کوئی۔ put کر دیں

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جناب Subject to this condition یہ جو آپ کے ساتھ understanding ہوئی ہے۔ اگر دو ماہ کے اندر سیشن نہیں ہوتا تو پھر یہ صرف میں نے کلیریفائی کرنا ہے۔ تو پھر؟

سید اقبال حیدر: اگر دو مہینے میں ہماری کمیٹی اس کو finalize کر دیتی ہے ان کی کیبنٹ اسے approval کر دیتی ہے نوٹس آپ کے پاس آ جاتا ہے سیشن جب بھی ہو گا It will be taken of. But we should complete our farmalities within two months.

جناب چیئرمین: O.K. ٹھیک ہے جی جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی جتوئی: جناب اس میں عرض یہ ہے کہ کیوں نہ ایک سپیشل کمیٹی قائم کی جائے تو اپنی رپورٹ دو مہینے کے اندر دے۔ جب فلور پر یہ کومٹ منٹ دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی کر رہے ہیں۔ جس طرح پچھلی دفعہ کمیٹی بنائی تھی اسی طرح کی کمیٹی میرے خیال میں دوبارہ بنا دی جائے۔ انٹیرئر منسٹر صاحب پچھلی دفعہ کمیٹی کس طرح بنی تھی۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا آپ نے بنائی تھی۔

جناب چیئرمین: مجھے کوئی نام دیں میرے خیال میں یحییٰ بختیار صاحب اور لیڈر آف دی ہاؤس بیٹھ کے مجھے نام دے دیں اور میں اعلان کر دوں گا۔

Mr. Chairman: Now I will put the motion before the house. It has been moved by the honourable Minister for interior:

> "that the Bill to provide for the Suppression of acts of Terrorism Suppression of other heinous offences in the Terrorists Affected Areas, the Terrorists Affected Areas Courts Bill 1992 as passed by the National Assembly be taken into consideration."

The motion was adopted.

Now we will take up the Bill clause by clause. The question is:

> "that clauses 2 to 9 form part of the Bill."

The motion was adopted.

The question is that clauses 10 to 19 form part of the Bill.

The motion was adopted.

The question before the house is:

"that clauses 20 to 28 form part of the Bill."

The motion was adopted.

The question before the house is:

"that schedule form part of the Bill."

The motion was adopted.

The question before the house is:

"that the preamble and clause one which short title extent and commencement form part of the Bill."

The motion was adopted.

Now please read No. 4.

TERRORIST AFFECTED AREAS (SPECIAL COURTS) BILL, 1992

Ch. Shujat Hussain: Sir I beg to move:

"that the Bill to provide for Suppression of Acts of Terrorism Subversion and other heinous offences in the terrorist affected areas, the terrorist affected areas special court bill 1992 be passed."

Mr. Chairman: Motion moved. The question before the house is:

"that the Bill to provide for Suppression of Acts of Terrorism Subversion and other heinous offences in the

terrorist affected areas, the terrorist affected areas special court bill 1992 be passed."

The motion was adopted.

Next No. 5.

The Agricultural Pesticides Ordinance, 1971.

Ch. Abdul Ghafoor: Sir I move:

"that the Bill further to amend the Agricultural Pesticides Ordinance 1971, the Agricultural Pesticides Amendment Bill 1982, as passed by the National Assebly be taken into consideration."

Mr. Chairman: Motion moved. The question before the house is:

"that the Bill further to amend the Agricultural Pesticides Ordinance 1971, the Agricultural Pesticides Amendment Bill 1982, as passed by the National Assebly be taken into consideration."

The motion was adopted.

Yes Abdul Ghafoor Sahib.

Ch. Abdul Ghafoor: Sir as you know this is infact a very important act and is very beneficial bill. The pesticides in our country which are being used by the agriculturist in almost all over the country. There is a tendency to overpricing and this pesticides and the tendency of over pricing and its use has gone three—fold to its original shape and further Sir it was decided in a meeting of the agriculturist that the so long its sold under the brand names the tendency of overpricing will grow and will increase. So it was decided to import it under the grow and will increase. So it was decided to import it under the generic name to arrest the tennency. And subsequently Sir this treat was under the brand names to check the prices and overpricing under the present system. So this Bill is to allow the import of the pesticides under the generic names and the second amendment in this Bill is brought in order check the adulteration and also the other offences which is under the present act is not sufficient. We want to increase under section 21,

22, 23 and the Pesticides Ordinance 1971 to increase the quantum of the sentences to these are the two major amendments in the bill and these two are very beneficial so far as the agricultural community is concerned and there is nothing harmful in the present amendment so far as being got under the present bill. So I would request the honourable house to pass these amendments in the present bill.

Mr. Chairman: Is there any amendment on this?

(Interruption)

Syed Iqbal Haider: Before first reading there is a formal amendment for referring it to the committee.

(Interruption)

Mr. Chairman: There is an amendment by Syed Iqbal Haider and perhaps by Laleka Sahib. So you please move your amendment.

Syed Iqbal Hiader: Sir I move:

> "that the Bill, the Agricultural Pesticides Amendment Bill 1992, may be referred to the concerned Standing Committee."

Mr. Chairman: Yes Laleka Sahib you also have to move.

Mr. Alam Ali Laleka: Sir I beg to move:

> "that the Bill be referred to the Standing Committee concerned."

جناب چیئرمین : کیوں جی۔ Law Minister صاحب

چوہدری عبدالغفور : جی میں اس کو اس لئے oppose کروں گا With this short statement Sir. کہ یہ ایک ایسا بل ہے جو کاشتکاروں اور agricultural community کے لئے بہت عرصے سے ڈیمانڈ کیا جارہا تھا۔ اور وہ اسی طرح ہے کہ اس وقت تک ہم ایگریکلچر کو وہ ریلیف مہیا نہیں کر سکتے جب تک اس کو جنرک نیم کے تحت import نہ کریں اور اس کی adulteration بند نہ کر سکیں۔ یہ ایگریکلچر community کی طرف سے ایک

بہت بڑی شکایت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جائے گا تو وہ تین مہینے کا پیریڈ under the constitution ہے وہ پورا نہیں ہو گا۔ اس کے تحت یہ بل پاس نہیں ہو گا اور پھر joint session میں نہیں جائے گا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ بڑا Harmless ہے اور ہماری اپنی ایگریکلچر کمیونٹی کی اپنی اس میں interest ہے کہ یہ بل بہت جلدی پاس کیا جائے تا کہ ایک competition ہو اور عام آدمی کو ضرورت محسوس ہو کہ وہ امپورٹ کریں under the generic name اور competition بڑھے اور اس کی price کم ہوں اور adulteration کم ہو۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کون سی ایسی بات ہے جس کے لئے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جائے۔ صرف اتنی سی بات ہے کہ ہم generic name کے تحت import کرنا چاہتے ہیں بجائے Brand name کے۔ Brand name کے تحت قیمتیں skyhigh جس طریقے سے چل رہی ہیں اور four times زیادہ، اس سے 1/4 قیمت اس کی رہ جائے گی۔ اس کی tendency کو چیک کیا جاسکے گا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس لئے کوئی مزید کیا جائے۔ بہت سوچ سمجھ کر یہ بل لایا گیا ہے اور یہ ایگریکلچر کمیونٹی کے interest میں لایا گیا ہے تا کہ وہ کمپنیاں جو کمیشن کے طور پر ٪28/٪39 صرف کمیشن دے دیتی ہیں Brand name کا اس کو چیک کیا جائے اور اس کی قیمتوں کو نیچے لایا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس پر شائد کسی دوست کو اعتراض ہو۔

جناب چیئرمین : جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر : جناب اس میں جو ایک اہم پہلو ہے اس کے اوپر ہمارے لاء میکرز نے غور نہیں کیا جو pesticides کے استعمال کے سلسلے میں انتہائی مضر اثرات مرتب ہو رہے ہیں اور لاتعداد articles اور editorials لکھے جا رہے ہیں کہ میرے ملک میں وہ pesticides امپورٹ کئے جا رہے ہیں جو کہ civilized معاشرے میں بالکل ان کو poison قرار دیا جا چکا ہے چاہے وہ generic name میں امپورٹ ہوں چاہے وہ Brand name میں import ہوں اس کے بارے میں بل کے اندر قطعاً کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا ہے۔ جس سے میری زمینوں کی اپنی اہلیت اور حیثیت اور پیداواری صلاحیت جو ہے وہ بہت بری طرح سے متاثر ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے..... کہ ہماری زرعی پیداوار بہت بری طرح متاثر ہو

رہی ہے۔ اس کے زہریلے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ ہماری Echology تباہ ہو رہی ہے۔ بہت ہی گندے خطرناک banned items are being imported اس کے بارے میں نہ کوئی سزا کا تصور ہے اس بل میں نہ اسکے بارے میں کسی بین کا تصور ہے کہ دینا میں WHO نے جن pesticides کو بین کیا ہوا ہے۔ امریکہ نے انگلینڈ نے جن pesticides کو بین کیا ہوا ہے آیا یہ حکومت ان پر بین لگائے گی کہ نہیں۔ اس کے بارے میں بل خاموش ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس کے بارے میں pesticides کا جو ایک رجحان بڑھ رہا ہے بے حساب طریقے سے کہ لوگ اس امید پر بیچارے ہمارے farmers اتنی زیادہ قابلیت اور اہلیت تو نہیں رکھتے تعلیمی۔ وہ تو بولتے ہیں کہ اچھا وہ روز اشتہار آتا ہے کہ اس pesticides سے زمین سونا اگلے گی سونا pesticide یہ pesticide وہ pesticide سنہرا pesticide اس طرح اس بیچارے کسان کو صحیح حیثیت معلوم نہیں کہ آیا یہ زہر لگا رہا ہے یا pesticide لگا رہا ہے۔ تو اس معاملے پر بل بالکل خاموش ہے۔

<u>جناب اعجاز علی خان جتوئی</u> : جناب میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب چیئرمین</u> : آپ بھی اسے support کرتے ہیں؟

<u>جناب اعجاز علی خان جتوئی</u> : میں سپورٹ تو کرتا ہوں لیکن جناب چونکہ میرا تعلق زراعت سے ہے۔ جناب صورت حال یہ ہے کہ پی ایس او پی بی ایس یہ جو شل کمپنیز ہیں یہ بھی pesticide امپورٹ کرتی تھیں۔ Dhyle Dreen padan اور اس طرح کی کاٹن کے لئے جو pesticide ہمیں ملتی ہیں۔ اتنی مہنگی ہوتی ہیں وہ اور جب ہم لے کر جاتے ہیں تو ان کا اثر الٹا ہوتا ہے۔ یعنی اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔ جس کے لئے pesticide بنائی جاتی ہے اس کا وہاں عمل بالکل نہیں ہے۔ پہلی بات۔ دوسرے اس میں اتنی adulteration ہوتی ہے جناب اگلی مرتبہ اسی ایوان میں اسے تحریک التواء کے ذریعے discuss بھی کیا تھا۔ اور یقین دھانی بھی کرائی گئی تھی کہ اگر کوئی ایسے کیسز ہیں کہ جنہوں نے یہ ملاوٹ کی ہے۔ کوئی ایسی companies ہیں۔ تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان کو سزا دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ایسی کمپنی کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے جس نے یہ ملاوٹ کیا ہو اور اسے سزا دی گئی ہو۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جو pesticide باہر امریکہ اور لندن وغیرہ میں نہیں سمجھتے ہیں کہ یہ یہاں سوٹ کرتی ہے وہ اگر reject کر کے یہاں بھیجتے ہیں تو وہ اسے

امپورٹ کر کے یہاں لاتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کافی اہم ہے۔ متعلقہ کمیٹی میں اسے تفصیل سے discuss کیا جائے اور اس کے بعد اسے یہاں لایا جائے تا کہ سزا بھی تو ہو کوئی۔ جو افراد اتنے لوگوں کی زندگیوں سے کھیلتے ہیں۔ ایک pesticide ہے ایک چاول کی فصل ہے۔ اسی طرح یہ سبزیوں پر سپرے ہوتی ہیں۔ گنے پر ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کے اثرات انسانوں کی زندگیوں پر یقیناً مرتب ہوتے ہیں۔

جناب عالم علی لالیکا: جناب والا میں اس میں یوں عرض کروں گا۔

مطمئن اتنا کہ رہتا ہوں ہجوم شہر میں
مضطرب ایسا کہ اپنے ہی سائے سے ڈرتا ہوں

جناب والا اس کے جو objects ہیں ان میں تو وہی چیز لکھی ہوئی ہے سیکنڈ پیراگراف میں۔

"In order to arrest the arising trends and prices and to encourage competition in pesticides trade it deems necessary to import pesticides under generic names as well."

یہاں تک تو بات بڑی خوش آیند ہے۔ لیکن اس بل کا نمبر چار کا دوسرا پیراگراف پڑھا جائے۔

"No person shall import, manufacture, formulate sell, offer for sale, hold any stock for sale, or in any manner advertise any pesticide which has not been registered in the manner provided by this Act or the rules framed there under. Provided that the Federal Government may by notification in the official gazette direct that the pesticide specified in the notifications and not having a trade name will be imported only by a class of importers as specified."

اب یہاں جو ان کے ٹریڈ نیم نہیں ہیں۔ ان کے برانڈز نیم نہیں ہیں۔ ان کے لئے پابندی لگادی گئی ہے

that they will be imported by importers of a specified class, by a class of specified importers.

اب یہاں ٹریڈ name والے جو ہیں۔

"except a pesticide having a trade name and registered in the country of manufacture which may be imported without undergoing the registration process."

جن pesticides کے ٹریڈ نیم ہیں جن کے Brands names ہیں جن کے compani's name ہیں۔ they may be imported without registration.

جنرک نیمز والوں پر رجسٹریشن کی پابندی ہے۔ تو مجھے یہ خدشہ نظر آتا ہے کہ دامے ہم رنگ زمین ہے یہ ہمارے لئے اسے defer فرما دیا جائے۔ کل تک ہم اس پر parleys کر لیتے ہیں۔ اور اگر ان کی یہی بات رہی تو پھر ہماری وہی ضد قائم رہے گی کہ جنرک نیمز سے منگوائی ہوئی ادویات ہمیں بہت سستی پڑتی ہیں۔ اور یہ ہمارے قتل کے بڑے ٹیکنیکل منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ کہیں generic names والی ادویات منگوانے پر قدغن لگائی جا رہی ہے۔ کہیں ان پر رجسٹریشن کی پابندی لگائی جا رہی ہے۔ کہیں کچھ کیا جا رہا ہے۔ Brand name سے جو آتے ہیں وہ لوگ pesticide والے اپنے selling agents کو پینتالیس فیصد تک کمیشن دیتے ہیں۔ Politrin C اگر Politrin C کے نام سے آتی ہے تو چار سو روپے پر لیٹر بکتی ہے۔ اور اگر وہ generic name سے آتی ہے تو ڈیڑھ سو روپے پر لیٹر بکتی ہے۔ جہاں تک ان کے objects کا تعلق ہے وہاں تک ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ شاید ہمارے ہی فائدے کے لئے کچھ کر رہے ہیں۔ لیکن کلاز 4 (3) جو ہے اس میں یہ جو پرووِیژن ہے۔ یہ ہمیں ڈراتی ہے کہ جنرک نیم سے منگوانے والوں کے لئے تو رجسٹریشن اور برانڈ نیم والوں کے لئے and by a special class of people to import کوئی پابندی نہیں۔ جو منگایا جائے۔ جیسے منگوایا جائے۔ جہاں سے منگوایا جائے۔ یہاں کچھ خیانتیں معلوم ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین : تو آپ کی تجویز یہ ہے۔ آصف علی صاحب آپ بھی زرعی بیک گراؤنڈ رکھتے ہیں۔ what do you say on this?

Sardar Asif Ahmad Ali : With your permission Sir, I think there is some misunderstanding in the House. Certain things regarding the use of fertilizer *i.e.* insecticide has been brought up that is not quite relevant to this Act. This objection that the honourable Senator from Bahawalnagar has raised Sir, the purpose behind this is that the same people who are importing under trade names they should be prevented from importing under generic names. What is there for the government how can the government regulate this business if the same people import cheaper pesticides and then mix them up and sale them

at four or five times the price. So the purpose is to prevent those people who are already importers under trade names from importing under generic names. This is the purpose, to bifurcate the two importers and then to register the importers so that the government has some regulatory powers and control whether the pesticides are mixed generic and the trade names are not mixed together then the consumer and the farmer will lose the entire benefit of this Act, Sir. So this is the purpose.

جناب عالم علی لالیکا: جناب والا میں عرض کروں گا کہ میرے بھائی سردار صاحب نے اسے بڑی وضاحت سے فرمایا ہے۔ اور میں یہ یقیناً کہتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ انہیں زراعت پر دسترس ہے اور قانون سازی پر بھی اور اس کے واقعات و حالات پر بھی۔ اب جناب والا گزارش یہ ہے کہ جہاں تک انہوں نے فرمایا کہ adulteration ہوتی ہے۔ Brand names والی ادویات میں بھی ملاوٹ ہوتی ہے۔ جنرک نیم والی ادویات میں بھی ملاوٹ ہوتی ہے۔ اب بات یہاں آ کر ٹھہرتی ہے کہ Brand names والی ادویات میں اگر ملاوٹ ہو گی تو خسارہ ہم پر چار گنا زیادہ پڑے گا۔ گزند ہم پر زیادہ پڑے گی۔ Generic name والی ادویات میں اگر ملاوٹ ہو گی تو گزند ہم پر تھوڑی پڑے گی۔ adulteration ہم لوگ کرتے ہیں۔ بد دیانتی ہمارے رگ و ریشے میں سرایت کرتی چلی جا رہی ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ Generic name سے import کرنے کی اجازت 30 جون 1990ء کو منسٹری آف فنانس نے دی تھی۔ subject to automatic sitension for the three years اب اس منسٹری کے آفیسرز نے یکم مئی 1990ء کو اس کی یقین دھانی بھی کرائی۔ L.C.s کھل گئے تھے Generic pesticides امپورٹ کرنے کے لئے ایل سی کھولے گئے۔ اب جنرک نیم والی ادویات بندر گاہ پر پڑی ہوئی ہیں۔

"it is submitted that the pesticides importers under L.C.s opened on 31-12-90 may be cleared so that these may be used on cotton crop and may not be wasted.

اب جنرک نیم کے تحت وزیر خزانہ کے assurance پر 30 جون 1990ء کو ایل سیز کھولے گئے تھے۔ اور وہ جنرک ادویات آ چکی ہے۔ سمندر پر پڑی ہوئی ہیں۔ اور وہ clear نہیں ہو رہی ہیں۔ بازاروں میں جنرک ادویات پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ مجھے اس میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی۔ مغالطہ نظر نہیں آتا کہ brand names والے لوگ

جو 45 فیصد اپنی income کا اپنے salesman کو دیتے ہیں خدا معلوم انہوں نے کتنا ہمارے زعمائے کرام کو دے دیا ہو گا کہ وہ brand names کی promotion کے لئے ان کی protection کے لئے بازار سے جنرک ادویات رکھنے والوں کو گرفتار کیا جاتا ہے ان کی ادویات ضبط کر لی جاتی ہیں ان کی دس دس دن ضمانت نہیں ہوتی ہے جناب یہ ہمارا کیا جرم ہے ہمیں اگر سستی دوائی ملتی ہے تو ہمیں خریدنے دیں ہمیں استعمال کرنے دیں ہم پر یہ کیا قدغن ہے کہ ہم brand name والی ادویات استعمال کریں' کیوں؟

چوہدری عبدالغفور : جناب اس کو pending کر لیتے ہیں ملک مجید صاحب کے آنے تک۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : پوائنٹ آف آرڈر' جناب والا صبح کو جب مجید ملک صاحب کا سوال آیا تو اس وقت حکومت کے کسی بھی وزیر صاحب نے ان کے behalf پر جواب نہیں دیا یعنی ہم اس پر پہلے بھی کہہ سکتے تھے کہ اس کو defer کر دیں جب یہ ہاؤس میں لایا گیا ہے تو اب ہم اس کو بالکل ڈیفر نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین : اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنی opposition withdraw کر لیں let it go to the Standing Committee.

چوہدری عبدالغفور : جناب چیئرمین' بڑے افسوس کی بات ہے کہ self contradictory قسم کی چیزیں یہاں کہی گئی ہیں ایک بات کی اس قسم کی injurious pesticides are being imported in the country کہ جو ہوا کو poison کرتی ہے اور ماحول کو اس ایکٹ کا ان باتوں سے قطعی کوئی تعلق نہیں بلکہ ہم اس کو چیک کرنا چاہتے ہیں کہ وہی ادویات generic name سے بھی جو register ہوں اور regulate ہوں تاکہ ایسی متروکہ جو متروک ہو چکی ہوئی ہوں ایسی باتیں اور ایسی pesticide اور insecticide ہم یہاں نہ لا سکیں یہاں تو facilitate کرنا تھا اور میرے دوست لالیکا صاحب نے جو کہا ہے کہ اس generic name کی دوائیوں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں allow نہیں کیا جا رہا تو یہی تو ہم کرنا چاہ رہے ہیں اسے ہم amend کر کے generic name کو باقاعدہ import کریں اور اس کی پرائس کو نیچے لائیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس بل پر difference of opinion ہو گیا ہے ہمارے اپنے ساتھی کہہ رہے ہیں اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ کوئی

ایسابل ہم اس طرح پاس کرائیں جو agricultural community کے لئے dangerous ہو injurious ہو anyway damaging to the interest of the agricultural community تو میں نہیں چاہتا کہ جب تک ان کے خدشات ہم دور نہ کرلیں کسی بل کو ہم صرف اس وجہ سے ہم اس کو buldoze کر دیں یا through کروالیں اس لئے اس کو کل کے لئے defer کر دیں ملک مجید جو اس کے منسٹر انچارج ہیں وہ اگر ہمارے دوستوں کو satisfy نہ کر سکے then we will amend it اور یہ بات تو میرا خیال ہے کہ آپ کو accept کرنی چاہئے کہ ہم اس کو آپ کے فائدے کے لئے.....

(مداخلت)

جناب منظور احمد گچکی : جب انہوں نے اس کو ہاؤس میں present کیا تو یہ کہنا کہ جی فلاں صاحب موجود نہیں ہیں درست نہیں۔

چوہدری عبدالغفور : یہ تو آپ کے فائدے کی بات ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب اسے متعلقہ کمیٹی کو بھیج دیں۔

چوہدری عبدالغفور : اگر اس بل کو improve کر لیا جائے تو کیا حرج ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب آپ اسے متعلقہ کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب چیئرمین : یحییٰ بختیار صاحب آپ کا کیا خیال ہے۔

جناب یحییٰ بختیار : وہ کہہ رہے ہیں اس کو کل تک کے لئے ڈیفر کر دیں میں نے کہا کہ اگر یہ میرے ساتھی راضی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : نہیں جی ہم راضی نہیں ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب اس کے دو طریقے ہیں یا تو حکومت اس کو withdraw کرے یا آپ اس پر کوئی رولنگ دیں کہ جی یہ کمیٹی کو جانا ہے یا نہیں جانا you should put it for the vote اگر ہاؤس کہتا ہے کہ ٹھیک ہے اس کو پاس کرتا ہے تو وہ ہاؤس کو اختیار ہے لیکن ہم سب نے یہ veiw دیا ہے کہ جو اس کی respective committee ہے اس کو refer کیا جائے اس میں ہمیں خدشات ہیں جناب نہ اس بل میں punishment کا ذکر ہے۔

جناب چیئرمین : میرے سامنے ایک amendment ہے which I would

suggestion کی آپ اب فیصلہ کرے ایوان جو بھی normally put to the House اور ہے کہ اس کو کل پر defer کیا جائے اب defer کرنے کے لئے یا تو consensus ہو تو پھر تو ٹھیک ہے نہیں تو مجھے بتائیں کہ رولز کے مطابق میں ڈیفر کر سکتا ہوں۔

(مداخلت)

چوہدری عبدالغفور : Sir, the Leader of the Opposition has agreed to it اس بارے میں اگر Leader of the Opposition پر اتفاق نہیں کرتے تو Leader of the Opposition اس ایوان میں بنانے کا فائدہ کیا ہے جناب والا اس بل میں ہم دو شقیں لائے ہیں ایک یہ ہے کہ generic name سے import کرنے کی اجازت دی جائے اور جو ہمارے دوستوں نے کہا ہے کہ brand name کے تحت لوگوں کو لوٹا جا رہا ہے اس سے لوگوں کی جان چھڑائی جائے دوسرا یہ ہے کہ جو adulteration ہوتی ہے اس کی punishment بڑھا کر ہم اس کو چیک کریں کہ adulteration نہ ہو اور یہ اصل form میں agricultural community تک پہنچے یہ اس بات کے دو اغراض و مقاصد ہیں اس میں ایک confusion درمیان میں پیدا ہو گیا جو یہ ہے کہ آیا اس کو classified لوگ کون import کریں گے یا نہیں کریں گے اس بارے میں اب جو motion move ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ اس کو Standing Committee کو ریفر کیا جائے اگر Standing Committee کو ریفر ہوا تو لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ constitutional period تین ماہ کا ختم ہو جائے گا اور اس کے لئے پھر ہمیں دوبارہ joint session call کر کے ایک بہت لمبا procedure adopt کرنا پڑے گا اور legislation جو ہے معرض التوا میں چلی جائے گی ہم کہتے ہیں کہ یہ ایک ایسا بل ہے جو agricultural community کی بہتری اور فائدے کے لئے لایا گیا ہے اگر اس میں کوئی ایسا نقص point out ہوا ہے اور اگر ہم ان کو concerned Minister مطمئن نہ کر سکے تو ہم اس کو واقعی statement میں on the floor of the House دیتا ہوں ہم اس کو amend کر لیں گے ہم اس کو withdraw کر لیں گے اگر ہم ان کو convince نہ کر سکے اس لئے چونکہ ابھی دو تین دن بقایا ہیں اور شاید کل تک ہمارے منسٹر صاحب آ جائیں تو اس کو defer کر دیں اور as the Leader of the Opposition has agreed to it تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی امر مانع ہے۔

(مداخلت)

جناب عبدالستار لالیکا : جناب والا اس میں گزارش یہ ہے کہ اگر ہم اس کو Standing Committee کو refer کریں گے..... ہم یہ بل اپنے ان بھائیوں کے فائدے کے لئے لا رہے ہیں ان کے ان ووٹرز کاشتکاروں کے لئے جو cotton grow کرتے ہیں اگر ہم اس کو Standing Committee کو refer کریں گے تو cotton season اس وقت اپنی climax پر آنے والا ہے سپرے کے لحاظ سے اس میں دیر ہو جائے گی اور جو آپ کا تاجر ہے وہ پہلے کی طرح اپنے ہاتھ رنگ لے گا آپ کا جو کاشتکار ہے وہ اس سال اس کے فائدے سے محروم ہو جائے گا اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ اس میں کوئی ایسی چیز ہے دو دن کے لئے ڈیفر کر لیں لیکن یہ ہے کہ اسے unnecessary delay نہ کریں کیوں کہ اس سے ہمارے اس طبقے کو نقصان پہنچے گا جس کو ہم اس سے فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں میری یہ التجا ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب والا جس طرح چوہدری صاحب نے Opposition Leader کے لئے کہا ہے کہ وہ agree کر رہے ہیں اور باقی لوگ نہیں کرتے اس کو accept نہیں کرتے ہم یہی کہہ رہے تھے کہ ضیا کی باقیات وہی کر دی جائیں گی کہ divide rule اور یہاں اپوزیشن کو بھی divide کر رہے ہیں کہ جس طرح ہم دو opinion لے کر بیٹھے ہوئے ہیں Leader of the Opposition یہاں ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس معاملے میں ہمارے ساتھ ہیں ہم important issue لے کر بیٹھے ہیں ہمیں پتہ ہے کہ فائدہ کس کو جائے گا جناب بات یہ ہے کہ ہمارے اس میں خدشات ہیں بل میں آپ نے کیا دیا ہے کون سی punishment دی ہے جناب جو adulteration ہوتی ہے وہ on record ہوتی ہے ہم اس importance کو نہیں پچ کر رہے اس وقت جناب تین پوزیشنیں ہیں جناب بل move ہوا ہے اگر یہ اس وقت بل move نہ کرتے تو ٹھیک ہے اس کو آپ defer کر سکتے تھے بل آپ کے سامنے move ہوا ہے اب اس کی situation یہ ہے کہ یا تو اس کو یہاں ہم نے amendment دی ہے وہ آپ ووٹ کے لئے put کریں یا یہ بل کو withdraw کر لیں یہ تو نہیں کہ ڈیفر کر دیں جناب کسی Parliamentary Practice میں بل کبھی ڈیفر ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : یا تو رول بتائیں۔

چوہدری امیر حسین : جناب صرف اس نکتے پر کہ whether a Bill moved or motion moved can be deffered or not

جناب چیئرمین : اس وقت میرے سامنے amendment ہے جو اقبال حیدر صاحب اور لالیکا صاحب نے move کی ہوئی ہے جس پر بحث ہو رہی ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا اس پر ہمیں رول 23' 27 اور 236 پڑھنے پڑیں گے جناب یہ تین rule relevant ہوں گے صرف اس نکتے پر کہ جب ایک motion move ہو جاتی ہے amendment تو اس کو during the discussion defer کیا جا سکتا ہے یا نہیں یہ جناب والا میں گزارش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : 236 تو suspension ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب اگر difficulty arise ہو جاتی ہے when there is no rule تو پھر ہم 236 کی motion بھی ہم move کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین : تو موشن کریں پھر 'یعنی اگر آپ نے motion move کی تو again the House will vote on this.

چوہدری امیر حسین : جناب میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اگر 23 میں cover نہیں ہو گا 27 میں cover نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین : آپ بتائیں cover ہوتا ہے بتائیں کیسے cover ہوتا ہے۔

Ch. Amir Hussain: Sir, it is upto the Chair whether he agrees or not. Arrangement of Government Business—The Secretary shall arrange the government business in such order as the Leader of the House or the Minister for Parliamentary Affaris or anyother Minister authorized by the Leader of the House may intimate.

یہ ہو گا arrangement کیسے ہو گا۔

جناب چیئرمین : وہ arrangement ہو گئی۔ یہ آپ کی آ گئی۔

چوہدری امیر حسین : آگے 27 Order of the Day arrangement بن گیا۔

جناب چیئرمین : جی وہ بھی بن گیا۔ اب کیا ہو گا۔

چوہدری امیر حسین : جناب Order of the Day کی clause 2(A) میں پڑھوں گا۔

Clause 2(a) of the Order of the Day—

The business for the day shall be transacted in the order in which it appears in the Order of the Day.

جناب چیئرمین : وہ اس کے مطابق ہے۔

چوہدری امیر حسین : آگے جناب سی آ گیا۔

Then (c) —No business, not included in the Order of the Day shall be transacted at any sitting without the leave of the Chairman.

ٹھیک ہو گیا۔ اب جناب کی رائے میں یہ دونوں میں کور نہیں ہوتا۔

Then I move a motion on behalf of the Government under Rule 236.

جناب چیئرمین : نہیں نہیں آپ کے پاس اتنی majority ہے تو اس موشن کو ہی defeat کرا دیں۔ سٹینڈنگ کمیٹی کا جب move ہو گا اسی پر ووٹنگ ہونی ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب میری عرض سن لیں ہم جس چیز کو avoid کر رہے ہیں جیسا کہ جناب نے خود بھی observe کیا خود بھی فرمایا کہ ہمارے پاس ایوان میں اتنی میجارٹی ہے کہ اس موشن کو defeat کیا جا سکتا ہے اگر ہم چاہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کوئی بھی قانون for all times to come بننا ہوتا ہے اس لئے اپوزیشن کو بھی اعتماد میں لے کر کریں اس لئے گزارش کی گئی تھی کہ آج کا دن اس کی consideration ڈیفر کر دی جائے.....

جناب چیئرمین : نہیں نہیں کس قانون کے تحت۔

What is the difficulty?

جس کی وجہ سے میں 236 اپلائی کروں۔

چوہدری امیر حسین : جناب پھر ہم نہیں کرتے۔ پھر ہم موشن موو کریں گے۔

Mr. Chairman: For you, my advice to you would be that you don't oppose it. Let it go to the Standing Committee. The consensus of the House appears to be that.

(Thumping of desks)

Mr. Chairman: You (Ch. Amir Hussain) don't oppose it, and don't put the House to this difficulty that they have to vote.

(Interruption)

Mr. Chairman: Then I will put it to the vote of the House.

Ch. Amir Hussain: Put it to the House for vote.

Mr. Chairman: O.K. I will put it to the vote of the House.

جی amendment ہی put کر رہا ہوں یہ امنڈمنٹ کہ سٹینڈگ کمیٹی کو ریفر ہو جائے۔ یہی میں put کروں گا۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I will put this amendment by Syed Iqbal Haider.

(Interruption)

جناب چیئرمین: دیکھیں یہ دونوں کی ایک ہی امنڈمنٹ ہے۔ سید اقبال حیدر اور عالم علی لالیکا تو میں اکٹھی put کروں گا۔

جناب عالم علی لالیکا: میرے بھائیوں کی مجھ سے استدعا ہے کہ میں بطور mover آپ سے ریکوئسٹ کروں اگر قانون اجازت دے اس کو کل پر ڈیفر فرما دیا جائے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں ناکل پر ڈیفر کی بات تو یہ ہے کوئی ایسا قانون اگر ہے تو مجھے بتا دیں کس قانون کے تحت جب کہ ہاؤس کا ایک سیکشن اپوز کر رہا ہے یا تو یہ ہو کہ اپوز نہیں کر رہا تو by consensus تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔

جناب عبدالستار لالیکا: جیسے میں نے پہلے بھی وضاحت کی اگر تو جتوئی صاحب قانون کے زور کے اوپر اس ملک کے کاشتکاروں کا استحصال چاہتے ہیں تو پھر فبہا۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ اس ملک کے کاشتکاروں کا کوئی فائدہ ہو جائے اور یہ ڈیفر ہو جائے تو پھر میرا خیال ہے اسے defer ہونے دینا چاہئے۔ سٹینڈنگ کمیٹی کو جائے گا cotton season نکل جائے گا ٹھیک ہے۔ کراچی کے رہنے والے جو تاجر ہیں انہیں فائدہ ضرور ہو گا لیکن زمیندار کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین : میں ووٹ کے لئے put کرتا ہوں۔

Ch. Abdul Ghafoor: We have no objection if at all they want that this must go to the Standing Committee.

ہم تو یہ سوچ رہے تھے کہ کاشتکاروں کا بھلا ہو اگر کچھ لوگ نہیں چاہتے سٹینڈنگ کمیٹی ہاؤس کی وہاں یہ matter کلیر ہو جائے گا۔ کہ یہ کس کے فائدے کے لئے ہے۔

Let it go to the Standing Committee.

Mr. Chairman: So, it is not being opposed. I will put it to the vote.

It has been moved by Syed Iqbal Haider and Mian Alam Ali Laleka that the Agricultural Pesticides (Amendment) Bill, 1992, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned.

(The motion was adopted).

Mr. Chairman: The matter stands referred to the Standing Committee with the unanimous vote of the House.

Next No. 7, Ch. Shujaat Hussain Sahib.

The Passport (Amendment) Bill, 1992.

Ch. Shujaat Hussain: I beg to move—

> "that the Bill further to amend the Passport Act, 1974 [The Passport (Amendment) Bill, 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Mr. Chairman: It has been moved—

> "that the Bill further to amend the Passport Act, 1974 [The Passport (Amendment) Bill, 1992], as passed by the National Assembly be taken into consideration."

Please explain what is it?

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہوں گا یہ

بالکل بہتری کی طرف ایک قدم ہے کیونکہ اس سے پہلے حکومت کے پاس یہ اختیارات تھے کہ وہ جس کا بھی چاہے۔ پاسپورٹ ضبط کرے اور چار ماہ کے اندر اس کے لئے ضروری تھا کہ نوٹس جاری کرے اور بتائے کہ اس کا پاسپورٹ کیوں ضبط کیا گیا ہے ان چار ماہ کو کم کر کے ہم پندرہ دن کر رہے ہیں کہ پندرہ دن کے اندر اندر حکومت کے لئے لازم ہو گا کہ وہ اس شخص کو بتائے کہ اس کا پاسپورٹ کس بناء کے اوپر ضبط کیا جا رہا ہے جناب والا یہ ایک بہتری کی طرف قدم ہے میں معزز سینٹرز حضرات سے اور اپوزیشن سے بھی یہی گزارش کروں گا کہ اسے پاس کیا جائے۔

جناب چیئرمین : اس پر بھی اقبال حیدر صاحب کی ایک امنڈمنٹ ہے اقبال حیدر صاحب ذرا امنڈمنٹ موو کریں۔

Syed Iqbal Haider: I move Sir,

> "that the Passport (Amendment) Bill 1992, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned.
>
> Sir, my reasons and grounds in support of my plea is
>
> *(Interruption)*

جناب چیئرمین : سٹینڈنگ کمیٹی کی refering کو oppose کر رہے ہیں یا نہیں۔ آپ بتائیں ناں کہ کیا وجوہات ہیں۔

Syed Iqbal Haider: First of all, Sir, the ground has been stated on the basis of a judgement of the Shariat Court and, in all fairness, I do recall that the Federal Shariat Court did not authorise confiscation of the passport without issuance of a prior notice and this is a question of fundamental rights. Secondly, maxim of law that nobody can be treated to his disadvantage without giving him an opportunity of being heard. This law which is proposed, provides and gives an arbitrary authority to the Immigration Department to confiscate my passport without even giving a prior notice, without even showing any reason and it is in conflict with the Constitution, itself.

Mr. Chairman: So, you are opposing it.

Syed Iqbal Haider: I strongly oppose this legislation.

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب والا جو انہوں نے دیا ہے.....

چوہدری عبدالغفور : پوائنٹ آف آرڈر' میں عرض کروں گا کہ اس ہاؤس کو کسی رول کے تحت چلانا پڑے گا موور کو تو اجازت ہے کہ وہ amendment move کرے اور اس پر اظہار خیال کرے اور منسٹر متعلقہ اس کا جواب دے اس کے بعد ہاؤس کو put کیا جائے۔

ہر آدمی اس پر بولنا شروع کر دے۔

جناب چیئرمین : کوائٹ رائٹ۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا جو اقبال حیدر صاحب نے کہا ہے اس سلسلے میں میں یہ کہوں گا کہ اگر یہ پاس نہ ہو تو حکومت کے پاس تو اختیارات پہلے ہی ہیں کہ وہ چار ماہ تک delay کر سکتی ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن جو پاس کیا جا رہا ہے وہ چار ماہ سے کم کر کے پندرہ دن کیا جا رہا ہے اس لئے جناب والا میں تو چاہوں گا کہ یہ بہتری کی طرف ہے۔

Mr. Chairman: So, I will put it to the vote of the House.

اس پر ڈسکشن نہیں ہوتی۔ موور کی ہوتی ہے جواب آ گیا ہے۔

جناب شہزاد گل : اسی سلسلے میں ہے کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس چلا جائے کیونکہ یہ ہے فیڈرل شریعت کورٹ کے ججمنٹ کے مطابق.....

جناب چیئرمین : میں اسی لئے ووٹنگ کرا رہا ہوں اور آپ ہی کو ریفر ہو رہا ہے۔

جناب شہزاد گل : یعنی vote سے پہلے یہ تسلیم کر لیں تا کہ ممبران کو ان ججمینٹس کے پڑھنے کا تو موقع ملے۔ کہ واقعی وہاں اس طرح ہے۔ بغیر کسی نوٹس کے نہ تو پاسپورٹ impound کیا جا سکتا ہے اور نہ confiscate کیا جا سکتا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا' کیا کوئی law جو natural justice کے خلاف ہو کیا ہم اس کو پاس کریں گے۔

جناب چیئرمین : دیکھیں' پاس کرنے کا اسٹیج تو علیحدہ ہے' اس وقت تو یہ موو ہو

رہی ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے' جس وقت یہ بل آئے گا اس وقت اس پر discussion ہوگی' اس پر آپ amendment move کر سکتے ہیں' اس وقت تو یہ move ہے

It has been moved by Syed Iqbal Haider:

> "that the Passport Amendment Bill 1992, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned."

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین نے چیلنج کیا اور ڈویژن کا مطالبہ کیا)

Mr. Chairman: All those in favour may stand on their seats.

(After Division)

So the amendment stands defeated.

اب پاسپورٹ ایکٹ کے بارے میں آپ کچھ کہنا چاہیں گے' جی فرمائیے۔

سید اقبال حیدر: پاسپورٹ ایکٹ کے اوپر ہمارے چوہدری صاحب نے ترمیم اس انداز میں دی ہے کہ جیسے لگتا ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ تاحیات اقتدار میں رہیں گے۔ میری نظر میں یہ ترمیم ایک کالے قانون کا درجہ رکھتی ہے کسی بھی شخص کو دی گئی مراعات واپس لینے کا حکومت کو حق حاصل نہیں ہے جب تک اس کو پہلے سے متنبہ نہ کر دے یا نوٹس نہ دیں اور ان کو وجوہات نہ بتائی جائیں کہ جناب ان وجوہات کی بنا پر یہ مراعات آپ سے واپس لی جاتی ہیں۔ یہ قانون یا بل جو آج موو کیا گیا ہے' اس میں یہ پرویژن جو ہے یہ بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرتی ہے بنیادی قوانین کی maxims کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ہمارے آئین کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ That no person shall be condemned unheard, is a basic point of law which cannot be denied by any person who belives in rule of law. And for this reason Sir I oppose this whole Bill, there is only one amendment, I could I did not give amendment otherwise because my amendment whould have been deleted this clause and that is not permissible under the rule. Therefore I did not prepare any draft for such amendment but we are opposing the basic Bill, for this very primary reason and I request Ch. Sahib that please do not give us such a liver because we are coming in power next month and

you will be sitting in the opposition and do not give us the liverage to stop you from going abroad at the Airport and running away.

جناب چیئرمین : اب اگلے مہینے کی کوئی تاریخ بھی دے دیں۔

(قہقہے)

گورنمنٹ سائیڈ سے کوئی اس پر بولنا چاہے گا.....

(مداخلت)

جناب اعجاز علی خان جتوئی : میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جی'

جناب اعجاز علی خان جتوئی : میں عرض کرنا چاہتا ہوں ہم چونکہ power struggle میں نہیں ہیں اس لئے کوئی تاریخ نہیں دے سکتے کہ اگلے مہینے پاور میں آئیں گے یا نہیں لیکن تاریخ کی تھوڑی background بتاتا ہوں.....

جناب چیئرمین : یعنی انہوں نے اگست کی تاریخ دی ہے'

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب جو بھی ہے' whatever it is یہ ان کو پتہ ہو گا۔ تاہم ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں اور نہ ہی ہم یہاں چیلنج کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں' ہم تو نظام چینج کرنے کی بات کرتے ہیں۔ ہم جناب چیئرمین یہ کہتے ہیں کہ ہم اگر تاریخ کا تھوڑا موازنہ کریں کہ آج جو ہمارے دوست وہاں بیٹھے ہوئے ہیں' وہ کل ادھر ہمارے ساتھ تھے' پہلے کچھ لوگ وہاں تھے اور آج ہمارے ساتھ ہیں۔ جن لوگوں نے لاز بنوائے ان کے اوپر ہی خدا کے فضل سے استعمال کئے گئے ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ ذرا ٹھنڈے ذہن سے سوچیں کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ بہت جلد' بہت قریب ہی یہاں سے دفع ہو رہے ہیں.....

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ لفظ "دفع" Unparliamentary ہے میرے خیال میں.....

جناب اعجاز علی خان جتوئی : میں اسے واپس لیتا ہوں۔

جناب عالم علی لالیکا : لفظ "دفع" غیر جمہوری ہے۔

جناب چیئرمین : وہ انہوں نے واپس لے لیا ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : میں نے یہ واپس لے لیا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ آپ رخصت ہو رہے ہیں' میری اردو خراب ہے' میں جو اردو بول رہا ہوں مشکل سے بول رہا ہوں لیکن اقبال حیدر سندھی نہیں بول سکتا۔ جناب' میں نے واپس لے لیا ہے۔

جناب چیئرمین : اعجاز صاحب' آپ دیکھیں' آپ کی mother tongue سندھی ہے' جو کہ بہت ہی polite language ہے۔

(قہقہے)

جناب اعجاز علی خان جتوئی : میں نے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ چونکہ یہ میری mother tongue نہیں ہے۔ تو ہم ایسے کہتے ہیں کہ آپ جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : سندھی میں کیسے کہیں گے۔

جناب اعجاز علی جتوئی : رخصت ہو رہے ہیں۔ ..... تو میں عرض کر رہا ہوں کہ کل کے لئے آپ یہ قانون ایک لائسنس کی شکل میں دے رہے ہیں فیڈرل گورنمنٹ کو' ایک punishment پہلے کے لئے ہو جائے نوٹس اس کا بعد میں پڑے گا۔ کسی آدمی کو آپ نے پھانسی دینی ہے تو اس کو کم از کم یہ حق ہے کہ اسے پہلے بتانا چاہئے یعنی آپ نے تو اس قانون کو اس طرح سے رکھا ہے کہ جس کی مرضی چاہئے وہ اس کا پاسپورٹ واپس لے لے اور اس کا جو بنیادی حق ہے As a citizen of Pakistan وہ اس کا ایک منٹ میں ختم کر دیں اور اس کے بعد فیڈرل گورنمنٹ چار مہینے تک implement کر کے رکھے۔

جناب چیئرمین : دیکھیں' بات یہ ہے کہ اس سے بالکل ہمارے fundamental right hit ہو رہے ہیں اور اگر یہ بل پاس ہو گا تو Constitutional violation ہو گی' میں treasury benches کو request کرتا ہوں کہ خدا کے لئے اس بات پر آپ سوچیں' ایسا نہ ہو کہ کل آپ کے پاسپورٹ بھی ضبط ہوں۔ مجھے یاد ہے جناب چیئرمین' یہ ہاؤس 87 ممبر کا تھا' جونیجو صاحب کے وقت میں ہم تین ممبر' جاوید جبار' طارق چوہدری صاحب' اور میں تھے باقی ہاؤس سارا مسلم لیگ کا تھا۔ اس طرح کی یہ Composition تھی' جب ہم کوئی اس طرح کی بات کرتے تھے تو ہماری بات نہیں مانی جاتی تھی جب ان کی گورنمنٹ ختم ہوئی تو یہ بھی یاد ہے کہ ان movers میں سے جنہوں نے یہاں condemnation کا ریزولیوشن لایا تھا' اسی ہاؤس میں سے مسلم لیگ کے ممبر کم تھے' 87 میں سے مسلم لیگ

کے لوگ بہت کم تھے' ہوتی صاحب یہاں بیٹھے ہیں' صرف ہم movers تھے' ہم نے یہ موو کیا تھا کہ ہم جنرل ضیاالحق کو condemn کرتے ہیں جنہوں نے جنرل اسمبلی توڑی ہے۔

جناب محمد علی خان : ہم نے آپ کو سپورٹ کیا تھا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : آپ نے سپورٹ کیا تھا لیکن movers ہم تھے۔ کل پھر ہم آپ کے لئے موورز ہوں گے on your behalf جب آپ کی لٹکائی جائے گی پھانسیوں پر' ہم آپ کے لئے موورز ہوں گے۔ خدا کے لئے اس میں آپ جلدی نہیں کریں اتنی' ہمیں پتہ ہے کہ آپ کے پاس ٹائم بہت کم ہے۔ اب پرابلم یہ ہے کہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم رہیں گے' ابھی ہم نے کہا ہے کہ ایگر کلچر پالیسی پر بات کریں تو اگلے دو مہینے کے لئے کہہ دیا' پسٹیسائڈ پر بات کرنے کے لئے کہا تو اگلے دو مہینے کے لئے کہہ دیا..... اب آپ ان دو مہینوں تک تو نہیں ہوں گے لیکن کوئی اور تو ہو گا تو جو ہو گا وہ لے آئے گا۔ یہ ہاؤس تو ہو گا' democratic پراسس تو ہو گا' آپ نہیں ہوں گے' میں بالکل آپ کو حلفیہ کہتا ہوں کہ آپ نہیں ہوں گے کیونکہ ہم نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ آپ خود کہہ رہے ہیں کیونکہ آپ اپنے وزن میں خود ڈوب رہے ہیں تو اس لئے جناب چیئرمین' میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ٹھنڈے ذہن کے ساتھ consider کیا جائے اور اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ یہ گورنمنٹ اپنا بھلا خود نہیں چاہتی ہے۔

جناب چیئرمین : چوہدری عبدالغفور'

چوہدری عبدالغفور : یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ابھی تک اس ایکٹ کی روح کو سمجھا نہیں گیا اب تک جو گورنمنٹ کی پالیسی رہی ہے۔ اب تک '.....Leave it aside whatever is being discussed in the house. اس کو آپ پاس نہ کریں تو اب لا کیا ہے' Law یہ ہے کہ گورنمنٹ چار مہینے تک کسی کا پاسپورٹ جب چاہے سسپنڈ کر سکتی ہے اور اس کے مطابق ترمیم یہ کی جا رہی ہے کہ جس کا پاسپورٹ in generality اور اس میں جناب exception اور exceptions are here under the جنرل لا law یہ لگتا ہے جواب ہم لاء بنانے جا رہے ہیں کہ generaly law

Every body shall be offorded an opportunity of being heard before his passport is cancelled or suspended. That is the general laws which is now being provided but exception is there situation.

کہ ملک میں جناب والا' situation کو آپ over rule نہیں کر سکتے کہ گورنمنٹ کو کسی وقت ضرورت پڑ سکتی ہے کہ ملک کا کوئی دشمن' کوئی ایسا آدمی جو کہ anti state element ہے جس کو پابند کرنا ہے' جس کو روکنا ملک میں بہت ضروری ہے' اس کو اگر آپ opportunity afford کر کے دو ہفتے کا نوٹس دینے کے بعد کچھ نہیں کہہ سکیں گے تو وہ اگر اس دوران باہر چلا جائے یا جس طرح مرضی چلا جائے اور اس کا پاسپورٹ بحال رہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کون سی عقلمندی ہے اور دانشمندی ہے..... یہ صرف exceptional کیسز میں ہو گا' otherwise جنرل لا یہ ہو گا کہ جب کسی کا پاسپورٹ suspend یا معطل کرنا مقصود ہو گا اس کو نوٹس دیا جائے گا لیکن گورنمنٹ انڈر دی fundamental اور And this can be subject to Law regulate لاء کرے گی rights کے تحت یہ ہے کہ اگر آپ Constitution کا آرٹیکل 4 دیکھیں۔ To enjoy

the protection of Law and to be treated in accordance with law is the inalienable right of every citizen. Wherever he may be and everyother person for the time being within Pakistan in particular no action determental to the life liberty *vide* a reputation of property of any person shall be taken except in accordance with law. Still that can be regulated in accordance with law کہ اس میں جنرل بھی ہے کہ جب کسی کا پاسپورٹ ضبط کرنا مطلوب ہو گا تو ہم اس کو روک لیں گے۔ اور جناب جب کسی کو فوری طور پر روکنا مقصود ہو گا آپ دیکھیں کہ جناب پہلے اس کو نوٹس دیتے رہے اس کے باوجود دو ہفتے کی بات ہے کہ جس کو فوری طور پر گورنمنٹ کو suspend کرنا ضروری ہے۔ تو اس کو آرڈر کرنے کے بعد again It has been made chair and provided under اس کا بھی نوٹس لیا جائے گا کہ آپ کا یہ suspend کیا ہے آپ بتائیں this law that کہ اسے کیوں نہ suspend رکھا جائے گا اس کو بھی موقع فراہم کیا گیا ہے لیکن اگر یہ پاور آپ گورنمنٹ کو نہیں دیں گے Government must have this power تو میرے خیال میں موجودہ یا غیر موجودہ یہ توسطی لحاظ سے موجود ہے اس لئے اب تو موقع دیا جا رہا ہے اور پھر exceptional cases میں گورنمنٹ اپنے پاس یہ power رکھ رہی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ There is nothing against the Constitutional

right, nothing against the Constitution, this is just according to the Constitutional provisional of the Law.

جناب چیئرمین : شکریہ جی جناب یحییٰ بختیار صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir the honourable Minister has pointed out that already the law is that a person's passport could be impounded and he will be given notice within four months now we have changed it and we make it two weaks as I understand.

"دیتے ہیں سرور اول' لاتے ہیں شراب آخر"

I will go to the Airport, I will be all ready to go. If I am arrested before hand why impound my passport? Sir you know very well, supreme court has had repeatedly held that the principle of the natural justice should be read in every law of the land. Nobody should be condemned unheard. Here they say we will condemn you first and now within two weaks we will give you notice. It will be too late Sir, it will be too late and I may have an urgent work to go abroad, I may have to go urgently I may be sick and ill but you are going to stop me, not you or Secretary, Secretary is very important person. Some minor try in the administration, immigration department will stop you at the Airport and you get the order so later after two weeks or so. Please do not do it. This is against the principle of natural justice and against the law, supreme Court repeatedly held principle of natural justice should be considered a past of every law of the land. If you want I can quote the authority on that. So this is against the law itself which you are bringing. It was wrong before, it does not make any difference to say that you made two weeks from four months. So please I will request you that if the person is the enemy of state you can deal with him because several laws are there. You take him to the court and try but this is no reason that he is enemy of state therefore we want to impound the passport. This is basic right of everyone to have his passport to say within the country or go out of the country. Thank you Sir.

Mr. Chairman: Yes Gul Sahib.

جناب شہزاد گل : جناب والا اس بل کے statements of objects and reasons میں ہے کہ یہ بل فیڈرل شریعت کوٹ اور Shariat Appelate court of سپریم کورٹ کے directive کے مطابق لایا جا رہا ہے۔ اب اس directive میں کیا ہے وہ ہمیں معلوم نہیں ہے۔ اگر یہ بل مجلس قائمہ میں چلا جائے۔

جناب چیئرمین : وہ تو reject ہو چکی ہے نا۔

جناب شہزاد گل : اب بھی ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین : اب نہیں ہو سکتا۔ آپ بحث کر لیں جو آپ کا نقطہ نظر ہے وہ بیان کر دیں۔

جناب شہزاد گل : اب دیکھنا یہ ہے کہ فیڈرل شریعت کورٹ نے جو رولنگ دی ہے وہ یہ ہے کہ پاسپورٹ ایکٹ میں پروژن ہے کہ سیکشن 8 'against the injunctions of Islam' ہے۔ اور انہوں نے directive یہ دی کہ اسے اسلام کے مطابق بنایا جائے۔ اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ اسلام کے مطابق بنا ہے یا نہیں۔ اب اسلام اور قانون میں کسی کا پاسپورٹ ضبط کرنا جائز نہیں ہے۔ کوئی بھی شخص بلاضرورت باہر نہیں جائے گا ضرورت کے تحت ہی جاتا ہے جو بھی ہو جب جائے گا تو اس کا پاسپورٹ ائرپورٹ پر ضبط کر لیا جائے گا۔ سیکرٹری کا آرڈر آئے گا کہ آپ نہیں جا سکتے تو پاسپورٹ وہ لے لے گا۔ تو 2 ہفتے کا اس کو وقت دیا گیا ہے چار مہینے کے بجائے یہ ٹھیک ہے لیکن اس کے سفر کا مقصد تو فوت ہو جائے گا ناں۔ تو اس طرح کے اختیارات گورنمنٹ کے پاس آ جانے سے یہ انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہیں۔ پھر یہ بھی ہے کہ سیکرٹری کسی دوسرے شخص کو اختیارات تفویض بھی کر سکتا ہے تو یہ بھی پتہ نہیں کہ وہ جائز استعمال کرے گا یا نہیں۔ اسی طرح اس میں زیادتیوں اور ناانصافیوں کی کافی گنجائش ہے اور یہ بل ان جمنٹ کے تقاضے بھی پورے نہیں کرتا اس لئے اسے منظور نہ کیا جائے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! ہم جب قانون بناتے ہیں ہم جب elected ہیں اور elect ہو کر آتے ہیں ہمارا کام یہ ہوتا ہے کہ ہم اس ملک کے شہریوں کے حقوق کا خیال رکھیں یہ ہمارا بنیادی نکتہ ہوتا ہے لیکن اگر ہم بنیادی حقوق کو پامال کریں اور جس طرح معزز بزرگ نے کہا کہ Natural justice کو پامال کریں تو میں نہیں سمجھتا کہ جناب والا اس کے کوئی اچھے اثرات ہوں گے۔

جناب چیئرمین : آپ کو یاد ہے کہ انہی ایوانوں میں مرضی کے مطابق آئین اور قانون بنائے گئے۔ اور اس میں آپ نے یہ دیکھا کہ وہی قانون جو ہے وہ لوگوں کے گلے پڑ گیا۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ لیکن میرے خیال میں میرے بہت سے معزز ارکان کو معلوم ہے اس قسم کے قانون جو پہلے بنائے گئے جناب والا سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم یہاں پر بیٹھ کر Black laws کو یا ایسے قوانین کو بنائیں جن سے بنیادی

حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے کیا ہمیں یہ زیب دیتا ہے؟ اس ملک میں بدقسمتی یہ ہے کہ جو بھی برسراقتدار آتا ہے وہ وقتی طور پر ایسے قوانین بنا دیتا ہے جو اس کے اغراض و مقاصد کو وقتی طور پر پورا کر دیتے ہیں لیکن اگر وہ ایک یا دو سال ذرا آگے کی طرف دیکھے تو اس کی سمجھ میں بات آجائے گی کہ اگر یہ قانون میں نہ بناتا تو شاید میرے سامنے یہ مشکلات نہ آتے۔ میں نہ دو نہ چار مہینے کا ٹائم دیتا ہوں اس لئے کہ جو دوسرے بھی آئیں گے وہ بہتر نہیں ہیں سب ایک جیسے ہیں۔ لیکن سوال یہاں پیدا ہوتا ہے کہ ہمارا کام صرف یہ ہو کہ ہم صرف Black laws کو protect کریں میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ خراب مثال ہم پیش نہیں کر سکتے۔

جناب عالم علی لالیکا: جناب چیئرمین! میں اس بارے میں بالکل واضح اور صاف ہوں اور بڑی صاف سی بات ہے میں حیران ہوں کہ چھوٹی سی بات کا افسانہ کیوں بنا دیا گیا یہ بل لایا گیا ہے فیڈرل شریعت کورٹ اور شریعت اپیلیٹ بینچ آف سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات کی تعمیل کے سلسلے میں' اب وہاں یہ سب باتیں examine کی جاتی ہیں وہاں جملاء نہیں بیٹھے ہوئے وہاں وکلاء بحث کرتے ہیں اور میں حیران ہوں کہ ملک کی اعلیٰ ترین عدالتوں کے کئے ہوئے فیصلے یہ وکلاء ہی نقطہ چینیاں نکال رہے ہیں۔ میں نہ تو وکیل ہوں اور نہ قانون جانتا ہوں اور نہ اس سے اتنی واقفیت ہے البتہ یہ ضرور جانتا ہوں کہ فیڈرل شریعت کورٹ اور شریعت اپیلیٹ بینچ آف سپریم کورٹ آف پاکستان دو ایسے ادارے ہیں جو ملک کے اعلیٰ ترین ذہن رکھنے والے لوگوں پہ مشتمل ہیں دوسری بات یہ کہی جاتی ہے کہ condemned unheard اب میں حیران ہوں کہ اس کے statements and But an opportunity to show cause against لکھا ہوا ہے clearly میں objects the order shall be affected to the person to whom the order relate.

اب بات صرف یہ ہے کہ سندھ آپریشن ہو رہا ہے۔ سندھ آپریشن میں کئی لوگ غائب ہو چکے ہیں باوجودیکہ M.Q.M. والے بھی کہتے ہیں کہ یہاں احتساب ہونا pergation ہونی چاہئے پی پی پی والے بھی کہتے ہیں اور تمام پارٹیاں وہاں کہتی ہیں کہ یہ کام ہونا چاہئے لیکن چونکہ ایسی پابندی کوئی نہیں ہے اس لئے لوگ وہاں سے نکل گئے غائب ہو گئے اب بات خواہ مخواہ آکر اٹک گئی ہے for a period of four months, not exceeding four

months. یہ کون سی ایسی بات ہے جو ہمارے لئے سوہان روح بنی ہوئی ہے۔ ہمیں
everything remaining the same اس پہ بلاوجہ اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔
صرف period of four months کا ذکر ہے اور امنڈمنٹ انہوں نے یہ کی ہے
if it is necessary in the opinion of the Secretary or such other officer take immediate action
اب immediate action کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ سندھ میں immediate action کی ضرورت تھی۔ اگر یہ پاسپورٹ ایکٹ لاگو ہوتا تو سیکرٹری فوراً ان کے پاسپورٹ ضبط کر دیتا اور وہ لوگ بھاگ نہ سکتے۔ جناب والا بڑی جائز بات ہے' بڑی legitimate بات ہے۔ فیڈرل شریعت کورٹ کے احکامات کی تعمیل ہے' سپریم کورٹ کے اپیلیٹ بینچ کی تعمیل ہے۔

Syed Abdullah Shah: Sir, experience has shown that unguided, unbridled discretion given to any government, given to any executive authority has always been abused. We are against this amendment only on that account but here a Secretary of a government is being given a blind authority to cancell anybody's passport and then afterwards he can also call his explanation or give show cause notice. So Sir, my submission would be that if the fear is that people with passports can run away and the government can't catch them unless these passports are cancelled, what about the exit control list that the government maintains if they have got the knowledge about any person's anti state activities or he is involved in other nefarious works against the integrity of the State; they can certainly put a ban on his exit. Those people already have gotten multifarious passports and the Ministry of Interior has not been able to control the issuance of bogus passports or even false identity cards. So Sir, this is not the cure which they are trying to seek, this will be abused and only the law abiding citizens will be made the victims and again I will not repeat that this provision of law is against the principles of natural justice which are recognized by our courts and, therefore, it will be otherwise even struck down under the Constitution. Thank you.

جناب چیئرمین : حافظ سیین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین صاحب یہاں پر انہوں نے وفاقی شریعت کورٹ کے فیصلے کا حوالہ دیا ہے تو اس کی تفصیلات تو ہمارے پاس نہیں ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے جو بھی آمرانہ اقدام یہاں کیا جاتا ہے تو اسلام اور شریعت کی آڑ میں ہے۔ جہاں تک اسلام اور

شریعت کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اسلام میں جغرافیائی سرحدیں نہیں ہیں بلکہ وہاں پر نظریاتی سرحدیں ہیں اور اگر اس کا حوالہ دیا جائے تو پھر تمام اسلامی ممالک کے لئے جو پاسپورٹ ایکٹ اور ویزہ کی جو صورت حال ہے وہ تمام غیر اسلامی کہلاتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف ہم وفاقی شریعت عدالت کی آڑ لے لیتے ہیں لیکن اگر وفاقی شرعی عدالت سود کے متعلق فیصلہ دیتی ہے تو یہی حکومت اس کو وہاں پر جا کر چیلنج کرتی ہے۔

(مداخلت)

حافظ حسین احمد : نہیں غلط بات نہیں ہے۔ آن دی ریکارڈ ہے کہ وزیر قانون کہتے ہیں کہ غلط بات کو چیلنج کیا جاتا ہے تو وہ غلط بات وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو انہوں نے چیلنج کیا ہے۔ جس کو پہلے آصف علی صاحب غلط کہتے رہے اور اب وزیر قانون صاحب نے اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے غلط کہا ہے کہ وفاقی شرعی عدالت نے غلط فیصلہ کیا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کو آپ روکنا چاہتے ہیں اس کو وزارت داخلہ خود ایک فہرست فراہم کرتی ہے اور ائرپورٹ پر بھی اسے روک سکتے ہیں اور بدقسمتی سے بعض اپوزیشن لیڈروں کو تو منت سماجت کر کے ملک چھوڑنے کی پیشکش کرتے ہیں کہ جناب آپ ملک چھوڑیں تو آپ کی جان چھوڑیں گے۔ جن کو روکنا چاہتے ہیں تو ان کو روک سکتے ہیں اور جن کو منت سماجت کر کے بھیجنا چاہتے ہیں وہ بھیج سکتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں جو وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ ہے اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کے سپرد کیا جائے۔ اگر واقعی یہ اسلامی ہے تو اس کی رپورٹ آنے پر یہ قانون سازی کی جائے۔

جناب چیئرمین : لاء منسٹر صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

چوہدری عبدالغفور : جناب یہاں غلط تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بات یہ ہو رہی تھی کہ اسلام یہ کہتا ہے کہ کوئی ایکشن لینے سے پہلے اس کا نوٹس لیا جانا ضروری ہے۔ یہ بھی کہتا ہے کہ ہر فیصلے کے خلاف' کانسٹی ٹیوشن بھی کہتا ہے کہ اس کے خلاف اپیل بھی ہو سکتی ہے۔ یہاں نہ تو کوئی سود کا مسئلہ زیر بحث ہے اور نہ سود کے متعلق بات ہو رہی ہے۔ مولانا صاحب نے یا حافظ صاحب نے غلط رنگ دینے کے لئے کہ صرف اخبارات کی زینت بننے کے لئے یہ بات کہی گئی ہے کہ یہ بات سود کی زد میں لے آئے ہیں۔ میں نے اس ایکٹ کے بارے میں بات کی ہے کہ جو بات غلط سمجھی جاتی ہے اس کی اپیل ہوتی ہے اور اپیل

کا حق قانون نے دیا ہے۔ فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے خلاف بھی اپیل ہو سکتی ہے اور اس میں بھی اپیل ہوئی۔

جناب چیئرمین : وہاں پر بھی سپریم کورٹ کا شریعت بینچ ہے۔

چوہدری عبدالغفور : سپریم کورٹ کا شریعت بینچ ہے اور وہ سنتا ہے۔ اس لئے اپیل دائر کرنا بجائے خود تو اسلام کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ اپیل دائر ہو سکتی ہے اور اپیلیٹ کورٹ کو یہ اختیار ہے کہ مزید اس پر اپنا فیصلہ دے۔

جناب چیئرمین : Interior Minister صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا اس سلسلے میں میں مزید یہ وضاحت کروں گا کہ جب اپیل ہوئی تو سپریم کورٹ نے بھی دو ہفتے کا period دیا۔ اس لئے اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے کی جا رہی جو قانون سے اور آئین سے ہٹ کے کی جا رہی ہے۔ لیکن میں دو چیزوں کا جواب ضرور دوں گا۔ جناب والا جہاں تک اقبال حیدر صاحب نے دو ہفتے کا ذکر کیا ہے تو ان کے پاس تو چار مہینے کے اختیارات تھے جب ان کی حکومت تھی۔ تو ہم دو ہفتے صبر کر لیں گے اگر کوئی اس طرح معاملہ آیا جیسے کہ وہ کہہ رہے ہیں۔ جتوئی صاحب نے جو دفع ہونے کا ذکر کیا ہے تو میں صرف اس میں ایک چیز کا اضافہ کرنا چاہوں گا کہ کیا یہ دفع کا لفظ ان کے بھائی جو وزیر ہیں ان کے لئے بھی لاگو ہو گا کہ نہیں ہو گا۔ یہ ضرور ذرا وضاحت کر دیں تا کہ ان کے بھائی جو ہیں وہ بھی ہماری حکومت میں وزیر ہیں۔ اس چیز کی بھی ذرا وضاحت ہو جائے۔ میں جناب والا اب یہی گزارش کروں گا کہ اسے پاس کیا جائے۔ یہ بہتری کی طرف ایک قدم ہے۔ اس کو مخالفت برائے مخالفت نہ سمجھا جائے۔

Mr. Chairman: So I will put it now. It has been moved by Ch. Shujaat Hussain the Minister for Interior that the Bill further to amend the Passport Act, 1974 [The Passport (Amendment) Bill, 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(the motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion is adopted.

میرے خیال میں اس بل میں کوئی amendment نہیں ہے۔

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: Point or order Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Mr. Aijaz Jatoi on a point of order.

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: Sir there is no quorum in the House.

Mr. Chairman: There is no quorum! Please count.

جناب چیئرمین : میرے خیال میں کورم ہے جی۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : منسٹر صاحبان کو نہ گنیں۔

جناب چیئرمین : سینٹرز گنے ہیں جی۔ جتوئی صاحب آپ بھی گن لیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : انیس ہیں جناب۔ میں نے گنے ہیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک طرح گنتے ہیں جی۔ میرے خیال میں جو سینٹر حضرات ہیں کھڑے ہو جائیں تو ذرا گننے میں آسانی ہو جائے گی۔ انور سیف اللہ تو سینٹر ہیں ناں۔ جتوئی صاحب اب گن لیتے ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب بیس ہیں۔

جناب چیئرمین : میں خود گنتا ہوں۔ اکیس ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : آپ کیسے ہیں جناب۔

جناب چیئرمین : بھائی میں ہاؤس کا ممبر ہوں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب یہ نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین : کس طرح۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : دیکھیں پھر ایک problem کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : نہیں نہیں اس کو بحث کر لیتے ہیں۔ "

جناب اعجاز علی خان جتوئی : آپ participate نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین : مجھے بتائیں کیسے نہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب اکیس ہیں لیکن بائیس کا کورم بنتا ہے۔

جناب چیئرمین بائیس سے بنتا ہے لیکن آپ مجھے بتائیں کہ آپ مجھے کیوں count نہیں کرتے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : اپ مجھے بتائیں کہ آپ کس رول کے تحت count ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : مجھے بتائیں میں ممبر نہیں ہوں ہاؤس کا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : آپ as a چیئرمین بیٹھے ہیں۔ آپ جج ہیں اس وقت آپ نہیں دیں گے۔ کورم اکیس کا ہے۔ illegally چلائیں تو اور بات ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں اس میں مجھے بتائیں ناں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کیسے۔ آپ 87 کا 1/4 لیتے ہیں۔ ایٹ سیون میں بھی شامل ہوں۔ میں اس ہاؤس میں [illegible] ہوں کیونکہ میں ہاؤس کا ممبر ہوں۔ تو مجھے آپ کیوں نہیں شامل کرتے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : نہیں آپ اس وقت چیئرمین ہیں۔ آپ ووٹ کر سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین : جی اگر آپ divided equal ہو جائیں تو ووٹ کر سکتا ہوں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : نہیں کورم کے معاملے پہ آپ اس وقت count نہیں ہو سکتے۔

(مداخلت)

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب بات یہ ہے کہ آپ مجھ سے زیادہ اچھے قانون دان ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ کس رول کے تحت آپ اس وقت کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین : دیکھئے یہ بڑی serious بات ہے۔ یہ چھوٹی بات نہیں ہے کہ should the Presiding Officer be counted when the question of quorum arises.

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جب ایوان میں ڈویژن ہوتی ہے تو دونوں اطراف سے برابر کے ووٹ آتے ہیں۔

جناب چیئرمین : جتوئی صاحب اس میں دیکھ لیتے ہیں۔ میں جلدی فیصلہ نہیں کروں گا۔ یہ قانون کی بات ہے۔

(Interruption)

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب میں ایک بات عرض کروں گا۔ جب ایوان کی ڈویژن ہوتی ہے جب دونوں اطراف سے برابر کی ووٹ ریکارڈ ہوتی ہیں اس وقت چیئرمین ووٹ دیتا ہے۔ حالانکہ آپ کی جو پوزیشن ہے اس سے بالا ہے۔

جناب چیئرمین : میں یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب سینٹ کے چیئرمین اور نیشنل اسمبلی کے سپیکر کی پارٹی پوزیشن نہیں رہتی ہے۔

Mr. Chairman: I agree with you.

جناب اعجاز علی خان جتوئی : آپ کی پارٹی پوزیشن نہیں رہتی ہے۔ ہاؤس کی ڈویژن میں جب participate کرنے لگتے ہیں تو پھر آپ کو بھی کسی سائیڈ پر جانا پڑے گا۔ آپ پارٹی سے بالا ہیں۔

جناب چیئرمین : کورم کے معاملے میں مجھے کسی سائیڈ پر نہیں جانا ہوتا۔ سوال یہ ہے۔ it is a serious question میں اس پر فیصلہ نہیں کرنا چاہتا۔ serious question unless I hear everybody یہ ہے کہ مجھے کسی طرف نہیں جانا ہوتا کورم کا مطلب یہ ہے کہ ایوان میں بائیس آدمی موجود ہیں یا نہیں ہیں۔ that is the question اس میں سائیڈوں کی بات نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : جتوئی صاحب دیکھئے یہ question بار بار آئے گا۔

I am not deciding this question, I want to hear Yahya Bakhtiar also on it

کہ بھئی ہے کہ نہیں تاکہ آئندہ کے لئے یہ طے ہو جائے۔ اس وقت اسے نہیں کرتے۔ اس وقت تو میرے خیال میں اور بھی ممبران آ گئے ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جی ہاں اب تو آ گئے ہیں۔ معذرت سے کہنا چاہتا ہوں کہ چھ دفعہ کو گنتی کرائی ہے۔ انیس گنے گئے۔ پھر دوبارہ گنے گئے۔ جناب معذرت کے ساتھ۔ پارلیمنٹ کا ہمیں بھی تھوڑا بہت تجربہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کی

مثال ہم نے بھی پہلے نہیں دیکھی۔ چھ دفعہ گنا جائے کہ کھڑے ہو جاؤ۔

(مداخلت)

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب میں عرض کروں۔ نہ یہ اسلامی رہے ہیں نہ جمہوری رہے ہیں نہ اتحاد رہا ہے۔ یہ ہے اسلام in jeopardy اطاعت تو کرتے رہیں۔

جناب چیئرمین : آپ مجھے یہ بتائیں کہ Do you now agree that the House is in quorum.

Mr. Chairman: It is in quorum, so I can proceed.

چوہدری عبدالغفور : Sir, I am on a Point of order

یہ بات بڑی قابل افسوس ہے کہ اس ایوان میں کچھ عرصہ سے یہ tendency ہے کہ جو ممبر بھی کھڑا ہو کر کہے۔ چاہے چیئرمین صاحب کی بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ نہ ان کا فیصلہ ماننے کے لئے تیار ہے خاص کر میرے فاضل دوست جتوئی صاحب کے عمل میں یہ آ چکا ہے کہ وہ کھڑے رہیں گے اور بحث کرتے رہیں گے نہ چیئرمین صاحب کی کوئی بات سنیں گے نہ اس پر عملدر آمد کریں گے۔ اس بات کو ترک کیا جانا چاہئے۔ میں جناب کی توجہ آرٹیکل 55 کی طرف دلاتا ہوں۔ یہ پڑھئے۔ ان کا استدلال قطعی غیر منطقی ہے۔ اور اس میں کوئی Logic نہیں۔ اس میں کوئی عقل کا عنصر شامل نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ویسے ہی ضد کئے جانا' اس بات کے لئے کہ جب تک ان کے حق میں فیصلہ نہ ہو۔ اس وقت تک وہ سمجھتے ہیں کہ یہ قانون بھی غلط یہ آئین بھی۔

جناب چیئرمین : بہرحال یہ بڑا اہم issue ہے۔

چوہدری عبدالغفور : جناب اسے پڑھئے۔

Article 55(1) 'Subject to the Constitution, all decisions of the National Assembly shall be taken by majority of the members present and voting, but the person presiding shall not vote except in the case of equality of votes.'

صرف آپ نے ووٹ اس شکل میں دینا ہے جب برابر ووٹ ہو' تب بھی دے سکتے ہیں۔ اس پر پابندی نہیں۔ جب equality of vote ہو تو آپ اگر چاہیں تو ووٹ دے سکتے ہیں۔

اور کورم کی بات جناب next نمبر2 پر ہے۔

(2) 'If at any time during a sitting of the National Assembly the attention of the person presiding is drawn to the fact that less than one-fourth of the total membership of the Assembly is present, he shall either adjourn the Assembly or suspend the meeting until at least one-fourth of such membership is present.'

اس میں ان کا یہ استدلال کہ جناب آپ کی پوزیشن خطرے میں پڑ جائے گی۔ آپ کی امپارشیلٹی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس میں صرف یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایوان میں ممبر کتنے موجود ہیں۔ total ممبر ایک چوتھائی ہیں یا نہیں۔ اور وہ ہیں۔ اس میں اس بات پر ضد کئے جانا۔

جناب چیئرمین : بہرحال یہ ایشو بڑا اہم ایشو ہے کیونکہ یہ آئندہ بھی آئے گا کہ کیا

Presiding Officer, it could be me, it could be Deputy Chairman it could be one of you sitting here Is the Presiding Officer to be conted or not کہ جب کورم کا سوال اٹھایا جائے

I think we will جو کہ آئندہ بھی آئے گا۔ اس پر it is an important question I am sure اور اس میں have a full debate and then take a decision on it تو اس میں میں we will get guidance from Mays Parliamentary Practice فیصلہ نہیں کر رہا۔ لیکن now that you are agreed that House is in quorum

I will proceed to put the question to the vote of the House

ٹھیک ہے جناب۔ اوکے۔ میرا خیال ہے موشن تو کیری ہو گیا تھا۔ اب کلاز بائی کلاز اس کی ریڈنگ ہے۔ there is no amendment میرے خیال میں۔

The question is:

"that Clause 2 forms part of the Bill"

جی جناب فرمایئے۔

حافظ حسین احمد : جناب اذان کا وقت ہو گیا ہے۔

(مداخلت)

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین صاحب وزیر قانون بار بار آئین اٹھا کر بات

کرتے ہیں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس رول کے تحت آپ مجھے جواب دے رہے ہیں۔ جبکہ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : اذان ہوگی تو ایڈجرن کر دیں گے۔ بس اس کے بعد ایڈجرن ہی کر رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد : میں گزارش کر رہا ہوں کہ اگر قانون اور آئین ہے تو وزیر قانون اس پر عمل کرے۔ اس دن جناب میر جبار صاحب اس چیئر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ ڈیڑھ گھنٹے تک انہیں بیٹھنے کے لئے کہتے رہے اور وزیر قانون نے قانون اپنے ہاتھ میں لیا۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ بیٹھے بیٹھے مجھے کیوں جواب دے رہے ہیں۔ میرا ایک حق بنتا ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اذان کی آواز یہاں کیوں بند کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین : اس کے فوراً ہی بعد ایڈجرن کر رہا ہوں تاکہ آپ نماز پڑھ سکیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : آپ نماز کا وقت کیوں ضائع کر رہے ہیں نماز پڑھنے دیں لوگوں کو۔ میں اسے پاس کر کے adjourn کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک ہی clause ہے ایک منٹ میں ختم ہو جائے پھر نماز پڑھیں گے جا کر۔

حافظ حسین احمد : آپ سینٹ سیکرٹریٹ سے پوچھیں کہ آج کیا انہوں نے اذان پر پابندی لگائی ہے؟

جناب چیئرمین : نہیں کوئی پابندی نہیں ہے۔ آپ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: The question before the house is:

"That Clause 2 forms part of the Bill."

(Motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 forms part of the Bill. The question

before the house is:

> "that Clause 1, Short Title, Commencement and preamble for part of the Bill."

(Motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, Short Title, Commencement and Preamble form part of the Bill. اب اگلا پڑھ دیں جناب۔

Chaudhry Shujaat Hussain: Sir, I beg to move:—

> "that the Bill further to amend the Passport Act, 1974 [The Passport (Amendment) Bill, 1992], be passed."

Mr. Chairman: The question before the House is that Chaudhry Shujaat Hussain, Minister for Interior has moved:—

> "that the Bill further to amend the Passport Act, 1974] The Passport (Amendment) Bill, 1992] be passed."

Syed Iqbal Haider: No, I challenge it Sir.

Mr. Chairman: All those in faour of may stand up in their seats. They are twenty two. Now all those against may stand up in their seats. They are five. So twenty two in favour and five against, the motion is carried.

Now I adjourn the House till tomorrow at ten of the clock in the morning.

[The House then adjourned to meet again at 10 O'clock in the morning on Tuesday, July 7, 1992.]

PCPPI—84 (96) Senate—5-8-96—180.